ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت

برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

غزہ میں جاری نسل کشی کو جائز قرار دینے کی امریکی سازش مسترد ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.01 ,Tuesday 08 July, 2025, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۱)، بروز منگل، ۸؍جولائی، ۲۰۲۵ء، ۱۲؍محرم الحرام، ۱۴۴۷ء، ۸ صفحات

بریکس سربراہی اجلاس

فلسطینیوں کی خاطر غزہ میں غیر مشروط جنگ بندی کا مطالبہ

غزہ: برازیل کے شہر ریو ڈی جنیرو میں اتوار کے روز ہونے والے بریکس سربراہی اجلاس میں شامل ممالک کے قائدین نے ایک مرتبہ پھر غزہ میں جاری نسل کشی پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ غزہ میں فوری، مکمل اور غیر مشروط جنگ بندی عمل میں لائی جائے تاکہ اس خونی جنگ کا خاتمہ ہو جو گزشتہ 22 ماہ سے فلسطینیوں کو نگل رہی ہے۔

بریکس ممالک کے سربراہان نے اپنے مشترکہ اعلامیے میں کہا کہ ہم تمام فریقین پر زور دیتے ہیں کہ وہ نیک نیتی سے بات چیت میں شامل ہوں تاکہ فوری، پائیدار اور غیر مشروط جنگ بندی ممکن ہو سکے، اور قابض اسرائیل کی افواج غزہ سے مکمل طور پر انخلا کریں۔

برازیل کے صدر لوئیس اینا سیو لولا داسلوا نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے زور دے کر کہا کہ اب مزید یہ ظلم برداشت نہیں کیا جا سکتا کہ دنیا غزہ میں جاری اسرائیلی نسل کشی کو مسلسل نظر انداز کرے۔

انہوں نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا: ''حماس کے بعض اقدامات کو ہرگز درست قرار نہیں دیا جا سکتا، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم خاموش تماشائی بنے رہیں جب قابض اسرائیل غزہ میں عورتوں اور بچوں کو قتل کر رہا ہے، بے گناہ شہریوں کو شہید کیا جا رہا ہے اور بھوک کو بطور ہتھیار استعمال کیا جا رہا ہے۔'' صدر لولا داسلوا اس سے قبل بھی کئی مواقع پر قابض اسرائیل کو براہ راست فلسطینیوں کے خلاف ''نسل کشی'' کا ذمہ دار قرار دے چکے ہیں۔ فروری سنہ 2024ء میں ریو ڈی جنیرو میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے صاف کہا تھا: ''یہ کوئی جنگ نہیں بلکہ ایک کھلی نسل کشی ہے، کیونکہ قابض اسرائیل خواتین اور بچوں کو نشانہ بنا رہا ہے۔''

یہی نہیں، ان کے اسرائیلی نسل کشی کو ''یہودی ہولوکاسٹ'' سے تشبیہ دینے پر شدید سفارتی تنازع بھی کھڑا ہوا تھا، مگر وہ اپنے مؤقف پر ڈٹے رہے۔ واضح رہے کہ 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے اب تک قابض اسرائیل، امریکہ کی کھلی پشت پناہی میں غزہ پر ایسی اندھی درندگی مسلط کیے ہوئے ہے جس میں اجتماعی قتل، جبری بھوک، مسلسل تباہی، اور لاکھوں کی بے دخلی شامل ہے۔ یہ سب کچھ بین الاقوامی عدالتی فیصلوں اور عالمی برادری کی بار ہا اپیلوں کے باوجود جاری ہے۔

اس خونی جنگ میں اب تک 1 لاکھ 93 ہزار سے زائد فلسطینی شہید یا زخمی ہو چکے ہیں، جن میں اکثریت عورتوں اور بچوں کی ہے، جب کہ 10 ہزار سے زائد افراد اب بھی لاپتہ ہیں۔ لاکھوں بے گھر ہو چکے ہیں اور شدید قحط نے درجنوں بچوں سمیت بے شمار جانیں نگل لی ہیں۔

حماس کا بریکس کے بیان کا خیر مقدم

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے بریکس ممالک کی جانب سے غزہ میں فوری جنگ بندی اور قابض اسرائیل کی مکمل انخلا کے مطالبے کا پرخلوص خیر مقدم کیا ہے۔ حماس نے اس مطالبے کو بغیر کسی شرط کے فلسطینی زمینوں پر قابض اسرائیل کے انخلا کے لیے ایک اہم قدم قرار دیا۔ یہ بیان حماس نے برازیل کے دارالحکومت میں منعقدہ بریکس سربراہی اجلاس کے اختتامی اعلان پر جاری کیا ہے۔ حماس نے کہا کہ ہم بریکس کے اجلاس کے مشترکہ اعلان کا خیر مقدم کرتے ہیں، جس میں غزہ میں فوری جنگ بندی، قابض فوج کے انخلا اور بین الاقوامی انسانی قانون کی خلاف ورزیوں، خاص طور پر بھوک کو جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کی مذمت شامل ہے۔ مزید کہا گیا کہ ہم بریکس کے ممالک اور دنیا بھر کی تمام حکومتوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ قابض اسرائیل کی دہشتگرد حکومت پر بین الاقوامی قوانین کی پابندی کے لیے دباؤ ڈالیں اور غزہ میں بے گناہ شہریوں کے خلاف جاری ظالمانہ جنگ کو فوری بند کرائیں۔ حماس نے قابض اسرائیل کی سفاکانہ محاصرے کے خاتمے کا بھی پرزور مطالبہ کیا ہے، جو 2.4 ملین فلسطینیوں کی زندگیوں کو اس خوفناک گھیراؤ میں جکڑے ہوئے ہے۔ بریکس کے سربراہان نے اپنی مشترکہ قرارداد میں قابض اسرائیل سے غزہ اور تمام فلسطینی زمینوں سے مکمل انخلا اور جنگ بندی کا مستقل، فوری اور غیر مشروط نفاذ کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ اجلاس سنہ 2025ء کے 6 اور 7 جولائی کو برازیل کے شہر ریو ڈی جنیرو میں منعقد ہوا۔ بیان میں واضح کیا گیا کہ غزہ فلسطین کا ناقابل تقسیم حصہ ہے اور اس کی آزادی ہر فلسطینی کا بنیادی حق ہے۔ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے قابض اسرائیل امریکہ کی حمایت میں غزہ میں ایک وسیع تر نسل کشی کر رہا ہے، جس میں قتل و بھوک، تباہی اور لاکھوں فلسطینیوں کی بے دخلی شامل ہے، جبکہ عالمی اپیلوں اور عالمی عدالت کے احکامات کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اس وحشیانہ جنگ میں اب تک 1 لاکھ 93 ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور زخمی ہو چکے ہیں، جن میں اکثریت بچے اور خواتین ہیں، جبکہ 10 ہزار سے زیادہ افراد لاپتہ ہیں۔ لاکھوں فلسطینی بے گھر اور قحط کی وجہ سے زندگی کی بازی ہار چکے ہیں، جن میں بے شمار بچے بھی شامل ہیں۔

اسرائیل حماس مذاکرات کا پہلا دور بے نتیجہ ختم

دوحہ (یو این آئی) قطر میں اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی مذاکرات کا پہلا دور بے نتیجہ اختتام پذیر ہو گیا۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق فلسطینی حکام کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ مذاکرات کے لیے آئے اسرائیلی وفد کے پاس حتمی معاہدے تک پہنچنے کے لیے اختیارات نہیں تھے۔ رپورٹس کے مطابق اسرائیل اور حماس کے درمیان مذاکرات کا یہ سلسلہ اسرائیلی وزیراعظم کی امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات سے ایک روز قبل شروع ہوا ہے۔ نیتن یاہو نے واشنگٹن روانگی سے قبل کہا تھا کہ جنگ بندی مذاکرات میں حصہ لینے والی اسرائیلی مذاکراتی ٹیم کو ہدایات دی ہیں کہ ایسی شرائط کے تحت ہی جنگ بندی کا معاہدہ کیا جائے جنہیں اسرائیل نے قبول کیا ہے۔ دوسری جانب اسرائیلی فوج کے ریٹائرڈ جنرل یتزاک برک نے اعتراف کیا ہے کہ فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس نے دوبارہ طاقت حاصل کر لی ہے۔ قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی میڈیا آؤٹ لیٹ ماریو میں شائع اپنے مضمون میں یتزاک برک نے لکھا کہ حماس نے جنگ سے پہلے کی طاقت دوبارہ حاصل کر لی ہے۔ ریٹائرڈ فوجی جنرل نے لکھا کہ حماس کا دوبارہ طاقت حاصل کرنا غزہ میں اسرائیلی فوج کی پیشرفت کے بیانات سے متصادم ہے۔ انہوں نے اپنے مضمون میں غزہ میں زمینی حقائق کو بھیانک قرار دیا۔ یتزاک برک نے دعویٰ کیا کہ حماس کے پاس اب 40 ہزار مزاحمت کار ہیں جو کہ غزہ میں جنگ شروع ہونے سے پہلے کی طاقت کے برابر ہے جبکہ بہت سے مزاحمت کار سرنگوں میں تعینات ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ حماس کے مزاحمت کار گوریلوں کی طرح لڑتے رہتے ہیں جیسا کہ وہ جنگ کے آغاز سے لڑ رہے ہیں، وہ کبھی بھی ایک فوج کی طرح نہیں رہے اور اسی لیے انہوں نے اپنی فوجی صلاحیتوں کو نہیں کھویا جیسا کہ اسرائیلی فوج کے چیف آف اسٹاف کا دعویٰ ہے۔

برکس ممالک کی امریکہ مخالف پالیسیوں کی حمایت کرنے والے ممالک پر 10 فیصد اضافی ٹیرف: ٹرمپ

واشنگٹن (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے برکس ممالک کی مبینہ امریکہ مخالف ※ پالیسیوں کی حمایت کرنے والے ممالک پر 10 فیصد اضافی تجارتی ٹیرف عائد کرنے کی دھمکی دی ہے۔ مسٹر ٹرمپ نے سوشل میڈیا ٹروتھ ※ پر کہا، ''جو بھی ملک برکس کی امریکہ مخالف پالیسیوں کی حمایت کرے گا اس پر 10 فیصد اضافی درآمدی ٹیرف عائد کیا جائے گا اور اس پالیسی میں کوئی رعایت نہیں ہوگی۔ غور طلب ہے کہ مغربی تسلط کو چیلنج کرنے اور ترقی پذیر ممالک کی آواز کو فروغ دینے کے لیے برازیل، روس، ہندوستان، چین اور جنوبی افریقہ کی جانب سے ایک متبادل پلیٹ فارم کے طور پر قائم اس اس بین الاقوامی کثیر الجہتی تنظیم کی امریکی صدر طویل عرصے سے تنقید کرتے رہے ہیں۔

برکس کو کئی ممالک نے ایک موافق تنظیم کے طور پر قبول کیا ہے اور انہوں نے اس میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ گزشتہ سال مصر، ایتھوپیا، انڈونیشیا، ایران، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کو شامل کیا گیا تھا اور اس سال ویتنام شراکت دار ملک بن گیا ہے۔ بی بی سی کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تنظیم کے ممالک نے امریکی ٹیرف پالیسیوں پر تنقید کی تھی اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) میں اصلاحات کی تجویز پیش کی تھی۔ انہوں نے بڑی کرنسیوں کی قدر کا معاملہ بھی اٹھایا تھا اور اسی کے بعد امریکی صدر نے یہ دھمکی دی ہے۔ برکس ممالک نے اتوار کو برازیل کے دارالحکومت ریو ڈی جنیرو میں ایک میٹنگ شروع کی، جس میں عالمی اداروں میں اصلاحات پر زور دیا گیا اور بڑھتے ہوئے تجارتی تنازعات اور جغرافیائی سیاسی کشیدگی کے درمیان سفارت کاری کے لئے ایک پلیٹ فارم کے طور پر قائم کرنے کی بات بھی کہی تھی۔

برکس ممالک کے وزرائے خزانہ کی طرف سے جاری کردہ مشترکہ بیان میں مختلف ٹیرف کی مذمت کی گئی اور انہیں عالمی معیشت کے لیے خطرہ قرار دیا گیا۔ ان محصولات پر بین الاقوامی اقتصادی اور تجارتی سرگرمیوں میں غیر یقینی صورتحال ※ لانے کا الزام لگایا گیا۔ برکس ممالک نے جون میں ایران پر فوجی حملوں کی مذمت کرتے ہوئے اسے بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔

وزیر اعظم نریندر مودی اور جنوبی افریقہ کے صدر سیریل رامافوسا سمیت عالمی رہنماؤں نے اس چوٹی کانفرنس میں ذاتی طور پر شرکت کی۔ اس میں روس کے صدر ولادیمیر پوتن نے آن لائن شرکت کی جبکہ چین کی نمائندگی وزیر اعظم لی کی چیانگ نے کی۔

برکس ممالک کا آئی ایم ایف کے مخصوص نظام پر سوال

ریو ڈی جنیرو (یو این آئی) برکس ممالک نے آئی ایم ایف کے مخصوص نظام پر سوال اٹھا دیا ہے، رہنماؤں نے مانیٹری فنڈ میں ناگزیر اصلاحات کی بات کی۔ تفصیلات کے مطابق برازیل میں ہونے والی ترقی پذیر ممالک کے برکس سمٹ کا مشترکہ اعلامیہ جاری کر دیا گیا، جس میں عالمی تجارت، مالیاتی اصلاحات، اور مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر اہم مؤقف اپنایا گیا ہے۔ برکس گروپ کے وزرائے خزانہ نے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) میں اصلاحات کا مطالبہ کیا اور کہا کہ آئی ایم ایف کا موجودہ کوٹہ اور ووٹنگ نظام عالمی اقتصادی حقائق کی عکاسی نہیں کرتا۔ برکس مطالبے میں ووٹنگ کے حقوق کی ایک نئی تقسیم اور فنڈ کی قیادت کے لیے یورپی انتظامیہ ہونے کی روایت کا خاتمہ بھی شامل تھا، اس گروپ کے وزرائے خزانہ نے پہلی بار مشترکہ بیان میں مجوزہ اصلاحات پر اتفاق کیا، اس سلسلے میں دسمبر میں آنے والی آئی ایم ایف کے جائزے کے اجلاس میں اس مشترکہ تجویز پر بات کی جائے گی۔ اعلامیے کے مطابق برکس رہنماؤں نے ایران پر امریکی و اسرائیلی حملوں کی شدید مذمت کی اور کہا کہ وہ غزہ کو ریاست فلسطین کا حصہ تسلیم کرتے ہیں، اعلامیے میں امریکہ اکی یک طرفہ تجارتی محصولات پر تنقید کرتے ہوئے کہا گیا کہ امریکہ کے یکطرفہ اقدامات عالمی تجارتی اصولوں کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہیں۔ برکس رہنماؤں نے مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر بھی گہری تشویش کا اظہار کیا اور مطالبہ کیا کہ غزہ میں تشدد کا سلسلہ فوری طور پر ختم ہونا چاہیے، رہنماؤں نے کہا فلسطین میں منصفانہ جامع حل کے ذریعے دیرپا امن کا حصول ضروری ہے۔ برکس اعلامیے میں رہنماؤں نے کہا کہ وہ امریکہ اور اسرائیل کے ایران پر حملوں کی مذمت کرتے ہیں، اور غزہ کو ریاست فلسطین کا حصہ تسلیم کرتے ہیں

برکس کی ٹرمپ کا نام لیے بغیر درآمداتی ٹیرف، ایران پر اسرائیل-امریکہ کے حملوں پر تنقید

ریوڈی (یو این آئی) برکس رہنماؤں کے سربراہی اجلاس میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے بلا امتیاز درآمدی محصولات (ٹیرف) اور ایران پر اسرائیل-امریکہ کے حالیہ حملوں پر تنقید کی گئی ہے۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق 11 ابھرتے ہوئے ممالک میں شامل برازیل، روس، ہندوستان، چین اور جنوبی افریقہ میں دنیا کی تقریباً نصف آبادی رہائش پذیر ہے، اور یہ ممالک 40 فیصد عالمی اقتصادی پیداوار کے حامل ہیں۔

برکس گروپ کئی معاملات پر منقسم ہے لیکن امریکی صدر کی غیر متوقع پالیسیوں اور ان کی ادھوری تجارتی جنگوں کے خلاف ایک نقطے پر متحد نظر آیا ہے، اگرچہ انہوں نے براہِ راست امریکی صدر کا نام لینے سے گریز کیا ہے۔

اجلاس کے مشترکہ بیان کے مطابق برکس کے ارکان نے 'یکطرفہ محصولات کے اقدامات کے اضافے پر شدید تشویش' کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ عالمی معیشت کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے اتوار کی شب سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر براہِ راست برکس بلاک پر تنقید کرتے ہوئے لکھا تھا کہ 'جو ملک برکس کی امریکی مخالف پالیسیوں کے ساتھ خود کو ہم آہنگ کرے گا، اس پر اضافی 10 فیصد ٹیکس عائد کیا جائے گا، اس پالیسی میں کوئی استثنیٰ نہیں ہوگا'۔ اس سے پہلے برکس نے اپنے رکن ملک ایران کی علامتی حمایت کرتے ہوئے ان جوہری اور دیگر اہداف پر اسرائیل اور امریکا کی جانب سے کیے گئے فوجی حملوں کی مذمت کی۔ اپریل میں ڈونلڈ ٹرمپ نے اتحادیوں اور مخالفین کو سخت محصولات کی دھمکی دی تھی، لیکن اسٹاک مارکیٹس میں زبردست مندی کے بعد عارضی ریلیف دے دیا تھا۔ انہوں نے خبردار کیا ہے کہ اگر شراکت دار ممالک یکم اگست تک معاہدے نہیں کرتے تو ان پر یکطرفہ محصولات عائد کیے جائیں گے۔ برازیل، ہندوستان اور سعودی عرب جیسے امریکی اتحادیوں کے ساتھ ممکنہ نرمی کے طور پر، سربراہی اجلاس کے اعلامیے میں امریکہ یا اس کے صدر کا براہِ راست ذکر نہیں کیا گیا۔ دو دہائیاں قبل تیزی سے ترقی کرنے والے ممالک کے فورم کے طور پر قائم ہونے والا برکس اب چین کی قیادت میں امریکہ اور مغربی یورپ کی طاقت کا مقابلہ کرنے والا گروپ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جب سے اس گروپ میں ایران، سعودی عرب اور دیگر ممالک شامل ہوئے ہیں، یہ غزہ پر حملے سے لے کر امریکا کی عالمی بالادستی کو چیلنج کرنے جیسے معاملات پر مؤثر اتفاق رائے حاصل کرنے میں ناکام رہا ہے۔ مثال کے طور پر برکس ممالک نے اسرائیل-فلسطین تنازع کے پرامن 2 ریاستی حل کی حمایت کی، حالانکہ ایران کا دیرینہ مؤقف ہے کہ اسرائیل کا وجود ختم ہونا چاہیے۔

قابض اسرائیل کی سرپرستی میں انتہا پسند یہودیوں کا مسجد اقصیٰ پر دھاوا

مقبوضہ بیت المقدس: پیر کی صبح مسجد اقصیٰ کی مقدس فضاء ایک بار پھر قابض اسرائیل کی درندگی کا نشانہ بنی، جب درجنوں انتہا پسند یہودی آبادکاروں نے قابض فوج کی سخت سکیورٹی میں اس کے صحنوں پر دھاوا بولا۔ ان عناصر نے مقدس مقام کی حرمت کو پامال کرتے ہوئے تلمودی رسومات ادا کیں اور اشتعال انگیز رقص کیا۔

القدس کے ذرائع نے 'مرکز اطلاعات فلسطین' کو بتایا کہ درجنوں آبادکار باب المغاربہ کے راستے مسجد اقصیٰ کے احاطے میں داخل ہوئے اور خصوصی طور پر اس کے مشرقی حصے میں اشتعال انگیز گشت کی۔ اس دوران قابض اسرائیلی فوج نے نہ صرف ان کی بھرپور حفاظت کی بلکہ مسجد کے اطراف میں مسلمانوں کے داخلے کو بھی روکنے کے لیے سخت فوجی پابندیاں عائد کیں۔

قابض اسرائیلی فوج نے مسجد اقصیٰ کے دروازوں پرانے شہر کی گلیوں اور اس کے اطراف میں سکیورٹی چوکیاں بڑھا دی ہیں تاکہ مسلمانوں کو مسجد تک پہنچنے سے روکا جا سکے۔ نمازیوں کو روکنے ان کی تذلیل کرنے حتیٰ کہ بعض کو گرفتار کرنے جیسے اقدامات روز مرہ معمول بن چکے ہیں۔

اس سب کے باوجود مسجد اقصیٰ سے زبردستی نکالے گئے فلسطینی مرابطین اب بھی اس کے سب سے قریبی مقامات پر موجود رہتے ہیں۔ وہ قابض فوج کی جانب سے مسلسل دھمکیوں، تشدد، مار پیٹ اور جبری گرفتاریوں کے باوجود اپنا رباط جاری رکھے ہوئے ہیں۔

القدس عوام اور مقبوضہ فلسطینی علاقوں کے باسیوں کو بڑی تعداد میں مسجد اقصیٰ پہنچنے وہاں قیام کرنے اور نمازوں میں شرکت کی اپیل کی گئی ہے، تاکہ قابض اسرائیل کی پے در پے دراندازیوں کا عملی اور مؤثر جواب دیا جا سکے۔

ان اپیلوں میں زور دیا گیا ہے کہ مسجد اقصیٰ میں حاضری اس کی حمایت اور اس کا دفاع صرف عبادت نہیں بلکہ ایک قومی فریضہ ہے۔ یہ وہ اقدام ہے جو قابض اسرائیل کی جانب سے مسجد اقصیٰ کو اس کے عوامی اور مذہبی ماحول سے کاٹنے کی کوششوں کو ناکام بنا سکتا ہے۔ میدانِ عمل میں سرگرم فلسطینی کارکنوں نے واضح کیا کہ ان نازک حالات میں مسجد اقصیٰ میں مرابطہ محض عبادت کا عمل نہیں بلکہ یہ ایک عوامی استقامت کا پیغام ہے۔ ایک اعلان ہے کہ مسجد اقصیٰ ہماری سرخ لکیر ہے، جسے عبور کرنے کی اجازت کسی کو نہیں دی جا سکتی۔

اسلامی تحریک مزاحمت ''حماس'' نے اپنے بیان میں مسجد اقصیٰ کی بندش نمازیوں اور مرابطین پر حملوں کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے اسے مسجد کے تاریخی و قانونی مقام پر صریح حملہ اور قابض اسرائیل کی مذہبی و نسلی جنگ کا خطرناک تسلسل قرار دیا۔ حماس نے متنبہ کیا کہ ان جارحانہ پالیسیوں کا انجام بیت المقدس اور پورے خطے کے امن و استحکام کے لیے تباہ کن ہوگا۔ مسجد اقصیٰ پر حملہ صرف فلسطینیوں پر نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کی عزت و غیرت پر حملہ ہے۔

انہوں نے تمام فلسطینیوں بالخصوص اہلیان القدس اور مقبوضہ علاقوں کے عوام سے اپیل کی کہ وہ مسجد اقصیٰ کا بھرپور دفاع کریں اس میں بڑی تعداد میں موجودگی یقینی بنائیں اور قابض اسرائیل کی جانب سے مسجد کی تقسیم کے ناپاک منصوبوں کو ناکام بنائیں۔ حماس نے عرب اور اسلامی ممالک، نیز بین الاقوامی اداروں سے بھی فوری مداخلت کی اپیل کی تاکہ قابض اسرائیل کی بڑھتی ہوئی درندگی کو روکا جا سکے اور بیت المقدس کی اسلامی و مسیحی مقدسات کی حفاظت کو یقینی بنایا جا سکے۔

غزہ میں نسل کشی کا 640 واں دن، صہیونی درندگی جاری، شہداء کی تعداد 57 ہزار سے متجاوز

غزہ: غزہ میں قابض اسرائیل کی جاری نسل کشی کی خونی مہم آج پیر کے روز اپنے 640 ویں دن میں داخل ہو گئی ہے۔ قابض فوج نے فضائی اور توپ خانے سے بمباری کے ذریعے بھوکے، زخمی اور نقل مکانی پر مجبور فلسطینیوں کو نشانہ بناتے ہوئے درندگی کی نئی داستانیں رقم کیں۔ امریکہ کی سیاسی اور عسکری پشت پناہی اور بین الاقوامی برادری کی خاموشی اس ظلم و ستم کو مزید سنگین بنا رہی ہے۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے نامہ نگاروں نے اطلاع دی ہے کہ آج پیر کی صبح سویرے سے اب تک قابض اسرائیلی فوج نے درجنوں فضائی حملے کیے ہیں، جن کے نتیجے میں کئی شہری شہید ہوئے اور درجنوں زخمی ہوئے۔ ان حملوں میں زیادہ تر نشانہ وہ علاقے بنے ہیں جہاں لاکھوں فلسطینی پناہ کے لیے جمع ہیں اور قحط کی بھیانک صورتحال سے دوچار ہیں۔

قابض اسرائیلی فوج کی توپوں نے غزہ کے جنوب مشرقی علاقے الزیتون میں واقع المجد ل سکول کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں متعدد شہری زخمی ہوئے۔

رفح شہر کے شمال میں امدادی مرکز کے قریب قابض فوج کی گولیوں کا نشانہ بننے سے دو فلسطینی شہید اور 20 زخمی ہوئے۔

خان یونس شہر کے جنوب میں ترکیہ کے ذبح خانے کے قریب قابض اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے منار رائد سعید العالول نامی فلسطینی شہید ہوا۔ اسی طرح شمال مغربی خان یونس میں صہیونی بمباری کے نتیجے میں عماد حسین شہادہ شبانہ شہید ہوئے۔ ایک اور فلسطینی احمد محمد صبیح ابو سحلول صہیونی بمباری میں زخمی ہونے کے بعد آج دم توڑ گیا۔

خان یونس کے وسط میں ابو حمید چوک کے قریب صہیونی بمباری کے نتیجے میں محمد فواد توفیق بریخ اور خلیل عبد خلیل ابو سعدہ جام شہادت نوش کر گئے۔ بنی سہیلہ، خان یونس کے مشرقی علاقے پر صہیونی توپ خانے کی بمباری سے ماجدہ النجار شہید ہو گئیں، جب کہ ان کا بھائی اور دو معصوم بچے گزشتہ دو دن سے اپنے منہدم گھر کے ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔ قابض اسرائیلی فوج نے خان یونس شہر کے جنوبی علاقے میں کئی رہائشی عمارتیں بھی تباہ کر دیں۔ البریج کیمپ میں الجدی خاندان کے ایک گھر پر قابض اسرائیل کی بمباری کے نتیجے میں تین افراد شہید ہوئے جن میں ایک بچہ بھی شامل ہے۔

غزہ کے جنوب مغرب میں واقع الظافر 2 ٹاور کی ایک رہائشی عمارت کو نشانہ بنانے سے ایک شہری شہید اور متعدد زخمی ہوئے۔ وسطی غزہ کے دیر البلح علاقے میں ابو سلیم خاندان کے کیمپ پر صہیونی حملے میں چار شہری زخمی ہوئے، جن میں سے ایک کی حالت نازک بتائی جا رہی ہے۔ آدھی رات کے بعد قابض اسرائیلی طیاروں نے غزہ کے مشرقی علاقے میں ایک اور فضائی حملہ کیا۔

اسی دوران صہیونی افواج نے الرمال علاقے میں ایک طبی مرکز پر بمباری کر کے چھ فلسطینیوں کو شہید کر دیا جن میں ایک نومولود بچہ بھی شامل ہے، جبکہ 15 افراد زخمی ہوئے۔ شہداء میں کامل سلمان عبید (ابو مالک)، ان کی اہلیہ الفت فضل عبید (ام مالک)، محمد بشیر شلح، محمد عیاد (ابو عزیز)، فضل زکری ابو العطا اور شیر خوار بچہ یحییٰ الصیام شامل ہیں۔ غزہ میں جاری اس نسل کشی کی جنگ کو امریکہ کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ وزارت صحت کے مطابق اب تک 57 ہزار 418 فلسطینی شہید اور 1 لاکھ 36 ہزار 261 زخمی ہو چکے ہیں، جبکہ 11 ہزار سے زائد افراد لاپتہ ہیں۔ سخت قحط نے درجنوں فلسطینیوں کی جان لے لی ہے، جبکہ 20 لاکھ سے زائد افراد جبری نقل مکانی، ملبوں اور تباہ حال خیموں میں زندگیاں گزارنے پر مجبور ہیں۔

قابض اسرائیل نے 18 مارچ سنہ 2025ء کو فائر بندی کے معاہدے کو توڑتے ہوئے اپنی کارروائیاں تیز کر دیں، جس کے بعد 6 ہزار 860 فلسطینی شہید اور 24 ہزار 220 زخمی ہوئے۔ 27 مئی کو جب قابض فوج نے امدادی مراکز کو بھی نشانہ بنانا شروع کیا تو اس وقت سے اب تک 751 فلسطینی شہید، 4931 زخمی اور 39 لاپتہ ہو چکے ہیں۔ صہیونی حکومت کی سرپرستی میں چلنے والی امریکہ اسرائیل مشترکہ تنظیم ''مؤسس ※ غز ※ ال إنساني ※'' کو فلسطینیوں کو قتل اور دباؤ میں لانے کے ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے، جسے عالمی ادارے مسترد کر چکے ہیں۔

قابض اسرائیل نے اب تک 1 ہزار 581 طبی کارکنان، 115 سول ڈیفنس اہلکار، 220 امدادی سکیورٹی اہلکار اور 754 پولیس اہلکار شہید کیے ہیں۔ 15 ہزار سے زائد مجازر میں 14 ہزار خاندان براہ راست متاثر ہوئے جن میں 2500 خاندان مکمل طور پر مٹ چکے ہیں۔ حکومتی میڈیا دفتر اور اقوام متحدہ کے مطابق غزہ کی 88 فیصد سے زائد عمارتیں مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہیں۔ نقصانات کا تخمینہ 62 ارب ڈالر سے زائد لگایا گیا ہے۔ قابض اسرائیل نے غزہ کی 77 فیصد زمین پر زبردستی قبضہ جما رکھا ہے۔ اب تک 149 سکول، جامعات اور تعلیمی ادارے مکمل طور پر تباہ ہو چکے ہیں، 369 کو جزوی نقصان پہنچا ہے۔ 828 مساجد کو مکمل طور پر اور 167 کو جزوی طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح 60 میں سے 19 قبرستان بھی مٹا دیے گئے ہیں۔

ٹیکساس میں سیلاب سے اموات 78 تک جا پہنچیں، سمر کیمپ سے لاپتہ لڑکیوں کی تلاش جاری

ٹیکساس (یو این آئی) ٹیکساس میں ہولناک سیلاب سے ہلاکتوں کی تعداد کم از کم 82 تک جا پہنچی، جس میں 28 بچے بھی شامل ہیں، سمر کیمپ سے لاپتہ لڑکیوں کی تلاش جاری ہے جبکہ مزید سیلاب کے خطرے کے پیشِ نظر رضا کار امدادی کارکنوں کو بھی محفوظ مقامات پر منتقل کیا جا رہا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق ٹیکساس ہل کنٹری میں واقع کیر کاؤنٹی کے شیرف لیری لیتھا کے مطابق ان کے علاقے میں 68 افراد ہلاک ہوئے، جن میں 28 بچے بھی شامل ہیں، یہ علاقہ سیلاب کا مرکز بن گیا ہے۔ ٹیکساس کے گورنر گریگ ایبٹ نے اتوار کی سہ پہر ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ریاست کے دیگر حصوں میں مزید 10 افراد ہلاک ہوئے اور 41 افراد تاحال لاپتہ ہیں۔ صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے متاثرہ افراد سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ وہ جمعہ کو متاثرہ علاقے کا دورہ کر سکتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ان کی انتظامیہ گورنر ایبٹ سے رابطے میں ہے۔

امریکی صدر نے نیوجرسی سے روانگی کے وقت صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ 'یہ دل دہلا دینے والا ایک بالکل ہولناک واقعہ ہے، ہم اس آزمائش سے گزرنے والے تمام لوگوں کے لیے دعا گو ہیں اور خدا ریاستِ ٹیکساس پر رحم فرمائے'۔

سیلاب سے سب سے زیادہ تباہی 'کیمپ مسٹک' نامی ایک تقریباً سو سال پرانے عیسائی لڑکیوں کے سمر کیمپ میں ہوئی، جہاں اب بھی 10 لڑکیاں اور ایک کونسلر لاپتہ ہیں۔

گورنر ایبٹ نے کہا کہ 'یہ دیکھنا انتہائی دلخراش تھا کہ ان ننھے بچوں نے کیا کچھ برداشت کیا'، انہوں نے بتایا کہ وہ ہفتے کے دن اس علاقے کا دورہ کر چکے ہیں اور لاپتا افراد کی تلاش جاری رکھنے کا عزم کیا ہے۔

یہ سیلاب اس وقت آیا جب دریائے گواڈالوپ طوفانی بارشوں کے بعد بپھر گیا، یہ بارشیں جمعے کو امریکی یومِ آزادی کے موقع پر وسطی ٹیکساس میں ہوئیں۔

ٹیکساس ایمرجنسی مینجمنٹ کے سربراہ نیم کڈ کے مطابق برنیٹ کاؤنٹی میں 3، ٹام گرین کاؤنٹی میں ایک، ٹریوس کاؤنٹی میں 5 اور ولیمسن کاؤنٹی میں ایک شخص ہلاک ہوا۔

ٹیکساس کے محکمہ تحفظِ عامہ کے ڈائریکٹر فری مین مارٹن نے کہا کہ 'آج اور کل ہلاکتوں کی تعداد میں مزید اضافے کا خدشہ ہے'۔

حکام نے ہفتے کو بتایا تھا کہ اچانک آنے والے طوفان کے بعد 850 سے زائد افراد کو بچایا گیا جن میں سے کچھ درختوں سے چمٹے ہوئے تھے، اس طوفان نے علاقے میں تقریباً 38 سینٹی میٹر (15 انچ) بارش برسائی، جو سان انتونیو سے تقریباً 140 کلومیٹر شمال مغرب میں واقع ہے۔ نیم کڈ نے بتایا کہ انہیں یہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ دریائے گواڈالوپ کے ندی نالوں میں 'پانی کی ایک اور دیوار' بہہ رہی ہے، کیونکہ خطے کی زمین جمعے کی بارش کے بعد پہلے ہی تر ہو چکی ہے۔ اتوار کے روز وفاقی ایمرجنسی مینجمنٹ ایجنسی (فیما) کو متحرک کر دیا گیا اور اب یہ ایجنسی ٹیکساس میں ابتدائی امداد فراہم کرنے والے کارکنوں کو وسائل مہیا کر رہی ہے۔

امریکی محکمہ ہوم لینڈ سیکیورٹی نے بتایا کہ صدر ٹرمپ کے بڑے پیمانے پر آفت کا اعلان کرنے کے بعد امریکی کوسٹ گارڈ کے ہیلی کاپٹر اور طیارے بھی امدادی کارروائیوں میں شامل ہو گئے ہیں۔

صدر ٹرمپ اس سے قبل قدرتی آفات سے نمٹنے میں وفاقی حکومت کے کردار کو محدود کرنے کے منصوبے پیش کر چکے ہیں، تاکہ ریاستیں اس بوجھ کا زیادہ تر حصہ خود اٹھائیں۔ کچھ ماہرین نے اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے وفاقی عملے، خصوصاً نیشنل ویدر سروس کے نگران ادارے میں کی گئی کٹوتیوں نے ممکنہ طور پر حکام کو سیلاب کی شدت کی درست پیش گوئی اور بروقت وارننگ دینے سے روک دیا۔

ٹرمپ نے ٹیکساس ریاست کو آفت زدہ قرار دیا

واشنگٹن، جولائی (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ٹیکساس ریاست کو آفت زدہ قرار دے دیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق امریکا کی ریاست ٹیکساس میں سیلاب سے ہونے والی ہلاکتوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے، 28 بچوں سمیت 82 افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور درجنوں افراد تاحال لاپتہ ہیں۔ امریکی صدر ٹرمپ نے ریاست کو آفت زدہ قرار دے دیا، سیلاب سے ٹیکساس کی کیر کاؤنٹی سب سے زیادہ متاثر ہوئی ہے جہاں اب تک 68 افراد کی ہلاکت کی تصدیق ہو چکی ہے۔ امریکی صدر کے اقدام سے کیر کاؤنٹی میں متاثرہ افراد کو وفاقی فنڈنگ مہیا ہو سکے گی، امداد میں عارضی رہائش اور گھر کی مرمت کے لیے گرانٹ، غیر بیمہ جائیداد کے نقصانات کے لیے کم لاگت والے قرضے بھی دیے جائیں گے۔ دریائے گواڈیلوپ کے کنارے یوتھ کیمپ کے لاپتہ 27 بچوں کی تلاش تیسرے روز بھی جاری ہے، حکام نے بتایا اب تک آٹھ سو افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا ہے، وسطی ٹیکساس میں ہفتے کے اختتام پر سیلاب کی متعدد وارننگ جاری کی گئی ہیں۔

ایلون مسک کا تیسری سیاسی پارٹی بنانا مضحکہ خیز: ٹرمپ

واشنگٹن (یو این آئی) ڈونلڈ ٹرمپ نے ایلون مسک کی تیسری سیاسی پارٹی بنانے کے اعلان کو مضحکہ خیز قرار دے دیا۔ تفصیلات کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ نے اتوار کو ایلون مسک کے اعلان پر

ردِ عمل میں کہا تیسری سیاسی پارٹی شروع کرنا مضحکہ خیز لگتا ہے۔ انھوں نے کہا ہمیں ریپبلکن پارٹی کے ساتھ زبردست کامیابی ملی ہے اور ڈیموکریٹس اپنا راستہ کھو چکے ہیں، لیکن امریکہ میں ہمیشہ سے دو جماعتی نظام رہا ہے اور مجھے لگتا ہے کہ کوئی تیسری پارٹی شروع کرنے سے الجھن میں اضافہ ہو جائے گا۔ ٹرمپ نے کہا ایسا لگتا ہے کہ امریکی نظام واقعی دو جماعتوں کے لیے تیار کیا گیا ہے، اور تیسری پارٹی نے کبھی کام نہیں کیا، لہٰذا ایلون پارٹی بنا کر لطف اٹھا سکتے ہیں لیکن مجھے لگتا ہے کہ یہ مضحکہ خیز ہے۔ مسک کے بارے میں بات کرنے کے فوراً بعد ٹرمپ نے اپنے ٹروتھ سوشل پلیٹ فارم پر مزید تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ "مجھے ایلون مسک کو پٹری سے مکمل طور پر اترتے ہوئے دیکھ کر رنج ہوا ہے، وہ پچھلے پانچ ہفتوں میں مزید تباہی کی طرف چلے گئے ہیں۔" یاد رہے کہ ایلون مسک نے ہفتے کے روز اعلان کیا تھا کہ وہ ٹرمپ کے ٹیکس کٹ اور اخراجات کے بل کے جواب میں "امریکہ پارٹی" بنا رہے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ ٹرمپ کا اقدام ملک کو دیوالیہ کر دے گا۔

کراچی سے غزہ تک امید کا سفر

پاکستانی کمپنی نے معذور فلسطینی بچوں کو مصنوعی بازو فراہم کر دیے

کراچی (یو این آئی) غزہ میں اسرائیلی حملے کے نتیجے میں ہاتھ اور ٹانگوں سے محروم ہونے والے معصوم بچوں کے چہروں پر ایک بار پھر خوشی لوٹ آئی ہے، پاکستانی اسٹارٹ اپ 'بائیونکس' نے جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے ان بچوں کے لیے مصنوعی اعضا تیار کیے، جنہوں نے ان کی زندگیوں کو آسان بنا دیا۔

غیر ملکی خبر رساں ایجنسی رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق وہ لمحہ دل کو چھو لینے والا تھا جب آٹھ سالہ سدرا البردینی کلینک سے اپنی مصنوعی بازو کے ساتھ مہاجر کیمپ واپس پہنچی اور فوراً سائیکل پر سوار ہو گئی، یہ وہ لمحہ تھا جب اس نے ایک سال بعد پہلی بار دوبارہ سائیکل چلائی، غزہ میں ایک میزائل حملے نے اس کا بازو چھین لیا تھا۔

سدرا اُس وقت زخمی ہوئی تھی جب وہ نُصیرات اسکول میں پناہ لیے ہوئے تھی، جو ان اسکولوں میں سے ایک ہے جنہیں اسرائیلی حملوں سے بچنے کے لیے عارضی پناہ گاہوں میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔

اس کی والدہ صبریٰ البردینی کے مطابق غزہ کے تباہ حال نظامِ صحت اور علاقے سے باہر نکلنے میں ناکامی کے باعث بیٹی کا ہاتھ بچایا نہ جا سکا۔ انہوں نے فون پر بتایا کہ سدرا بہت خوش ہے، باہر کھیل رہی ہے اور اس کے تمام دوست اور بہن بھائی اس کے مصنوعی بازو کو حیرت سے دیکھ رہے ہیں۔

ان کا مزید کہنا تھا کہ وہ اللہ کی شکر گزار ہیں، بیٹی کو خوش دیکھ کر ان کا دل خوشی سے بھر گیا ہے اور وہ اپنے جذبات کو شاید الفاظ میں بھی بیان نہ کر سکیں۔

یہ بازو کراچی میں واقع بائیونکس نامی پاکستانی کمپنی نے تیار کیا، جو اسمارٹ فون ایپ کے ذریعے مختلف زاویوں سے تصاویر لے کر تھری ڈی ماڈل تیار کرتی ہے اور انفرادی ضروریات کے مطابق مصنوعی اعضا بناتی ہے۔ کمپنی کے سی ای او انس نیاز کے مطابق، 2021 سے اب تک بائیونکس پاکستان میں 1 ہزار سے زائد بچوں کو ان کے لیے تیار کردہ مصنوعی بازو فراہم کر چکی ہے، جو مریضوں کی ادائیگی، کارپوریٹ اسپانسرشپ اور عطیات کے ذریعے ممکن ہوا۔

ایران پر حملہ کرنے پر اسرائیل اور امریکہ کا احتساب ہونا چاہیے: عباس عراقچی

تہران (یو این آئی) ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے خبردار کیا ہے کہ اگر اسرائیل کو ایران پر حملے کا جوابدہ نہ ٹھہرایا گیا تو پورا خطہ اور اس سے آگے بھی دنیا متاثر ہوگی۔ اسرائیل اور امریکہ کا احتساب ہونا چاہیے۔

قطری نشریاتی ادارے 'الجزیرہ' کی رپورٹ کے مطابق ایران کے سرکاری میڈیا پریس ٹی وی نے رپورٹ کیا کہ برازیل میں ہونے والے برکس سربراہی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے عراقچی نے کہا کہ ہمارے جوہری تنصیبات پر امریکی-اسرائیلی حملے ایٹمی عدم پھیلاؤ کے معاہدے (این پی ٹی) اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 2231 کی صریح خلاف ورزی ہیں، جس نے 2015 میں ایران کے پُرامن جوہری پروگرام کی اتفاق رائے سے توثیق کی تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایران کی پُرامن جوہری تنصیبات کو نشانہ بنانے میں امریکی حکومت کی شمولیت نے اس بات میں کوئی شک نہیں چھوڑا کہ امریکا اسرائیل کی ایران کے خلاف جارحیت میں مکمل طور پر شریک ہے۔

ریو ڈی جنیرو میں اتوار کو ہونے والے اجلاس میں ایران کو برکس پلس ممالک کی حمایت حاصل ہوئی، جس میں اس اتحاد نے اسرائیل اور امریکہ کے حالیہ فضائی حملوں کی مذمت کی، جن میں فوجی، جوہری اور دیگر اہداف کو نشانہ بنایا گیا۔ 11 ممالک پر مشتمل اس گروپ نے کہا کہ یہ حملے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہیں۔

سربراہی اجلاس کے اعلامیے میں کہا گیا کہ ہم 13 جون 2025 سے اسلامی جمہوریہ ایران پر ہونے والے فوجی حملوں کی مذمت کرتے ہیں، اگرچہ بیان میں امریکہ یا اسرائیل کا نام نہیں لیا گیا۔ برکس نے مزید کہا کہ ہم شہری انفرااسٹرکچر اور پُرامن جوہری تنصیبات پر جان بوجھ کر کیے گئے حملوں پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ اعلامیہ تہران کے لیے ایک سفارتی کامیابی ہے، جسے اسرائیلی فوج کی 12 روزہ بمباری کے بعد (جو امریکی حملوں کے ساتھ نطنز، فردو اور اصفہان میں ایرانی جوہری تنصیبات پر حملوں کے بعد ختم ہوئی) علاقائی یا عالمی سطح پر محدود حمایت حاصل ہوئی تھی۔

پاکستان میں شدید بارش کے سبب 72 افراد کی موت، 130 زخمی

اسلام آباد (یو این آئی) پاکستان میں 26 جون سے موسلا دھار بارش اور سیلاب کی وجہ سے تقریباً 72 افراد کی موت ہوگئی ہے اور 130 افراد زخمی ہو گئے ہیں۔ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) نے گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران بارش کی وجہ سے پیش آئے حادثات میں چھ ہلاکتوں اور تین کے زخمی ہونے کی تصدیق کی ہے۔ این ڈی ایم اے کے مطابق سب سے زیادہ اموات شمال مغربی صوبہ خیبر پختونخوا میں ہوئی ہیں، جہاں 12 بچوں سمیت 28 افراد جان گنوا چکے ہیں اور 23 زخمی ہیں۔ افسران نے آئندہ دنوں میں مزید بارش کی وارننگ جاری کی ہے اور حساس علاقوں میں رہنے والے لوگوں سے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی اپیل کی ہے۔

رواں ہفتے حماس کے ساتھ معاہدہ طے پانے اور جنگ بندی کے قوی امکانات: ٹرمپ

واشنگٹن (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ اس ہفتے حماس کے ساتھ معاہدہ طے پانے اور جنگ بندی کے قوی امکانات ہیں۔ برطانوی خبر رساں ایجنسی 'رائٹرز' کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ نے واشنگٹن روانگی سے قبل صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اس حوالے سے معاہدے کا مطلب ہے کہ 'کافی تعداد میں یرغمالیوں' کو رہا کیا جا سکتا

ہے۔ ٹرمپ آج وائٹ ہاؤس میں اسرائیلی وزیرِ اعظم نیتن یاہو سے ملاقات کریں گے۔ دوسری جانب اسرائیلی وزیرِ اعظم بنجمن نیتن یاہو نے کہا ہے کہ وہ غزہ میں قید اسرائیلیوں کی واپسی کو یقینی بنانے اور اسرائیل کے لیے حماس کے خطرے کو ختم کرنے کے لیے پرعزم ہیں، یہ بیان انہوں نے پیر کے روز امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات سے قبل دیا۔ 'رائٹرز' نے رپورٹ کیا کہ واشنگٹن روانہ ہونے سے قبل اپنے بیان میں نیتن یاہو نے یہ بھی کہا کہ جنگ بندی مذاکرات کے لیے قطر جانے والے اسرائیلی مذاکرات کاروں کو واضح ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ ان شرائط پر جنگ بندی کا معاہدہ کریں جنہیں اسرائیل قبول کر چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'میرا یقین ہے کہ صدر ٹرمپ کے ساتھ ہونے والی بات چیت ان نتائج کو آگے بڑھانے میں یقینی طور پر مدد دے سکتی ہے'۔

غزہ میں جاری نسل کشی کو جائز قرار دینے کی امریکی سازش مسترد

غزہ: غزہ کے سرکاری میڈیا دفتر نے امریکہ کی وزارتِ خارجہ کی اُس بے بنیاد اور گمراہ کن الزام تراشی کو دوٹوک انداز میں مسترد کر دیا ہے، جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ فلسطینی مزاحمت نے انسانی امداد فراہم کرنے والے امریکی کارکنان پر بم پھینکے ہیں۔

اتوار کے روز جاری کردہ ایک پُرجوش بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ الزام دراصل ایک کھلی کوشش ہے جس کا مقصد قابض اسرائیل کی نسل کشی کو جواز دینا ہے، اور غزہ کے نہتے شہریوں کے خلاف جاری قتل و بھوک کا تسلسل برقرار رکھنا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ امریکی وزارت خارجہ کی یہ زبان، قابض اسرائیلی فوجی بیانیے سے خطرناک حد تک ہم آہنگی رکھتی ہے۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ سنہ 2023ء میں شروع ہونے والی غزہ پر مسلط کی گئی خونی جنگ کے دوران قابض اسرائیل کی فوجی مشینری مسلسل ایسی جھوٹی کہانیاں گھڑ کر سامنے لاتی رہی ہے جن کے ذریعے نہتے فلسطینی شہریوں پر طاقت کے وحشیانہ استعمال کو "قانونی" رنگ دیا جا سکے۔ حکومتی میڈیا دفتر نے واضح کیا کہ جسے 'غزہ ہیومنٹیرین فاؤنڈیشن' یعنی GHF کہا جا رہا ہے، وہ کوئی انسانی امدادی ادارہ نہیں بلکہ درحقیقت ایک اسرائیلی-امریکی انٹیلی جنس ایجنسی کا چہرہ ہے۔ اسی GHF کی سرگرمیوں کے نتیجے میں اب تک 751 معصوم فلسطینی شہید ہو چکے ہیں، جب کہ 931,4 شدید زخمی ہوئے ہیں اور 39 افراد تاحال لاپتہ ہیں۔

بیان کے مطابق یہ تمام مظلوم شہری اُس وقت شہید ہوئے جب وہ نام نہاد امدادی مراکز کی طرف جانے کی کوشش کر رہے تھے، جنہیں ایسے خطرناک اور ممنوعہ علاقوں میں قائم کیا گیا تھا جو مکمل طور پر قابض اسرائیل کی براہِ راست فائرنگ کی زد میں تھے، اور جن کی تمام کارروائیاں بین الاقوامی انسانی قانون کی صریح خلاف ورزی پر مبنی تھیں۔ حکومتی میڈیا دفتر نے کہا کہ امریکہ جس ادارے کی حمایت میں کھڑا ہے، وہ دراصل جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم میں ملوث ہے۔ اس ادارے کا دفاع کر کے امریکہ درحقیقت ان مظالم کو "اخلاقی چادر" پہنانے کی کوشش کر رہا ہے۔

بیان میں اس امر پر بھی زور دیا گیا کہ دنیا کی 130 سے زائد بین الاقوامی انسانی تنظیموں نے GHF کے ساتھ کسی بھی قسم کے تعاون سے انکار کر دیا ہے۔ ان تنظیموں نے اس ادارے کو صیہونی قابض ریاست کے عسکری مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

دفتر نے زور دے کر کہا کہ فلسطینی مزاحمت پر لگایا جانے والا الزام بے بنیاد اور سراسر جھوٹ پر مبنی ہے۔ اس الزام کا کوئی زمینی ثبوت یا آزاد تحقیقات پر مبنی بنیاد موجود نہیں بلکہ یہ قابض اسرائیل کی جانب سے فراہم کردہ گمراہ کن معلومات پر مبنی ہے۔

بیان میں واضح کیا گیا کہ اصل جرم تو یہ ہے کہ قابض اسرائیل اور اس کے حامیوں نے گزشتہ 22 مہینوں سے غزہ کے 24 لاکھ سے زائد فلسطینیوں کو کھانے، پانی اور دواؤں جیسی بنیادی ضروریاتِ زندگی سے محروم کر رکھا ہے، اور یہی لوگ امدادی راہداریوں میں بھی قتل کیے جا رہے ہیں۔

سرکاری میڈیا دفتر نے اقوام متحدہ اور عالمی برادری سے اپیل کی ہے کہ وہ GHF جیسے خطرناک ادارے کا کام فوری بند کروائیں، اور ان تمام "موت کے مراکز" پر غیر جانب دار بین الاقوامی تحقیقات کا آغاز کیا جائے جہاں انسانیت سوز جرائم کیے جا رہے ہیں۔ بیان کے اختتام پر اس بات پر زور دیا گیا کہ اقوام متحدہ کی انسانی امدادی تنظیموں کا غیر سیاسی اور غیر فوجی کردار بحال کیا جائے تاکہ فلسطینی عوام کو ان کا بنیادی انسانی حق دیا جا سکے، جو اس وقت قابض اسرائیل اور اس کے عالمی سرپرستوں کی درندگی کی نذر ہو چکا ہے۔

12 سال کی کوشش رنگ لے آئی، بنگلہ دیشی الیکٹریشن نے 2 کروڑ 50 لاکھ درہم کی لاٹری جیت لی

دبئی (یو این آئی) متحدہ عرب امارات میں مقیم ایک بنگلہ دیشی الیکٹریشن کی 12 سالہ لگن اور صبر نے بالآخر اسے زندگی بدل دینے والی خوشخبری دے دی، جب اس نے بگ ٹکٹ لاٹری میں 2 کروڑ 50 لاکھ درہم کا انعام جیت لیا۔ گلف نیوز کے مطابق ابوظبی میں کام کرنے والے ایک بنگلہ دیشی الیکٹریشن کی 12 سال کی مسلسل کوششوں کے بعد قسمت ان پر مہربان ہوگئی اور اس نے لاٹری میں 2 کروڑ 50 لاکھ درہم کی خطیر رقم جیت لی۔ 43 سالہ محمد ناصر بلال گزشتہ 14 سال سے متحدہ عرب امارات میں مقیم ہیں اور وہ 2012 سے ہر مہینے 'بگ ٹکٹ' کی قرعہ اندازی میں حصہ لے رہے تھے۔ بالآخر ان کی یہ مستقل مزاجی رنگ لے آئی، جب ابوظبی انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے 24 جون کو خریدا گیا ان کا ٹکٹ نمبر 061080 قرعہ اندازی میں فاتح قرار پایا۔ قرعہ اندازی کے بعد 'بگ ٹکٹ' کے میزبان رچرڈ اور بشریٰ نے ناصر سے رابطہ کرنے کی متعدد کوششیں کیں، مگر ابتدائی طور پر وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ تاہم بعد میں ٹیم نے انہیں یہ خوشخبری پہنچا دی، رقم جیتنے کے بعد ناصر بلال نے کہا کہ وہ اب تک اس پر یقین نہیں کر پا رہے۔ ان کا کہنا تھا کہ انہیں اب بھی یقین نہیں آ رہا کہ یہ حقیقت ہے، وہ گزشتہ 12 سال سے ہر مہینے ٹکٹ خرید رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ ان 12 برسوں میں ہر بار یہی خواب آنکھوں میں لیے ٹکٹ خریدتے رہے اور بالآخر وہ دن آ ہی گیا۔ ناصر کا کہنا تھا کہ وہ انعامی رقم میں سے اپنے پانچ ساتھیوں کو بھی حصہ دار بنائیں گے اور اپنے حصے کی رقم سے بنگلہ دیش میں مقیم اپنی فیملی کے لیے گھر تعمیر کریں گے۔ بعد ازاں، لاٹری جیتنے کے باوجود ناصر نے قسمت آزمائی جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ ٹکٹ خریدنے کا سلسلہ جاری رکھیں گے، 'بگ ٹکٹ' نے انہیں وہ کچھ دیا ہے جس پر یقین کرنا بھی مشکل ہے، وہ خود کو بے حد خوش نصیب محسوس کر رہے ہیں، خوابوں کو حقیقت بنانے میں مدد دینے پر 'بگ ٹکٹ' ٹیم کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

غزہ میں خون کی شدید قلت، سیکڑوں زخمیوں اور بیماریوں کی جانیں خطرے میں پڑ گئیں

غزہ: فلسطین کی وزارت صحت نے ایک انتہائی تشویشناک بیان میں واضح کیا ہے کہ غزہ کی خون کی لیبارٹریاں اور بلڈ بینک ہولناک حد تک خون کی قلت کا شکار ہو چکے ہیں۔ موجودہ ذخائر نہ صرف ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہیں بلکہ انسانی زندگیوں کو بچانے کی صلاحیت بھی تیزی سے ختم ہو رہی ہے۔ پیر کے روز جاری کردہ بیان میں وزارت صحت نے بتایا کہ شدید زخمیوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، جس کے باعث خون کی فوری ضرورت دن بہ دن بڑھتی جا رہی ہے لیکن جو مقدار دستیاب ہے وہ ماہانہ استعمال کے مقابلے میں نہایت قلیل ہے، اور اسے پورا کرنا بلڈ بینکس کی صلاحیت سے باہر ہو چکا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق، صرف گزشتہ ماہ کے دوران 10 ہزار خون کے یونٹس اور ان کے اجزاء استعمال کیے گئے، جبکہ دستیاب مقدار صرف 3500 یونٹس رہی۔ یہ خلا ہر گزرتے دن کے ساتھ خطرناک صورت اختیار کر رہا ہے۔ وزارت نے واضح کیا کہ معاشرتی سطح پر خون کے عطیات کی اپیلیں اب خاطر خواہ نتیجہ نہیں دے رہیں، کیونکہ شدید غذائی قلت اور آئرن کی کمی نے لوگوں کی جسمانی حالت کو بھی کمزور بنا دیا ہے۔ وزارت صحت نے عالمی اداروں اور انسان دوست تنظیموں سے فوری مداخلت کی اپیل کی ہے تاکہ بلڈ بینکس کے ذخائر میں اضافہ کیا جا سکے اور زخمیوں کو فوری طبی امداد فراہم کی جا سکے۔ یہ اقدام درجنوں جانوں کو بچانے کا سبب بن سکتا ہے۔ قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ پر مسلط کی گئی ظالمانہ نسل کشی، جو پچھلے 21 ماہ سے جاری ہے، روزانہ درجنوں شہادتوں اور سینکڑوں زخمیوں کا سبب بن رہی ہے۔ یہ صورتحال نہ صرف غزہ کے ہسپتالوں بلکہ پورے صحت کے نظام کو مکمل طور پر مفلوج کرنے کے قریب پہنچا چکی ہے۔ فلسطینی عوام کو اس وقت جس بے بسی، کرب اور طبی بحران کا سامنا ہے، اس کی مثال حالیہ تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔ ہر زخمی کا جسم، ہر ماں کی پکار اور ہر خالی بلڈ بیگ عالمی ضمیر سے انصاف کی دہائی دے رہا ہے۔

یمن سے قابض اسرائیل پر دو میزائل حملے، صہیونی ریاست میں خوف کی لہر

صنعاء: آج پیر کی صبح قابض اسرائیل کی فوج نے تصدیق کی ہے کہ یمن سے دو میزائل اس کی جانب داغے گئے۔ فوج کے مطابق ان میزائلوں کو روکنے کی کوشش کی گئی اور اب اس کارروائی کے نتائج کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ جیسے ہی میزائلوں کی روانگی کی اطلاع ملی قابض اسرائیلی علاقوں میں خطرے کے

سائرن بجنے لگے۔ کئی علاقوں میں شہری پناہ گاہوں کی طرف دوڑ پڑے اور فضا میں خوف کی گھنگھور گھٹائیں چھا گئیں۔ یمنی مزاحمتی تحریک انصار اللہ کی میڈیا کمیٹی کے نائب سربراہ نے ایک بیان میں کہا کہ "غزہ تنہا نہیں اور یمن اپنے زخموں پر خاموش نہیں بیٹھتا"۔ انہوں نے مزید کہا کہ 'صہیونی دشمن کو پناہ گاہوں کا رخ کرنا ہوگا کیونکہ جو غزہ اور یمن پر حملے کرے گا، وہ چین کی نیند نہیں سو سکے گا"۔ یہ کارروائی ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب گزشتہ شب قابض اسرائیل نے یمن کے ساحلی شہر الحدیدہ میں متعدد اہداف پر فضائی حملے کیے، جن میں بندرگاہیں اور توانائی کے مراکز بھی شامل تھے۔ یمن کی جانب سے یہ جوابی اقدام فلسطین، خصوصاً غزہ کے مظلوم عوام کے ساتھ یکجہتی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، جو مسلسل قابض اسرائیل کی درندگی کا سامنا کر رہے ہیں۔

تائیوان میں سمندری طوفان ڈاناس سے دو افراد کی موت، سیکڑوں زخمی

تاپے (یو این آئی) تائیوان میں اتوار کی دیر رات طوفان ڈاناس سے دو افراد کی موت اور 334 دیگر زخمی ہو گئے۔ یہ اطلاع تائیوان میڈیا نے دی۔ مقامی افسران نے بتایا کہ طوفان ڈاناس کی وجہ سے 5.6 لاکھ سے زیادہ گھروں کو بجلی کی سپلائی منقطع ہو گئی ہے اور 10 سے زیادہ کاؤنٹیوں اور شہروں میں اسکولی سرگرمیاں ملتوی کرنا پڑی ہیں۔ مقامی محکمہ موسمیات نے کہا کہ پیر کی دوپہر تک طوفان کا مرکز تاپے سے تقریباً 130 کلومیٹر شمال میں تھا اور اس کے مرکز میں زیادہ سے زیادہ ہوا کی رفتار تقریباً 90 کلومیٹر فی گھنٹہ تھی۔

اتھارٹی نے کہا کہ اگرچہ تائیوان کا مرکزی جزیرہ طوفان کے دائرے سے باہر آ گیا ہے لیکن شمالی ساحل اب بھی خطرے میں ہے۔ طوفان ڈاناس 120 برسوں میں جزیرے کی گھنی آبادی والے مغربی ساحل سے ٹکرانے والا پہلا طوفان ہے۔ مقامی ڈیزاسٹر رسپانس سینٹر کے مطابق، آج صبح 8 بجے تک، طوفان کی وجہ سے نقصان کے کل 270,2 واقعات رپورٹ ہوئے، جن میں سے زیادہ تر کا تعلق تائنان، چیائی، کاؤشنگ اور یونلن میں گرے ہوئے درختوں اور انفرااسٹرکچر سے تھا۔ ریجنل ایوی ایشن اتھارٹی نے کہا کہ جزیرے پر آج صبح 10 بجے تک 176 پروازیں منسوخ کر دی گئی تھیں، تاہم دوپہر کے بعد آہستہ آہستہ پروازیں دوبارہ شروع ہونے کی امید تھی۔ طوفان کے اثرات کی وجہ سے آج تائنان، کاؤشنگ اور پنگٹنگ میں شدید سے موسلا دھار بارش متوقع ہے۔ محکمہ موسمیات نے حادثات سے بچنے کے لیے لوگوں کو پہاڑی علاقوں سے دور رہنے کا مشورہ دیا۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گرو پیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای-میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+
قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کیے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔

جج کی رہائش گاہ پر بڑی رقم کا ملنا مجرمانہ فعل ہے: دھنکھڑ

نئی دہلی:(یواین آئی) نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ نے ہائی کورٹ کے جج کے گھر سے بڑی مقدار میں نقدی ملنے کے معاملے میں ابھی تک ایف آئی آر درج نہ ہونے کا معاملہ اٹھایا ہے اور کہا ہے کہ آئینی دفعات کے تحت جج کے خلاف کارروائی کرنا ایک آپشن ہوسکتا ہے لیکن اسے حل نہیں کہا جاسکتا۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ ایک مجرمانہ فعل ہے اور ایسے معاملات میں کارروائی ضروری ہے۔ مسٹر دھنکھڑ نے پیر کو نیشنل لا یونیورسٹی، کوچی میں طلباء اور فیکلٹی ممبران سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ "آئینی دفعات کے تحت جج کے خلاف کارروائی کرنا ایک آپشن ہوسکتا ہے، لیکن یہ کوئی حل نہیں ہے۔ ہم جمہوریت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور حقیقت میں ہم ہیں۔ دنیا ہمیں ایک بالغ جمہوریت کے طور پر دیکھتی ہے، جہاں قانون کی حکمرانی اور قانون کے سامنے برابری ہونی چاہیے۔ "انہوں نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر جرم کی تفتیش ہونی چاہیے۔ اس کیس میں ملوث جج کا نام لیے بغیر انہوں نے کہا کہ اگر رقم اتنی بڑی ہے تو کئی سوالات اٹھتے ہیں جن کی تحقیقات کی ضرورت ہے۔ "یہ جاننا ضروری ہے کہ کیا یہ کالا دھن ہے؟ اس کا ذریعہ کیا ہے؟ یہ جج کی سرکاری رہائش گاہ تک کیسے پہنچا؟ یہ کس کا پیسہ ہے؟ "اس واقعہ میں متعدد تعزیری دفعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس معاملے میں مجھے امید ہے کہ ایف آئی آر درج کی جائے گی۔ ہمیں اس مسئلے کی جڑ تک پہنچنا ہوگا کیونکہ جمہوریت میں یہ اہم ہے۔ ہماری عدلیہ جس پر لوگوں کا اعتماد ہے، آج اس واقعے کی وجہ سے اپنی بنیادوں تک ہل گئی ہے۔ "نائب صدر نے شیکسپیئر کے مشہور ڈرامے 'جولیس سیزر' کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ " کیسے ایک نجومی نے سیزر کو اس کی موت کے بارے میں خبردار کیا تھا، جب سیزر نے کہا کہ 'آئیڈیز آف مارچ' یعنی 15 مارچ آ گیا ہے، تو نجومی نے جواب دیا 'ہاں، لیکن نہیں گیا' اور اسی طرح 4-5 مارچ کی رات کو سیزر کو قتل کر دیا گیا تھا۔ ہماری عدلیہ کے لیے بدقسمتی کا وقت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہائی کورٹ کے جج کی سرکاری رہائش گاہ سے بھاری مقدار میں نقدی ملی ہے۔ یہ معاملہ اب پبلک ڈومین میں ہے اور سپریم کورٹ نے بھی اس کی تصدیق کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "اس صورت حال میں، سب سے پہلے، اسے مجرمانہ فعل سمجھا جانا چاہیے تھا اور فوری کارروائی کی جانی چاہیے تھی۔ مجرموں کی شناخت کرکے انہیں انصاف کے کٹہرے میں لایا جانا چاہیے تھا، لیکن اب تک کوئی ایف آئی آر درج نہیں ہوئی ہے۔ مرکزی حکومت 1990 کی دہائی کے سپریم کورٹ کے ایک فیصلے سے مجبور ہے۔"

سمڈیگا چائلڈ ویلفیئر ہوم سے چھ نوجوان فرار، تلاش جاری

سمڈیگا:(یو این آئی) جھارکھنڈ کے سمڈیگا چائلڈ ویلفیئر ہوم سے اتوار کی دیر رات چھ نوجوان فرار ہوگئے، ان کی تلاش کے لیے ریاست بھر میں تلاشی مہم جاری ہے۔ پولیس نے پیر کے روز کہا کہ قتل سمیت مختلف مجرمانہ مقدمات میں زیر حراست نوجوانوں نے اندھیرے کا فائدہ اٹھایا اور دیوار کو پھلانگ کر فرار ہوگئے۔ فرار ہونے والوں میں لاتیہار کا ایک، مغربی سنگھ بھوم کے دو اور گملا کے تین نوجوان شامل ہیں۔

اس واقعہ کے بعد سمڈیگا ہیڈکوارٹر کے ڈی ایس پی اور ایس ڈی پی او نے تحقیقات شروع کردی ہیں۔ فرار ہونے والے نوجوانوں کی تلاش کے لیے پولیس ٹیمیں تعینات کردی گئی ہیں۔ غور طلب ہے کہ یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے۔ چند ماہ قبل ایک نوجوان کی حراست میں مبینہ حملے کے بعد موت ہوگئی تھی، جس سے یہاں کی انتظامیہ اور سکیورٹی پر سنگین سوالات کھڑے کردیے تھے۔ سمڈیگا کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس محمد عرشی نے نوجوانوں کے فرار ہونے کی تصدیق کی اور کہا کہ لاپتہ لڑکوں کا سراغ لگانے کی کوششیں جاری ہیں۔

مظفر پور: جوار تھانہ حلقے میں جلوس عزا کے دوران فلسطینی پرچم لہرایا گیا، جس کا ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہوا۔

خواتین کو کروڑ پتی بنانے کے پروگرام پر عمل: ریڈی

حیدرآباد:(یواین آئی) تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی نے ریاست کی تمام خواتین سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے گھروں میں کم از کم دو پودے لگائیں۔ زرعی یونیورسٹی میں پودے

لگا کرون مہوتسو پروگرام کا آغاز کرنے کے بعد انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "اگر ہم جنگلات کو بڑھائیں گے تو ہی ہم محفوظ زندگی گزار سکیں گے۔ "انہوں نے کہا کہ مائیں جب پودے لگاتی ہیں تو وہ ان کی ویسے ہی دیکھ بھال کرتی ہیں جیسے وہ اپنے بچوں کی کرتی ہیں۔ ریونت ریڈی نے کہا کہ بچے بھی اپنی ماؤں کے نام پر پودے لگا کر ان کی حفاظت کریں۔ ریاستی حکومت کی جانب سے خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے مختلف اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ "ہم ریاست کی خواتین کو کروڑ پتی بنانے کے پروگرام پر عمل کر رہے ہیں۔ بڑی بڑی کارپوریٹ کمپنیوں کے ساتھ مل کر 'اندرا شکتی' کینٹینس قائم کی جا رہی ہیں۔ خواتین کی تنظیموں کے ذریعہ بسیں خرید کر انہیں آر ٹی سی کو کرائے پر دی جا رہی ہیں۔ "انہوں نے مزید کہا کہ "ہماری حکومت کا ہدف ہے کہ خود امدادی گروپوں میں ایک کروڑ خواتین کو شامل کیا جائے۔ پہلے شمسی توانائی کے پراجکٹس صرف امبانی اور اڈانی جیسے سرمایہ داروں تک محدود تھے لیکن اب ریاست کی خواتین کو بھی ایسے پراجکٹس شروع کرنے کا موقع دیا جا رہا ہے۔ "انہوں نے سابق حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ "بی آر ایس حکومت نے خواتین کو نظر انداز کیا۔ پانچ سال کے دوران کابینہ میں کسی بھی خاتون کو جگہ نہیں دی گئی۔

"ریونت ریڈی نے کہا کہ راجیو گاندھی کی طرف سے لائے گئے خواتین کے ریزرویشن بل کی وجہ سے ہی آج خواتین کو مواقع میسر آرہے ہیں۔ مستقبل میں خواتین کو ایم ایل اے ٹکٹس دے کر کامیاب بنانے کی ذمہ داری بھی لی جائے گی۔ اس موقع پر وزیر کونڈا سوریکھا نے کہا کہ حیاتیاتی تنوع کی حفاظت کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اگر ہم پودے لگا کر ان کی حفاظت کریں تو ہی انسانیت کا مستقبل محفوظ رہ سکتا ہے اور آئندہ نسلوں کو بھی اس کا فائدہ ہوگا۔

پاکستان کی ہر سازش کو ناکام بنایا جائے گا: منوج سنہا

سری نگر:(یواین آئی) جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے پیر کے روز کہا کہ پاکستان ایک دہشت گرد ملک کے طور پر جموں وکشمیر کی ترقی کو پٹری سے اتارنے اور عوام کے درمیان نفاق پیدا کرنے کی سازشوں میں مصروف ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے یہ بات اننت ناگ کے لارکی پورہ عیش مقام میں ایک مذہبی تقریب سے خطاب کے دوران کہی۔ انہوں نے کہا؛ 'پاکستان جموں وکشمیر میں گزشتہ پانچ برسوں کے دوران حاصل کی گئی ترقی کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ ہماری اجتماعی یکجہتی کو توڑنا چاہتا ہے۔ ہمیں اس کی ان سازشوں کو ہرگز کامیاب نہیں ہونے دینا چاہیے۔' انہوں نے کہا کہ دشمن کی ان ناپاک چالوں کو شکست دینے کا واحد راستہ مل کر مزاحمت کرنا اور اتحاد برقرار رکھنا ہے۔ منوج سنہا نے مزید کہا کہ ہم سب کو مل کر اس دہشت گرد ملک کے عزائم کے خلاف لڑنا ہوگا۔ پولیس اور سکیورٹی فورسز اس جنگ میں کلیدی کردار ادا کر رہی ہیں، لیکن عوامی تعاون بھی اتنا ہی اہم ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے اس بات پر زور دیا کہ انتظامیہ امن و ترقی کیلئے پرعزم ہے، مگر یہ ہدف عوامی شرکت اور تعاون کے بغیر ممکن نہیں۔ ہمیں اپنی پولیس اور سکیورٹی ایجنسیوں کو بروقت اطلاعات فراہم کرنی ہوں گی تاکہ دہشت گردی کی جڑوں کو مکمل طور پر اکھاڑا جاسکے۔ ایل جی نے جہاں

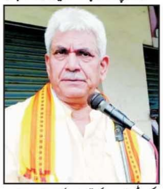

سیکورٹی اہلکاروں کی قربانیوں کو سراہا، وہیں عوام کے صبر وتحمل کی بھی تعریف کی۔

بہار میں ریل کی ترقی کیلئے 10 ہزار کروڑ روپے مختص: وشنو

سمستی پور:(یواین آئی) ریلوے کے وزیر اشونی وشنو نے آج سمستی پور ضلع میں

تین کروڑ 30 لاکھ کی لاگت سے 'کرپوری گرام' ریلوے اسٹیشن کو اپ گریڈ کرنے اور تقریباً 14 کروڑ روپے کی لاگت سے زیر زمین گزرگاہ کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھا۔ مسٹر ویشنو نے پیر کو یہاں زیر زمین گزرگاہ کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ وزارت ریلوے مسافروں کی سہولیات کو فروغ دینے کے لیے پابند عہد ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی ہندوستان کو ایک ترقی یافتہ ملک بنانے کے لیے لگن سے کام کر رہے ہیں۔ مرکزی حکومت نے بہار میں ریل کی ترقی کے لیے 10 ہزار کروڑ روپے کے بجٹ کو منظوری دی ہے۔ بعد ازاں وزیر ریلوے اشونی وشنو نے سمستی پور ریلوے اسٹیشن کا بھی معائنہ کیا اور مسافروں کی سہولیات کا جائزہ لیا۔ اس کے ساتھ ہی ریلوے کے وزیر نے سمستی پور ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں واقع کنٹرول روم کا بھی معائنہ کیا۔ اس موقع پر زراعت اور کسانوں کی بہبود کے مرکزی وزیر مملکت رام ناتھ ٹھاکر، دربھنگہ سے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ایم پی گوپال جی ٹھاکر، سمستی پور کی ایم پی شامبھوی چودھری، بی جے پی کے ایم ایل سی ترون کمار، ایسٹ سنٹرل ریلوے حاجی پور کے جنرل منیجر چھتر سال سنگھ، سمستی پور کے ڈویژنل ریل منیجر ونے شری واستو اور سونپور کے ڈی آر ایم ویویک بھوشن سود سمیت ریلوے کے سنیئر افسران موجود تھے۔

چھتیس گڑھ میں 8 لاکھ روپے کا انعامی نکسلی ڈپٹی کمانڈر ہلاک

بیجاپور:(یواین آئی) چھتیس گڑھ کے بیجاپور ضلع میں واقع نیشنل پارک علاقے میں سکیورٹی فورسز اور نکسلیوں کے درمیان ایک مڈبھیڑ میں ڈپٹی کمانڈر اور اسنائپر سوڑھی کنا مارا گیا۔ اُس پر آٹھ لاکھ روپے انعام تھا۔ تلاشی کی کارروائی میں اُس کی لاش اور 303 رائفل اور دو پستول برآمد ہوئے۔ بیجاپور کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس جتیندر یادو نے کہا کہ ضلع کے نیشنل پارک علاقے میں ماؤنواز کارکنوں کی نقل وحرکت کی اطلاع ملی تھی۔ ڈی آر جی بیجاپور، ڈی آر جی دنتے واڑہ، ایس ٹی ایف، کوبرا 202، کوبرا 210 اور سی آر پی ایف کی ایک مشترکہ ٹیم کو 4 جولائی سے سرچ آپریشن پر بھیجا گیا تھا۔ آپریشن کے دوران سکیورٹی فورسز اور ماؤنوازوں کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ تصادم ختم ہونے کے بعد تلاشی کے دوران سوڑھی کنا کی لاش اور ہتھیار برآمد ہوئے۔ وزیر اعلیٰ وشنو دیو سائی نے ایکس پر ٹویٹ کرکے مبارکباد دیتے ہوئے ہے بستر کے بیجاپور میں ماؤنوازوں کی پی ایل جی اے بٹالین کے 8 لاکھ روپے کا انعامی ڈپٹی کمانڈر سوڑھی کنا کو نیوٹرلائز کیا جانا ہماری سکیورٹی فورسز کی درست حکمت عملی، ناقابل تسخیر ہمت اور عوامی شراکت کی زندہ مثال ہے۔

دہرادون: گوروکل یونیورسٹی میں دو گروپوں میں جھڑپ ہونے کے بعد کشیدگی پھیل گئی، ملازمین نے احتجاج کیا، پولیس تعینات۔

جھنجھنو میں افتتاح سے پہلے ہی سڑک بہہ گئی

جھنجھنو:(یو این آئی) راجستھان کے جھنجھنو ضلع کے باگھولی علاقے میں نیشنل ہائی وے 52- کو جوڑنے والی باگھولی-جہاز سڑک، کاٹلی ندی کے علاقے میں بارش کے پانی میں بہہ گئی۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق سڑک کی تعمیر کا کام حال ہی میں مکمل ہوا تھا اور اس کا باقاعدہ افتتاح ہونا باقی تھا۔ افتتاح سے پہلے ہی سڑک کا ایک بڑا حصہ کاٹلی ندی کے بہاؤ میں بہہ گیا۔ سڑک کے بہنے سے وہاں تقریباً 35 فٹ گہرا گڑھا بن گیا۔ جس کی وجہ سے پاپڑا اور پنچلگی سمیت کئی گاؤوں کا رابطہ مرکزی سڑک سے مکمل طور پر ختم ہوگیا ہے۔ نیشنل ہائی وے 52- سے جڑنے والی باگھولی-جہاز سڑک کا کام حال ہی میں مکمل ہوا تھا۔ اس سڑک کے ٹوٹنے کے بعد کاٹلی ندی کے کنارے بڑی تعداد میں دیہاتی جمع ہوگئے۔ انہوں نے اس معاملے کی اعلیٰ سطحی جانچ اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے سڑک کی دوبارہ تعمیر تکنیکی ماہرین کی نگرانی میں کرانے کا مطالبہ کیا ہے تاکہ مستقبل میں ایسی صورتحال دوبارہ وقوع پزیر نہ ہو۔

شہریت تنازعہ، بی آر ایس لیڈر سی رمیش کا نام ووٹر لسٹ سے حذف

حیدرآباد:(یواین آئی) بی آر ایس لیڈر رو سی رمیش کا نام ووٹر لسٹ سے حذف کردیا گیا۔ اسمبلی میں سابق میں حلقہ ویمل واڑہ کی نمائندگی کرنے والی سی رمیش کے مکان پر چند دن پہلے ریونیو حکام نے نوٹس چسپاں کی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ وہ جرمنی کے شہری ہیں۔ سرکاری وہپ آدی سرینواس نے 2013 میں اس معاملہ پر ہائی کورٹ میں مقدمہ دائر کیا تھا۔

اس معاملہ کی سماعت کے بعد حال ہی میں ہائی کورٹ نے اس بات کی توثیق کی کہ سی رمیش جرمن شہری ہیں۔ اس بنیاد پر حکام نے فارم 7- کے تحت ان کا نام ووٹر لسٹ سے حذف کرنے کا عمل شروع کیا۔ نوٹس چسپاں کرنے کے علاوہ رجسٹرڈ پوسٹ کے ذریعہ بھی انہیں اطلاع دی گئی۔ حکام نے کہا تھا کہ اگر اس فیصلہ پر کوئی اعتراض ہو تو 2 جولائی تک جواب دیا جائے، لیکن مقررہ مدت میں کوئی جواب موصول نہ ہونے پر ان کا نام فہرست رائے دہندگان سے خارج کردیا گیا۔

اتر پردیش سے یاتریوں کو لے جا رہی کار حادثہ کا شکار، تین کی موت

شہڈول:(یواین آئی) اتر پردیش سے یاتریوں کو چھتیس گڑھ لے جا رہی کار آج صبح مدھیہ پردیش کے شہڈول ضلع میں حادثے کا شکار ہوگئی، جس میں تین خواتین یاتریوں کی موت ہوگئی۔ بیوہاری پولیس ذرائع نے بتایا کہ آج صبح 4 بجے جورا گاؤں کے نزدیک ریوا-امرکنٹک ہائی وے پر ایک کار سڑک کے کنارے درخت سے ٹکرا جانے سے تین خواتین یاتری گایتری کنور، مالتی پٹیل اور اندرا بائی کی موت ہوگئی۔ چار شدید زخمیوں کو بیوہاری اسپتال نے شہڈول میڈیکل کالج ریفر کردیا ہے۔ ذرائع کے مطابق گاڑی میں سوار مسافر ایودھیا سے یاترا کے بعد چھتیس گڑھ واپس آرہے تھے کہ گاڑی درخت سے ٹکرا گئی۔ پولیس نے مقدمہ درج کرکے لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔

دیماپور میں مسلسل بارش، کرنٹ لگنے سے تین افراد ہلاک

دیماپور، (ناگالینڈ):(یواین آئی) ناگالینڈ کے دیماپور میں بجلی کا کرنٹ لگنے سے تین افراد ہلاک ہوگئے۔ اس علاقے میں شدید بارش ہورہی ہے جس سے معمولات زندگی درہم برہم ہوگئی ہے اور موسم سے متعلقہ حادثات میں اب تک کئی افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔ موصولہ رپورٹوں کے مطابق اتوار کو کڈا گاؤں میں دو افراد بجلی کا کرنٹ لگنے سے ہلاک ہوگئے، جبکہ ہفتہ کے روز پولیس کالونی میں ایک خاتون اس وقت کرنٹ لگنے سے ہلاک ہوگئیں جب وہ پانی میں ڈوبے انورٹر کو ہٹانے کی کوشش کررہی تھیں۔

دیماپور، نیولینڈ اور چوموکیڈیما اضلاع میں ہفتہ وار کے دوران شدید بارش کے باعث نشیبی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو اپنے گھر خالی کرنے پڑے۔ قومی شاہراہ 29 کے کچھ حصوں میں لینڈ سلائیڈنگ اور کیچڑ کے باعث ٹریفک متاثر ہوئی۔ اتوار کو خراب موسم کے باعث دیماپور ہوائی اڈے سے طے شدہ تمام پروازیں منسوخ کردی گئیں۔ ناگالینڈ اسٹیٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ایس ڈی ایم اے) نے کہا کہ ریاست میں 8 جولائی تک تمام اضلاع میں بارش ہوگی۔ پچھلے کچھ دنوں میں مسلسل بارش کے باعث املاک، فصلوں اور بنیادی ڈھانچے کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ انڈین میٹرولوجیکل ڈیپارٹمنٹ (آئی ایم ڈی) نے کہا کہ اس مدت کے دوران ناگالینڈ میں معمول سے 393 فیصد زیادہ بارش ریکارڈ کی گئی۔ جمعہ اور ہفتہ کو شدید بارش سے متاثرہ دیماپور اور آس پاس کے اضلاع میں معمول سے 158 فیصد زیادہ بارش ریکارڈ کی گئی۔ کوہیما ضلع میں سب سے زیادہ 423 فیصد زیادہ بارش ریکارڈ کی گئی، جس سے وسیع پیمانے پر نقصان ہوا۔ اس سے قومی شاہراہ 29 پر لینڈ سلائیڈنگ اور دیگر واقعات پیش آئے۔ موکوچنگ ضلع میں بھی معمول سے 371 فیصد اور ووکھا ضلع میں معمول سے 201 فیصد زیادہ بارش ہوئی۔

سناروں کی ہراسانی بند ہونی چاہیے، خودکشی کوئی حل نہیں: کویتا

حیدرآباد:(یواین آئی) بی آر ایس کی رکن کونسل وتلنگانہ جاگروتی تنظیم کی سربراہ کے کویتا نے کہا ہے کہ حالیہ دنوں میں سناروں کی خودکشی کے واقعات ایک تشویشناک مسئلہ بن گئے ہیں جو پورے سماج کو جھنجھوڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سناروں کو ہراساں نہ کیا جائے۔ پولیس کی جانب سے جھوٹے مقدمات کے ڈر سے سنار خودکشی کر رہے ہیں، جو کسی بھی صورت میں قابل قبول نہیں ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت سناروں کو کاروباری قرض فراہم کرے تاکہ وہ اپنا کام جاری رکھ سکیں اور بڑی کارپوریٹ کمپنیوں کا مقابلہ کرسکیں۔ وشواکرما برادری کے افراد ملک کی معیشت اور روایت کا اہم حصہ ہیں، جنہیں ہر ممکن مدد کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ سونے کے زیورات ہندوستانی ثقافت میں نہایت مقدس مانے جاتے ہیں۔

صرف سنار ہی نہیں بلکہ دیگر ذاتوں سے تعلق رکھنے والے افراد بھی اس پیشہ سے وابستہ ہیں۔ آج بھی خواتین زیورات بنوانے کے لیے سناروں کے پاس جاتی ہیں، نہ کہ بڑے شورومس میں۔ ایسے ہنرمندوں کی حفاظت اور

حوصلہ افزائی ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے پولیس پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ چوری کا سونا خریدنے کے نام پر سناروں پر مقدمات درج کیے جا رہے ہیں، مگر اصل چوروں کو گرفتار نہیں کیا جارہا۔

ایسی ہراسانی برداشت نہ کرپاتے ہوئے کئی سنار خودکشی جیسے انتہائی قدم اٹھا رہے ہیں جو کسی بھی حال میں درست نہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپنے ایم پی کے دور میں بھی پولیس کی ہراسانی سے سناروں کو بچانے کے لیے عملی اقدامات کرچکی ہیں اور اب 411 دفعات میں ترمیم کا بھی مطالبہ کررہی ہیں جس کے تحت سناروں کو غیرضروری طور پر نشانہ بنایا جارہا ہے خاص طور پر تلنگانہ اور آندھرا پردیش میں۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کے کاماریڈی ڈیکلریشن کے مطابق نہ صرف سنار بلکہ تمام دستکاروں کی فلاح و بہبود کے لیے اقدامات کیے جائیں گے تاکہ وہ کارپوریٹ کمپنیوں کا مؤثر مقابلہ کرسکیں۔ انہوں نے کہا کہ خودکشی کبھی بھی کسی مسئلہ کا حل نہیں ہوسکتی۔ آپ جب تک زندہ ہیں تب تک آپ کسی بھی چیز کو حاصل کرسکتے ہیں۔ بطور ایک بہن، میں آپ سے اپیل کرتی ہوں خودکشی مت کیجئے، اپنے بچوں کے روشن مستقبل کے لیے جئیں۔

رتلام: جلوس عزا کے دوران ہندو راشٹر کا بینر جلانے کا ویڈیو وائرل ہونے پر کشیدگی پھیل گئی اور ہندو تنظیموں نے مظاہرہ کیا۔

حکومت نے بی پی ایل خاندانوں کے ساتھ دھوکہ کیا: کماری سیلجا

چنڈی گڑھ:(یواین آئی) کانگریس جنرل سکریٹری، سابق مرکزی وزیر اور سرسا کی رکن پارلیمنٹ کماری سیلجا نے پیر کو کہا کہ ریاست کی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت کا 6.36 لاکھ سے زیادہ غربت کی لکیر سے نیچے (بی پی ایل) خاندانوں کو خط غربت سے باہر کرنے اور انہیں خوراک کی فراہمی اور دیگر سرکاری فوائد سے محروم کرنا انتہائی قابل مذمت ہے۔ یہاں میڈیا کو جاری ایک بیان میں کماری سیلجا نے کہا کہ ریاست کے فرید آباد، پانی پت اور کرنال اضلاع میں سب سے زیادہ بی پی ایل کارڈ کاٹے گئے ہیں۔ صرف فرید آباد میں 20266 کارڈ منسوخ کیے گئے ہیں۔ یہ اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ بی جے پی حکومت غریب مخالف پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ اپریل سے جون تک صرف تین مہینوں میں 6.36 لاکھ خاندانوں کو اچانک امیر قرار دیا گیا جو کہ غریب مخالف فیصلہ ہے۔

اب حکومت دعویٰ کر رہی ہے کہ جون کے مہینے میں ریاست میں 48 لاکھ خاندان ایسے ہیں جن کی آمدنی 1.80 لاکھ روپے سے کم ہے۔ مئی میں یہ تعداد 49.22 لاکھ تھی، تین ماہ میں حکومت نے 6 لاکھ 36 ہزار 136 بی پی ایل کارڈ منسوخ کیے، مئی کے مہینے میں سب سے زیادہ 3.27 لاکھ راشن کارڈ منسوخ کیے گئے۔ پانی پت میں 15502، کرنال میں 15059، انبالا میں 14501، سونی پت میں 12698، سرسا میں 7896، کروکشیتر میں 10278 راشن کارڈ منسوخ کیے گئے۔ کماری سیلجا نے ریاست کی بی جے پی حکومت سے پوچھا کہ کیا حکومت کے لئے 1.80 لاکھ روپے سالانہ آمدنی والے خاندان اب خوشحال ہوگئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ اگست کے مہینے سے ان خاندانوں کو راشن بھی نہیں ملے گا، جو براہ راست ان کی روٹی چھیننے کے مترادف ہے۔

سی پی آئی (ایم) کا اسرائیل کے خلاف 'ڈیجیٹل احتجاج' کا مطالبہ

ترواننتا پورم:(یواین آئی) کیرالہ کی مارکسی کمیونسٹ پارٹی نے فلسطین کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے اسرائیل کے خلاف 'ڈیجیٹل احتجاج' کی کال دی ہے۔ فلسطین کے ساتھ اظہار یکجہتی اور اسرائیل کے خلاف 'ڈیجیٹل احتجاج' میں شامل ہونے کے لیے سی پی آئی (ایم) کی جنرل سکریٹری مریم الیگزینڈر بے بی (ایم اے بے بی) نے لوگوں سے روزانہ رات 9.00 بجے سے رات 9.30 بجے تک اپنے فون اور کمپیوٹر کو بند کرنے کی اپیل کی ہے۔ ایم اے بے بی نے کہا کہ عام شہریوں کو ایک مضبوط پیغام جانا چاہیے کہ ہم بھی غزہ میں اسرائیل کی طرف سے کی جارہی نسل کشی کے خلاف کچھ کرسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم امن پر یقین رکھنے والے تمام لوگوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایک ہفتے کیلئے پیر کی رات 9 بجے سے رات 9.30 بجے تک اپنے موبائل فون اور کمپیوٹرز بند کرکے دنیا بھر میں ہونے والے احتجاج میں شامل ہوں۔ یہ ایک ڈیجیٹل خاموشی ہے لہٰذا کوئی سوشل میڈیا، پیغامات یا تبصرے نہیں۔ انہوں نے کہا کہ "اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی برائے فلسطین فرانسسکا البانیس کی رپورٹ دوسرے دن شائع ہوئی جس میں کہا گیا ہے کہ مائیکروسافٹ، گوگل (الفابیٹ انکارپوریشن)، ایمیزون، آئی بی ایم وغیرہ سب اس نسل کشی سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس تناظر میں یہ ڈیجیٹل خاموشی اور بھی زیادہ اہم ہے۔" انہوں نے کہا کہ یہ احتجاج موجودہ ڈیجیٹل دور کے مواقع اور حقائق کے مدنظر کیا گیا ہے۔

روزنامہ
صحافت

یہ کیسی گڈ گورننس ہے

بہار میں قتل کا سلسلہ نتیش کمار کے دور حکومت میں تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے، جنہیں سوشاسن بابو کہا جاتا ہے۔ گزشتہ تین روز کے دوران مختلف مقامات پر قتل کے واقعات میں نو افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان واقعات نے ایک بار پھر موجودہ حکومت کے ان دعوؤں کو آئینہ دکھایا ہے جو یہ دعویٰ کرتی رہی ہے کہ اس کا سب سے بڑا خاصہ گڈ گورننس اور جرائم پر قابو پانا ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ گھناؤنے جرائم کے بڑھتے ہوئے گراف کے باوجود حکومت یہ پروپیگنڈہ کرتی رہی کہ سب اچھا ہے اور دوسری طرف زمینی حملے بد سے بدتر ہوتے چلے گئے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جمعہ کی رات دیر گئے شہر کے ایک مشہور تاجر کو دارالحکومت پٹنہ کے مرکز میں انتہائی محفوظ سمجھے جانے والے علاقے میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا اور قاتل آسانی سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ جس جگہ قتل ہوا وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی رہائش اور تھانے کے بالکل قریب ہے۔ قابل ذکر ہے کہ پٹنہ میں جس تاجر کا قتل ہوا تھا، ان کے بیٹے کو بھی تقریباً چھ سال قبل مجرموں نے قتل کر دیا تھا۔ جمعہ کے روز ایک اور واقعہ میں، ریاست کے سیوان ضلع کے مالمالیہ چوک پر مجرموں نے سرعام تلواروں سے پانچ افراد پر حملہ کیا، جس میں تین افراد کی موقع پر ہی موت ہو گئی جبکہ دو بری طرح سے زخمی ہو گئے۔ اسی طرح ریاست کے مظفر پور ضلع میں پیر کی صبح سویرے ایک جونیئر انجینئر کو چاقو مار کر قتل کر دیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق مجرموں نے صبح تقریباً تین بجے جونیئر انجینئر کے کمرے میں گھس کر اسے چاقو مار کر قتل کر دیا۔ دوسری جانب وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے آبائی ضلع نالندہ کے دیپ نگر تھانہ علاقے میں آپسی جھگڑے میں دو افراد کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق گاؤں کے بچوں کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہو گیا۔ جلد ہی معاملہ اتنا بڑھ گیا کہ فریقین کے درمیان فائرنگ شروع ہو گئی جس میں ایک نوجوان اور خاتون شدید زخمی ہو گئے۔ انہیں علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ ایسا لگتا ہے کہ بہار میں لاء اینڈ آرڈر پوری طرح سے تباہ ہو چکا ہے۔ مجرموں کے ذہنوں میں قانون کا خوف باقی نہیں رہا اور حکومت کے ہاتھ میں کچھ نہیں بچا۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ ریاست میں گھناؤنے جرائم ایک عام سی بات بنتے جا رہے ہیں اور قانون یا پولیس کا خوف کہیں نظر نہیں آتا۔ ریاست میں قتل کے واقعات اور اس کے رجحان کو دیکھ کر فطری طور پر یہ سوال اٹھے گا کہ ایسی صورت حال میں عام لوگ کس حد تک خود کو محفوظ سمجھیں؟ بہار میں نتیش کمار کی حکومت بیس سال سے برسر اقتدار ہے۔ ظاہر ہے کہ اب وہ یہ وضاحت دینے کی پوزیشن میں نہیں کہ ماضی کا سایہ ان کے کام پر ہے۔ یہ ایک طرح سے اپنی ناکامی کو تسلیم کرنے کے مترادف ہوگا۔ غور طلب ہے کہ اب حکمران اتحاد کے کچھ اتحادیوں نے بھی ریاست کے امن و امان پر سوال اٹھانا شروع کر دیے ہیں۔ تاہم جب بھی ریاست میں جرائم پر سوال اٹھائے جاتے ہیں، حکومت میں شامل پارٹیاں ماضی کے نام نہاد جنگل راج کی یاد دلانے لگتی ہیں۔ لیکن موجودہ دور میں ریاست میں گھناؤنے مجرمانہ واقعات کی صورت حال، جرائم پیشہ عناصر قابو سے باہر ہوتے نظر آتے ہیں، تو پھر یہ کیسی ریاست کہلائے گی۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم، محبت اور محرم...

مریم تراب کے قلم سے

محمدؐ، محبت اور محرم...... میں نے اس کے بارے میں بہت سوچا کہ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں اور ہم ان کی امت میں سے ہیں۔ وہ سب سے پیارا رسول جو اللہ پاک نے خلق کیا ہے اپنی محبت سے اپنے نور سے اور اس نور کے کئی جلوے ہیں۔ کئی اس نور میں افراد شامل ہیں۔

اللہ رب العالمین، محمد رحمت للعالمین اور محرم جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر اللہ کی وحدانیت اور دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بچالیا۔ تو کیا ہم اس محرم کی عظمتوں کا خیال رکھ سکتے ہیں؟ وہ ذبح عظیم جو حضرت ابراہیم نے حضرت اسماعیل کو ذبح کر کے دینی چاہی اور آ نے اپنی مدد سے حضرت ابراہیم کا ہاتھ روک کر وہاں ایک دنبہ ذبح کر دیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اس قربانی کو اللہ نے قبول کیا اور یہاں پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو محترم ترین، وجہ تخلیق کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے رسول ہیں ان کی آل کی ہم بات کر رہے ہیں۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے جب اپنا حج عمرہ میں تبدیل کر کے کوفہ روانہ ہو گئے تو وہاں پر جو انہوں نے قربانیاں دیں۔ بچوں سے لے کر گھر کے ایک ایک فرد کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیا۔

یہ وہ عظیم ہستیاں ہیں جنہوں نے اپنے نفس بیچے اور اللہ کی مرضی (رضا) خرید دی۔

ان پر یہ آیتیں ایسے تو نہیں نازل ہوئی ہیں۔ اللہ نے کیا کسی اور کو کہا ہے "کہ اس حال میں واپس آ جاؤ کہ پہلے تم مجھ سے راضی ہو۔"

یا اللہ یہ کون سے نفس ہیں؟ یہ کونسی جگہ ہے؟ جہاں امام عالی مقام اور رسول خدا ہے۔ اللہ میاں ہمیں سمجھنے کی ہمت عطا کر کہ محرم ایک عام مہینہ نہیں ہے۔ محرم اپنے نفوس کو دیکھنے کا مہینہ ہے، ہمیں اپنے آپ کو جانچنے کا مہینہ ہے۔

ہم نبی نبی کرتے ہیں کیا ہم نے ایک سنت بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری کی ہے؟ اور ہم یہ کہیں نہ کہیں اس کو ماننا پڑے گا کہ ہم سے بہت سی غلطیاں ہوئی ہیں۔

ہم نے کربلا میں امام عالی مقام کی کوئی مدد نہیں کی۔ مدد تو خیر اللہ نہیں کرنی تھی اور آج پوری دنیا میں امام حسین علیہ السلام کا غم منایا جاتا ہے ان کے پیغام کو دہرایا جاتا ہے یزید کب کا ختم ہو چکا ہے۔

اس پر لعنت بھی کوئی نہیں بھیجتا ہے اور امام کا نام آج بھی روشن ہے اور وہ اس لیے ہے کہ یہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہیں۔ ہمیں محرم میں اپنے اختلافات کو ختم کرنا پڑے گا۔ بہت اختلافات جی لئے۔ برداشت کر لئے اب تو ایک جگہ متحد ہو جائیں کہ ٹوٹی پھوٹی لاغر امت مرحومہ جو بیساکھی پر بھی نہیں چل رہی ہے اس کو متحد ہونے کی ضرورت ہے۔

اور دیکھئے علامہ اقبال نے کتنا عرصہ پہلے پیغام دے دیا تھا کہ:

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اب لوح و قلم بہت بڑی بات ہے۔ لیکن علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کہہ رہے ہیں کہ یہ تو کچھ نہیں ہے میں تو تجھے "لوح و قلم چیز ہے کیا دونوں جہاں تیرے ہیں۔"

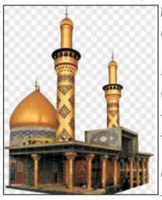

تو دونوں جہاں سے مطلب یہ ہے کہ "آپ کی پروردگار آخرت بھی سنوار دے گا اور دنیا بھی۔ تو یہ دامن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اہلبیت کا ہمیں پکڑنا ہے اور یہ رسی جو ہمیں نظر نہیں آ رہی لیکن ہمیں تلاش کرنی ہے۔

آمد محرم...... کیا وجہ ہے کہ اس مقدس مہینے کا چاند نظر آتے ہی مسلمانوں کے اندر ایک بے نام قسم کی دوری بیگانیت اور کشیدگی آ جاتی ہے وہ لوگ جو سال کے دس مہینے ساتھ رہتے ہیں۔ محرم کا چاند نظر آتے ہی ایسا لگتا ہے جیسے کہ سب سے دوری ہو گئی ہے یہ مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ دوری ہم نے خود ہی پیدا کی ہے اور ہم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل کو ایک مقدس مہینے میں ان کی عظمتوں کو یاد کر رہے ہیں یا ہم آپس میں لڑ رہے ہیں۔ مجھ کو تو لگتا ہے کہ ہم آپس میں لڑنے کی بجائے شاید ہم عالمی جنگ فتح کر رہے ہیں۔

ہم تو ایسی کشیدگی ظاہر کر رہے ہیں کہ جیسے یہ دنیا کی سب سے بڑی جنگ ہونے والی ہے۔ کیا وجہ ہے ہم نے کبھی سوچا ہے کہ وہ لوگ جو آپس میں مل کر 10 مہینے ساتھ رہتے ہیں ایک دوسرے کے گھر جاتے ہیں لیک سلیک رکھتے ہیں چاہے واجباً ہی کرتے ہیں لیکن کرتے تو ہیں۔ مگر جیسے ہی محرم کا چاند نظر آیا وہ ایک بے نام سی خلش، ایک بے نام سی دوری پیدا ہو جاتی ہے ان کے درمیان۔ میں بڑی حیران ہوں کہ میں نے بہت سوچا کہ مسلمان یہ کیا کر رہے ہیں۔

ہم تو پہلے ہی اس قدر فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ پہلے ہی پوری دنیا میں ذلت اور خواری ہمارا نصیب بن چکا ہے اور محرم آتے ہی ہم آپس میں بھی لڑنا شروع کر دیتے ہیں اور طاغوتی قوتوں کو ایک اور موقع دیتے ہیں کہ آو بھئی ہمیں مارو......

ہم تو بڑی بٹی ہوئی قوم ہیں، ہم تو ایسے ہیں کہ ہمارا نہ کوئی وجود ہے نہ ہماری کوئی عزت ہے کہ ہم نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پیغام پر بھی عمل نہیں کیا۔

ہم اپنے آپ کو "سنی" کہتے ہیں "شیعہ" کہتے ہیں۔ کیا سنیوں نے کبھی سوچا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے کیا؟

کیا شیعوں نے سوچا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو کس طریقے سے ایک دوسرے کے ساتھ رہنا ہے؟ اور کس طریقے سے اظہار یکجہتی کرنی ہے۔ بھائی آپ خدا کے واسطے باہر کے ملکوں میں رہنے والوں سے پوچھیں کہ عالمی سطح پر تو آپ ذلیل ہو چکے ہیں اتنے ذلیل ہو چکے ہیں کہ دنیا میں آپ کا کوئی وقار نہیں ہے اور آپ کی آنکھیں ابھی بھی نہیں کھولی ہیں۔

اب جو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے پیغام دے رہے ہیں تو وہ کیا کوئی ایک ایسا پیغام دے رہے ہیں کہ اللہ کی وحدانیت کو چھوڑ دو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کہنے پر عمل نہیں کرو! میں ایک نیا مذہب دے رہا ہوں تم کو اس کو پیروی کرو!

اگر تو یہ ایسا کہہ رہے ہیں تو ٹھیک ہے آپ امام عالی مقام حضرت امام حسین علیہ السلام کی مخالفت کریں یا تو مخالفت کس بات پر کریں۔

وہ تو کہہ رہے ہیں کہ میں تو اپنے نانا کا دین بچانے نکلا ہوں تو کیا ہمیں ایسے عظیم پیغام کی راہ میں پتھر ڈالنے چاہیے؟ ہمیں رکاوٹیں پیدا کرنی چاہیں؟ کیا ہم وہ جو عورت تھی جو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں رسی کا پھندہ ڈالتی تھی۔ کہیں ہم وہ پھندے ڈالنے کی کوشش تو نہیں کر رہے ہیں ایک دوسرے کے گلے میں۔

وہ عورت جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کچرا پھینکتی تھی کیا ہم اس طرح کی قوم ہیں۔ ہم کون سی قوم ہیں خدارا آنکھیں کھول لیں۔ یہ نہ ہو کہ یہ وقت بڑا ظالم ہے کسی کا ساتھ نہیں دیتا مسلمان تو ویسے ہی بڑے بے ذقت ہیں۔ آپ اس میں لڑ لڑ کے مر جائیں گے۔ باہر والوں کو تو آپ کو مارنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

کیا ہم نے اتباع رسول کی ہے۔ محمد، محبت اور محرم جو اتباع رسولؐ کر رہا ہے وہی تو سنت ہے۔ آپ نے کونسا کپڑا پہنا ہے، ہرا، لال یا کالا اس سے کوئی غرض نہیں۔ پکا مومن وہ ہے جو اتباع رسول کر رہا ہے۔ اگر آپ نے اپنے رسول کی اتباع کی تو آپ سب سے بڑے مومن ہیں۔ ہر مسلمان مومن ہے جو اتباع رسول کر رہا ہے۔ اور رسول کا واضح پیغام ہے کہ اللہ کی وحدانیت کی بات کرو اور اطاعت کرو۔

اللہ تعالیٰ نے بھی کئی جگہ کہا ہے کہ میری اور میرے نبی کی اطاعت کرو۔ نبی کریم کا بھی یہی پیغام تھا۔ ہم سب سنی ہیں کیونکہ ہم سنت پر عمل کرتے ہیں اور اہل بیت کی پیروی کرتے ہیں کیونکہ رسول خدا نے اہلبیت سے پیار کیا ہے۔ ہم اس غم کو مان رہے ہیں جو رسول خدا کے نواسوں کا غم ہے۔ ان کے خاندان کا غم ہے۔

دیکھیں یہ محرم کے آتے ہی مسلمانوں میں ایک بے نام لائن کھینچ جاتی ہے۔ فرق پڑ جاتا ہے یہ ایسا کیوں ہے۔ ہم سب سنی ہیں کیونکہ ہم اہل بیت کو چاہتے ہیں اور اہل بیت کو پیار کرنا سنت رسول ہے۔ خدا کیلئے اب جھگڑوں کو چھوڑیں اور ہم سب صرف مسلمان بن جائیں کیونکہ ہم سب اللہ اور اس کے رسول کو مان رہے ہیں۔

□□□

مغربی ایشیا میں ہندوستان کا ممکنہ کردار

اسد مرزا

ایران اور اسرائیل کے درمیان نام نہاد '12 روزہ جنگ' ایک اہم واقعہ کے طور پر تحریر کی جائے گی جس نے ہندوستان کو مغربی ایشیائی جغرافیائی سیاست کے بدلتے ہوئے حالات میں اپنے مقام اور مقصد پر نظر ثانی کرنے کے لیے مجبور کیا۔ نئی دہلی کے لیے یہ کوئی دور کی بات نہیں تھی۔ یہ ایک ایسا لمحہ تھا جس نے اس کی کمزوریوں اور اس خطے کی تقدیر کو تشکیل دینے کی اس کی پوشیدہ صلاحیت دونوں کو روشن کیا جو کبھی اس کے بنیادی مفادات کے لیے ضروری سمجھا جاتا تھا۔

اس کے باوجود، جو چیز شک سے بالاتر ہے وہ یہ ہے کہ مغربی ایشیائی تنازعات میں ایک نیا مرحلہ شروع ہو چکا ہے، جس میں بے مثال یکطرفہ پن اور قوانین پر مبنی بین الاقوامی نظام کے واضح کٹاؤ کا نشان ہے۔ ایران-اسرائیل تنازعہ کے بعد کے مراحل میں امریکی حملوں نے مغربی ایشیا میں واشنگٹن کی پائیدار فوجی بالادستی کی وحشیانہ یاد دہانی کا کام کیا۔ اسرائیل، اپنی طرف سے، اس کو اتحاد کی سیاست کے طور پر نہیں بلکہ ایک وجودی ضرورت کے طور پر دیکھتا ہے۔ جو اس کی سلامتی کے حساب کتاب پر حکمرانی کرنے والی بے لگام منطق کا عکس ہے۔

اس کے باوجود، حتیٰ کہ اسرائیلی جیٹ طیاروں نے ایرانی فضائی حدود کو بغیر کسی مشکل کے نشانہ بنایا، لیکن اس کے نتیجے میں علاقائی طاقت کا فیصلہ از سر نو تشکیل نہیں ہو سکا۔ ایران، اگرچہ اتنا متحرک نظر نہیں آ رہا ہے جتنا کے اسے ہونا چاہیے تھا لیکن اس کے باوجود آئی اے ای اے نے خبردار کیا ہے کہ وہ مہینوں میں یورینیم کی افزودگی دوبارہ شروع کر سکتا ہے۔ اسرائیل سفارتی طور پر الگ تھلگ دکھائی دیتا ہے۔

پاکستان کے غیر متزلزل رویے کے برعکس۔ جس میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی نوبل امن انعام کے لیے غیر حقیقی نامزدگی بھی شامل تھی، ہندوستان نے پختگی اور تحمل کا مظاہرہ کیا۔ یہ رویہ نئی دہلی کے اسٹریٹجک کلچر میں ایک گہرے ارتقاء کی عکاسی کرتا ہے، جو ایک ٹوٹے ہوئے جغرافیائی سیاسی ماحول میں ابہام، وقت اور غیر لکیری پاور پروجیکشن کی اہمیت کو تسلیم کرتی ہے۔

اس کے باوجود، ہندوستان کو جو سب سے اہم سبق حاصل کرنا چاہیے وہ یہ ہے: اس غیر مستحکم علاقے میں اسٹریٹجک کامیابی سخت طاقت، ذہانت کی درستگی اور سفارتی چستی کی ترکیب کا تقاضا کرتی ہے۔ اسرائیل کی مہم، جو غزہ سے لبنان تک پھیلی ہوئی تھی اور ایران تک پہنچی تھی، ایک کیس اسٹڈی تھی جسے 'اسٹریٹجک سینیٹائزیشن' کہا جا سکتا ہے۔ اور جیسا کہ یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے، کوئی بھی علاقائی اداکار حتیٰ کہ اسرائیل یا ایران بھی نہیں۔ طویل مدتی جنگ کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے معاشی تقاضے اس ملک کی اندرونی معیشت پر بھی گہرا اور منفی اثر مرتب کر سکتے ہیں۔

اس طوفان کے درمیان، چین نے ایک کم پروفائل رویے کو اپنایا، جسے بہترین طور پر ڈپلومیٹک minimalism کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔ بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو (BRI) کے ذریعے ایران کے ساتھ گہری اقتصادی تعلقات کے باوجود، بیجنگ کا ردعمل تناؤ میں کمی کے لیے رسمی مطالبات تک محدود تھا۔ اس رویے نے ایک مرکزی سچائی کا انکشاف کیا: صرف بنیادی ڈھانچہ اثر نہیں رکھتا۔ مغربی ایشیا جیسے خطوں میں، ساکھ کے بغیر موجودگی ایک کھوکھلا اثاثہ ہے۔

ہندوستان کے لیے یہ پیش رفت انتباہ اور وعدہ دونوں کے ساتھ ہے۔ مغربی ایشیا میں اثر و رسوخ کا مقابلہ اب صرف ہتھیاروں کے زور پر نہیں بلکہ اعتماد، تجارت اور تزویراتی دور اندیشی کے صبر سے جمع ہے۔ اس تھیٹر میں، ہندوستان کی اپنی روایت - جس کی جڑیں غیر صف بندی، عملی مصروفیت، اور استحکام کی تلاش میں ہیں - کوئی مطابقت ملتی ہے۔ پھر بھی، آگے کے راستے کی وضاحت ایک واضح انتخاب سے ہوتی ہے: ہندوستان یا تو چین کے تنگ نظر، اکنامکس کے ماڈل کی پیروی کر سکتا ہے، یا وہ اپنا راستہ خود طے کر سکتا ہے جو سفارتی ذمہ داری اور اسٹریٹجک گہرائی کے ساتھ تجارتی مفادات کے انضمام کو ترجیح دیتا ہے۔

> **ندائے حق**
>
> "اسرائیل اور ایران کے حالیہ تصادم نے ہندوستان کو خطے میں استحکام لانے والی قوت کے طور پر کام کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ خلیجی ریاستوں سے لے کر ایران اور اسرائیل تک اچھے تعلقات رکھنے والے ہندوستان کو ایسا کرنے کا ایک اچھا موقع دستیاب ہے۔ یہ کاوش ہندوستان کی اپنی معاشی خواہشات کو پورا کرنے کے علاوہ اسے ایک قابل اعتماد علاقائی طاقت کے طور پر ابھرنے میں بھی مدد دے گا۔"

چابہار بندرگاہ اور بین الاقوامی شمال جنوب ٹرانسپورٹ کوریڈور (INSTC) جیسے اقدامات اس نقطہ نظر کی مثال دیتے ہیں۔ انہیں محض بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا، بلکہ فعال سفارت کاری، پائیدار علاقائی تعلقات، اور جب ضروری ہو، قابل اعتماد سیکورٹی کی یقین دہانیوں کے ذریعے ان کی بنیاد رکھی جانی چاہیے۔ صرف اس جامع حکمت عملی کو اپنانے سے ہی ہندوستان مغربی ایشیا میں ایک مستحکم اور بااثر قوت کے طور پر اپنی صلاحیتوں کا صحیح معنوں میں ادراک کر سکتا ہے۔

'12 روزہ جنگ' کے تناظر میں، ہندوستان کے پاس نئے مواقع موجود ہیں۔ خطے میں خود کو ایک ذمہ دار، غیر جانبدار اداکار کے طور پر ظاہر کرنے کے لیے واشنگٹن، بیجنگ، یا یہاں تک کہ تل ابیب کے برعکس، نئی دہلی بہت کم تاریخی خامیاں رکھتا ہے اور تمام اہم اداکاروں: ایران، اسرائیل، خلیجی بادشاہتوں اور مغرب کے ساتھ کام کرنے والے تعلقات بھی رکھتا ہے۔

یہ نایاب پوزیشننگ ہندوستان کو ایک توازن رکھنے والے سے زیادہ کام کرنے کی صلاحیت فراہم کرتی ہے۔ ہندوستان کو سیکٹرل معاہدوں (توانائی، سیکورٹی، ہجرت) اور ٹارگٹڈ دوطرفہ فریم ورک پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے، جبکہ ہندوستان- مشرق وسطی- یورپ اقتصادی راہداری (آئی ایم ای سی) پر تیزی سے عمل درآمد کرنا چاہیے۔ مزید برآں، خاموش بیک چینل ڈپلومیسی، تیز رفتار ردعمل کی صلاحیتیں، اور حقیقی وقت کے اسٹریٹجک مواصلات کو نئی دہلی کے نقطہ نظر کی وضاحت کرنی چاہیے۔

چونکہ خطہ مزید کشیدگی اور عارضی سفارتکاری کے درمیان بتلا ہے، نئی دہلی کا پردے کے پیچھے کا کردار بھی فیصلہ کن ثابت ہو سکتا ہے۔ اسے واشنگٹن اور تہران کے درمیان بات چیت میں سہولت فراہم کرنے کے لیے اپنی سٹریٹجک خود مختاری کا فائدہ اٹھانا چاہیے، جو کہ JCPOA کے جانشین کی وکالت کرتا ہے جس میں ایران کی جائز اقتصادی خواہشات کو پورا کرتے ہوئے سخت حفاظتی اقدامات شامل ہوں۔

خلیج کے ساتھ بڑھتی ہوئی توانائی اور اقتصادی باہمی انحصار کے ساتھ، ہندوستان ریاض اور ابوظہبی کو ایران کے جوہری پروگرام کی طویل مدتی غیر عسکریت پسندی کے بارے میں یقین دلانے کے لیے موزوں کردار ادا کر سکتا ہے۔ ایسا کرنے میں، یہ ایک 'سفارتی پل' کے طور پر کام کر سکتا ہے جو ایک ایسے فریم ورک کو ترتیب دینے میں مدد کرتا ہے جہاں پابندیوں میں ریلیف کو قابل تصدیق جوہری تحمل سے ملایا جاتا ہے۔

مستقبل کے حوالے سے دو اقدامات اس کردار کو مضبوط کرنے میں مدد کر سکتے ہیں:

(۱) چابہار بطور مشترکہ اثاثہ: چابہار بندرگاہ کو بین الاقوامی بنا کر- دیگر علاقائی اور عالمی اسٹیک ہولڈرز جیسے کہ کچھ وسطی ایشیائی ممالک اور یورپی شراکت داروں کو گورننس اور آپریشنز میں شرکت کی دعوت - نئی دہلی اسے اسٹریٹجک کوششوں سے ایک غیر جانبدار، کثیر القومی مرکز میں تبدیل کر سکتا ہے۔ اس سے پاکستان کی رکاوٹ پرستی کا متبادل پیش کرتے ہوئے چینی اثر و رسوخ کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے، اور بھارت کو ایک غیر مستحکم جغرافیہ میں ایک مستحکم قوت کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔

(۲) نئی ویسٹ ایشیا کرائسز ڈپلومیسی ٹاسک فورس کی تشکیل: ہندوستان کو ایک کثیر ایجنسی یونٹ کے قیام کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا چاہیے۔ جس میں وزارت خارجہ، وزارت داخلہ، وزارت دفاع، انٹیلی جنس ایجنسیوں، اور نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے نمائندے ہوں گے۔ اس طرح کی ٹاسک فورس اس بات کو یقینی بنائے گی کہ جب اگلا فلیش پوائنٹ سامنے آئے تو ہندوستان فعال کردار ادا کر سکے۔

ہندوستان کا بڑھتا ہوا کردار- خلیج عرب، بحر ہند، اور جنوب مشرقی ایشیا کو ایک ساتھ کر سکتا ہے۔ اب انتخاب کا معاملہ نہیں بلکہ اسٹریٹجک ضرورت ہے۔ ایران- اسرائیل جنگ نے توانائی کی راہداریوں کی نزاکت، تارکین وطن کی اہمیت اور علاقائی کشیدگی کے غیر متوقع ہونے پر زور دیا۔ چونکہ ایرانی آسمانوں اور سمندری راستوں پر زبردست طاقت کے مقابلے جاری ہیں، مغربی ایشیا زیادہ مستحکم ترتیب کی تشکیل کے لیے ہوشیار سفارت کاری کی مداخلت کا منتظر ہے۔ لہٰذا، ہندوستان ایک جانب خاموش کھڑا نہیں رہ سکتا۔ وہ خاموش، لیکن ساتھ ہی ایک بااثر حکمت عملی والا رویہ اختیار کر سکتا ہے جو کہ خطے میں امن قائم کرنے کے علاوہ علاقائی طور پر ہندوستان کی اس دیرینہ خواہش کو پورا کر سکتا ہے کہ وہ علاقائی رہنما / طاقت کے طور پر دیکھا جائے۔ اس کے لیے صرف اپنے مقصد کے لیے ایک واضح اور طویل مدتی حکمت عملی وضع کرنا نہایت ضروری ہے۔

(مضمون نگار سینئر سیاسی تجزیہ نگار ہیں، ماضی میں وہ بی بی سی اردو سروس اور خلیج ٹائمز دبئی سے بھی وابستہ رہ چکے ہیں۔ رابطہ کے لیے: (www.asadmirza.in

OOO

الیکشن کمیشن کے فرمان کا سب سے زیادہ نقصان مہادلت طبقے کا ہوگا

عبیداللہ ناصر

اگر کسی کو یہ غلط فہمی ہے کہ بہار میں ووٹر لسٹ کی تجدید کا جو سلسلہ الیکشن کمیشن نے شروع کیا ہے اور 2003 کے بعد کے ووٹروں سے جو دستاویز طلب کئے گئے ہیں ان کی عدم فراہمی کی صورت میں سب سے زیادہ نقصان مسلم ووٹروں کو اٹھانا پڑے گا تو انہیں بہار کی زمینی صورت حال اور وہاں کے سماجی ماحول کو از سر نو سمجھنا ہوگا۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ مودی حکومت نے جب سے ہی شہریت جیسے حساس مسئلہ کو کھڑا کرنا شروع کیا ہے اور مسلمانوں کو اس کا نشانہ بنایا ہے تبھی سے مسلمان چوکنا ہو گیا ہے اور اس نے ہر ممکن طریقے سے ضروری کاغذات حاصل کر لئے ہیں اس سلسلہ خود میرے گاؤں میں جن کے آباؤ اجداد برسوں پہلے گاؤں چھوڑ کر جا چکے تھے ان کے بھی پوتے پر پوتے تک گاؤں آ کر یہاں کی رہائش جیسے گھر زمین بھلے ہی فروخت ہو چکی ہے مگر اس کے پرانے کاغذات تحصیل یا ضلع مال خانے سے نکلوا کر لے گئے ہیں۔ اس کا سب سے برا اثر بہار کے مہا دلت اور دلت ووٹروں پر پڑیگا جنکے پاس جائیداد کے نام پر صرف ایک جھونپڑی ہے جس کا کوئی کاغذ ان کے پاس نہیں ہے جو اکثر سیلاب میں بہہ جاتی ہے اور انہیں نقل مکانی کرنی پڑتی ہے۔ ایک موقر انگریزی اخبار نے ایک سروے شائع کیا ہے جس کے بموجب صرف دلت مہادلت اور، مسلمان ہی نہیں الیکشن کمیشن کی اس کارروائی سے اعلی ذاتوں برہمن ٹھاکر بھومھر اور کائستھ برادریوں کے لوگ بھی ڈرے ہوئے ہیں دوسری جانب الیکشن کمیشن خود کنفیوژن کا شکار لگتا ہے۔ بہار کے چیف الیکٹورل افسر بڑے بڑے اشتہارات کے ذریعہ کچھ کہتے ہیں اور دہلی میں چیف الیکشن کمشنر اس کا بالکل الٹا بیان جاری کرتے ہیں لیکن ایک بات واضح ہے کہ کمیشن اپنے احکام پر قائم ہے اب سارا دارومدار سپریم کورٹ پر ہے مگر ایمانداری کی بات یہ ہے کہ عوام کو اس سے بھی کوئی خاص امید نہیں ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یا تو فیصلہ کمیشن کے حق میں آئے گا یا معرض التوا میں چلا جائے گا اور کمیشن اپنی من مانی میں کامیاب رہے گا۔ ہندوستان کے غریب سے غریب کمزور سے کمزور شخص کے پاس آئین کا دیا ہوا ووٹ دینے کا اختیار ہے جسے کسی کو بھی چھیننے کا حق نہیں ہے ہندستان کا ہر بالغ بھلے ہی اس کے پاس کوئی کاغذ ہو یا نہ ہو ووٹ دینے کا حقدار ہے۔ الیکشن کمیشن کا آئینی فرض ہے کہ وہ ہر ووٹر کو آسانی سے ووٹ دینا یقینی بنائے نہ کہ اس کی راہ میں روڑے اٹکائے۔ ایک اندازے کے مطابق الیکشن کمیشن کے اس تغلقی فرمان سے 20 تا 25 فیصدی جائز ووٹر ووٹ دینے سے محروم ہو سکتے ہیں رہ گیا شہریت کا معاملہ تو اس کے تعین کا اختیار الیکشن کمیشن کو نہیں ہے۔

ہریانہ کے بعد مہاراشٹر اسمبلی الیکشن میں ووٹر لسٹ میں کی گئی مبینہ ہیر پھیر اور اس کے بعد ووٹوں کی تعداد میں ۲۱ تا ۵۱ فیصدی اضافہ اور پھر بی جے پی کی ہاری ہوئی بازی کو جیت میں بدل دینے کے الزام اور راہل گاندھی کے ٹھوس ثبوتوں کے ساتھ پیش کی گئی عذر داری کا ہوا ہوائی جواب دے کر الیکشن کمیشن نے اپنی پہلے سے ہی برباد ہو چکی ساکھ کو اور مٹی میں ملا دیا تھا۔ اس بدنامی اور بد اعتمادی پر شاید اب بھی اس کا دل نہیں بھرا تھا اس لئے بہار اسمبلی الیکشن کے لئے نئی ووٹر لسٹ تیار کرنے کا جسے خصوصی گہری نظر ثانی (اسپیشل انٹینسیو ریویزن) نام دیا ہے تغلقی فرمان جاری کر دیا۔ یہ دراصل مودی حکومت کی پرانی اسکیم شہریت کا قومی رجسٹر تیار کرنے کی سازش کی جانب ایک قدم ہے کیونکہ جب اس اسکیم کا اعلان ہوا تھا تب اس کی زبردست مخالفت ہوئی تھی دہلی کے شاہین باغ اور لکھنؤ میں گھنٹا گھر جیسا تاریخی احتجاج ہوا تھا اور حکومت کو اپنا قدم پیچھے ہٹانا پڑا تھا مگر وہ اسکیم ختم نہیں ہوئی تھی اب الیکشن کمیشن کے ذریعہ اسے بہار میں نافذ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اس کے بعد پورے ملک میں ہی یہ نافذ ہوگی۔ اس پورے عمل کا واحد مقصد زیادہ سے زیادہ مسلمانوں دلتوں اور ادی باسیوں کو انتخابی عمل سے دور رکھنا ہے تاکہ ملک کو ہندو راشٹر بنانے کا جو سنہری موقعہ اس وقت آر ایس ایس کے ہاتھ میں آیا ہے وہ رائیگاں نہ جائے۔ ہندوستان کا الیکشن کمیشن دنیا کے بہترین الیکشن کمیشنوں میں شمار ہوتا تھا اس نے صرف ہندوستان ہی نہیں اور بھی کئی نو آزاد ملکوں میں چناؤ کرائے ہیں تھوڑی بہت الزام تراشیاں ضرور ہوتی رہیں لیکن عمومی طور سے کمیشن کی ساکھ برقرار رہی تھی لیکن مودی کے برسر اقتدار آنے کے بعد جس طرح تمام آئینی اداروں میں سنگھ کی شاکھاؤں سے نکلے یا اس کے نظریہ کے حامی لوگوں کو بٹھا کر ان کی خود مختاری ایمانداری غیر جانبداری اور آئینی تقاضوں سے وابستگی ختم کی گئی الیکشن کمیشن اس کا سب سے بڑا شکار اور جیتی جاگتی مثال بن گیا ہے۔ اگر الیکشن کمیشن کو اپنے قابو میں رکھنے کا منشا نہ ہوتا تو سپریم کورٹ کی ہدایت کو قانون بنا کر رد کرنے اور کمیشن کی تشکیل کے لئے بنائی گئی تین رکنی کمیٹی سے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو ہٹا کر اس میں مرکزی وزیر داخلہ کو نہ شامل کیا جاتا اس طرح حکومت نے اس تین رکنی کمیٹی میں اپنے دو رکن شامل کر کے اپوزیشن کے لیڈر کی موجودگی کو محض شو پیس بنا دیا ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ سپریم کورٹ کے ہی فیصلہ کو اس طرح دھتا بتانے والے فیصلہ کے خلاف بنے قانون کی آئینی جانچ کے لئے دائر اپیل کو سپریم کورٹ آج تک معرض التوا میں ڈالے ہوئے ہے اور مودی جی ڈنکے کی چوٹ پر من مانی کر رہے ہیں۔

الیکشن کمیشن کے اس اعلان کے بعد ہی سبھی سیاسی پارٹیاں سراپا احتجاج بنی ہوئی ہیں ان کا یہ سوال بالکل حق بجانب ہے کہ اگر 2024 کے پارلیمانی الیکشن کی ووٹر لسٹ پر اتنی جلد نظر ثانی کی ضرورت کیوں پیش آ گئی اور اگر وہ ووٹر لسٹ مشکوک تھی تو 2024 کا پارلیمانی چناؤ بھی غلط ہوا اسے کالعدم قرار دیا جانا چاہئے مگر اقتدار کا نشہ کوئی دلیل کب سنتا ہے اس سے بھی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ الیکشن کمیشن نے ووٹر لسٹ میں شمولیت کی اہلیت کے لئے حکومت کے جاری کردہ ادھار کارڈ سمیت تمام دستاویزوں کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے ادھار کارڈ تو پارلیمنٹ سے منظور شدہ قانون کے ذریعہ جاری کے گئے تھے الیکشن کمیشن کیا پارلیمنٹ سے بھی اوپر ہو گیا جو وہ اس کارڈ کو بھی تسلیم کرنے سے انکار کر رہا ہے اس کے علاوہ پہلے سے جاری ہوا ووٹر کارڈ راشن کارڈ ڈرائیونگ لائسنس منریگا کارڈ وغیرہ بھی قابل قبول نہیں ہوں گے ہاں پاسپورٹ قبول کیا جائے گا لیکن کیا پاسپورٹ بغیر ادھار کارڈ کے بن جاتا ہے اتنا معمولی سا سوال بھی کمیشن کے ارباب حل و عقد کی سمجھ میں نہیں آتا۔ 2003 کے بعد بنے ووٹروں کو اپنی شہریت ثابت کرنے کے لئے نہ صرف اپنی تاریخ اور جائے پیدائش کا سٹوفکیٹ دینا ہوگا بلکہ اپنے والدین کا برتھ سٹوفکیٹ بھی دینا ہوگا۔ الیکشن کمیشن نے اپنے نئے فرمان میں اپنی شہریت ثابت کرنے کی ذمہ داری ووٹروں پر ڈالی ہے جو مسلمہ قانونی اصولوں کے خلاف ہے اور متعدد عدالتیں بارہا یہ کہہ چکی ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی کی شہریت پر سوال اٹھاتا ہے تو اسے ثابت کرنا اسی کی ذمہ داری ہوگی نہ کہ مذکورہ شخص کی لیکن کمیشن اس عدالتی قانونی اصول کو بھی نظر انداز کر رہا ہے جن تعلیمی دستاویزوں کو تسلیم کرنے کی بات کہی گئی ہے وہ ایک مزاق سے کم نہیں ہے کمیشن کو یہ فرمان جاری کرنے سے پہلے سرکاری ریکارڈوں سے تعلیم کے میدان کی حقیقت جان لینی چاہیے تھی تب انہیں پتہ چل جاتا کہ بہار تعلیم کے معاملہ میں کتنا پچھڑا ہوا ہے اور مذکورہ دستاویز دینا ممکن ہی نہیں ہے۔ الیکشن کمیشن نے اپنے تغلقی فرمان کے ذریعہ بہار کے قریب آٹھ کروڑ ووٹروں میں سے نصف سے زائد کو صرف ایک مہینہ میں اپنی شہریت ثابت کرنے کا حکم دیا ہے اس مدت میں سے قریب ایک ہفتہ گزار چکا ہے اور بہار کے لوگوں کے بموجب ابھی تک ان کے پاس بوتھ لیول افسران (بی ایل او) مذکورہ فارم لے کر نہیں پہنچے ہیں۔ جولائی کا مہینہ نئے تدریسی سال کے آغاز کا ہوتا ہے اسکولوں میں بچوں کے داخلے وغیرہ کا عمل ہوتا اس مہینہ اساتذہ کو مذکورہ ڈیوٹی پر لگانا بچوں کی تعلیم کے ساتھ بھی کھلواڑ کرنا ہے مگر کون سنتا ہے فغان درویش ویسے اطلاعات تو یہ بھی آ رہی ہیں کہ اس کام میں آر ایس ایس کے کارکنوں کو بھی لگایا گیا ہے یا رضا کارانہ طور پر وہ یہ کام کر رہے ہیں ظاہر ہے اس کا سب سے بڑا مقصد مخالف ووٹروں خاص کر مسلمانوں اور دلتوں کے ناموں کو کاٹنا اور حامی ووٹروں کے نام بڑھانا ہے آر ایس ایس والے یہ کام ہمیشہ کرتے ہیں چاہے رضا کار کے طور پر ہو چاہے سرکاری عملہ جو اس کے نظریات کا حامی ہے وہ سب یہ کام ہمیشہ کرتے رہے ہیں در اصل انتخابی بدعنوانی کا سلسلہ ہی ووٹر لسٹ کی تیاری سے شروع ہوتا ہے۔

حیرت انگیز طور پر بی جے پی ہی نہیں نتیش کمار کی جنتا دل (یو) اور این ڈی اے میں شامل کوئی پارٹی اس خطرناک فرمان کے خلاف آواز نہیں اٹھا رہی ہے صاف ہے کہ انہیں اس میں سیاسی فائدہ دکھائی دے رہا ہے جبکہ اپوزیشن نے اسکے خلاف تحریک شروع کرنے کا اعلان کیا ہے اور ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارم (اے ڈی ار) نے سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا ہے مگر مودی حکومت کی منشا کو دیکھتے ہوئے کمیشن اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے گا اس کا امکان کم ہی ہے۔

پرانے لکھنؤ کے سعادت گنج میں واقع درگاہ حضرت عباس احاطے میں 11 محرم کو منظر کربلا کا جلوس نکالا گیا۔

مفتی گنج میں واقع امام آباد میرن صاحب میں یوم زین العابدین منایا گیا

شہدائے کربلا کی مجلس سوئم آج

لکھنؤ: انجمن زائرین کے تحت شہدائے کربلا کی مجلس سوئم 8 جولائی بروز منگل کربلا شاہ نصیر الدین حیدر ڈالی گنج میں شام 5 بجے ہوگی۔ مجلس کو حجۃ الاسلام مولانا مرزا رضا عباس پرنسپل حوزۂ علمیہ جامعۃ التبلیغ خطاب کریں گے۔ مجلس سے قبل نایاب وشکیل سوز خوانی کریں گے۔ مومنین سے شرکت کی گذارش ہے۔

شاہ نجف امام باڑے سے برآمد ہوا دسویں محرم کا جلوس

لکھنؤ: (نامہ نگار) گزشتہ سال کی طرح امسال بھی، حسین اباد الائیڈ ٹرسٹ کی جانب سے دسویں محرم کو روایتی جلوس پورے شان و شوکت کے ساتھ شاہ نجف امام باڑے سے برامد ہو کر کربلا ملکہ آفاق (غاروالی کربلا) پہنچ کر اختتام پذیر ہوا۔ جلوس حضرت گنج کے شاہ نجف امام باڑہ سے شروع ہو کر نیشنل پی جی کالج، ہوٹل کلارک اودھ، گلوب پارک کراسنگ، شہید اسمارک، دریا والی مسجد کے سامنے، پکا پل سے ہوتا ہوا کھدرا واقع کربلا ملکہ آفاق (غاروالی کربلا) لے جایا گیا۔ جلوس میں ضریح، ہاتھی، اونٹ، ذوالجناح اور روایتی بینڈ شامل تھے۔ بینڈ ماتمی دھنیں بجا رہے تھے۔ جس کی وجہ سے عاشور کا ماحول مزید غمگین اور سوگوار ہو گیا۔

کربلا قیامت تک ظلم کے خلاف جدوجہد کی ترغیب دیتا رہے گا: اشتیاق قادری

لکھنؤ: مدرسہ شیخ العالم صابریہ چشتیہ حق پلازہ ابرار نگر میں دس روزہ ذکر شہداء کربلا کی آخری مجلس کا انعقاد شاہ محمد علی عارف عرف صبو میاں سجادہ نشین درگاہ حضور شیخ العالم وبانی مدرسہ ہٰذا کی سرپرستی میں ہوا جب کہ صدارت ناظم ادارہ حاجی محبوب عالم صدیقی نے کیا قیادت پیر طریقت قاری غوث احمد شمسی نے کیا۔ مولانا محمد نسیم قادری، نور الزماں عثمانی وغیرہ نے نعت و منقبت کا نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ مقرر خصوصی علامہ اشتیاق احمد قادری نے کہا کہ دس محرم یوم عاشورہ کا دن وہ تاریخی دن ہے جب اس دن امام حسین نے تاریخ کو ایک نیا رخ دیا تھا واقعہ کربلا میں امام حسین کی شہادت نے تاریخ اسلام پر گہرے اثرات مرتب کیے اور حق و باطل کے درمیان ایک واضح لکیر کھینچ دی۔ واقعہ کربلا جو 10 محرم الحرام 61 ہجری کو پیش آیا ایک ایسا المیہ تھا جس نے نہ صرف مسلمانوں بلکہ پوری انسانیت کو متاثر کیا امام حسین نے یزید کی بیعت سے انکار کر کے حق و صداقت کا راستہ اختیار کیا اور اپنے خاندان اور اصحاب کے ساتھ شہادت پائی۔ اس شہادت نے تاریخ کا دھارا بدل دیا اس نے مسلمانوں کو یہ سبق دیا کہ ظلم کے سامنے ڈٹ جانا اور حق کا ساتھ دینا کتنا ضروری ہے واقعہ کربلا نے تاریخ میں ایک ایسا نشان چھوڑا جو آج بھی مسلمانوں کو ظلم کے خلاف جدوجہد کی ترغیب دیتا ہے۔ امام حسین کی شہادت نے اسلام کی حقیقی تعلیمات کو زندہ رکھا اور مسلمانوں کو یہ یاد دلایا کہ حق کی خاطر قربانی دینا کتنی بڑی بات ہے۔ اس واقعے نے مسلمانوں میں ایک نیا جذبہ پیدا کیا اور انہیں ظالم حکمرانوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے کی ہمت دی۔ لہٰذا یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ دس محرم کو امام حسین نے تاریخ بدل دی اور اس دن کی شہادت نے تاریخ اسلام پر گہرے نقوش چھوڑے۔ اس موقع پر قاری محمد صدیق قادری، مولانا محمد نسیم قادری، مولانا اجمل حسین صابری کے علاوہ ادارہ کے طلبا و اہالیان محلہ موجود رہے پروگرام کا اختتام صلوٰۃ و سلام اور علامہ اشتیاق احمد قادری صاحب کی دعا پر ہوا۔

مولانا ابوبکر نعیمی کے انتقال پر تعزیت

لکھنؤ: ٹیچرس ایسوسی ایشن مدارس عربیہ اتر پردیش کے جنرل سکریٹری دیوان صاحب زماں نے مدرسہ سراج العلوم لطیفیہ جگدیش پور ضلع امیٹھی کے سابق پرنسپل اور مدرسہ فاطمہ زہرا للبنات کے بانی و سربراہ اعلیٰ مولانا ابوبکر نعیمی کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس خبر سے دل غمزدہ ہے وہ فعال نیک اور قوم کا درد رکھنے والے عالم تھے ٹیچرس ایسوسی ایشن مدارس عربیہ یوپی سے بھی ان کی مخلصانہ وابستگی تھی ان کے انتقال سے قوم کے ساتھ ایسوسی ایشن کا بھی ناتلافی خسارہ ہوا ہے۔ ایسوسی ایشن کی طرف سے ان کے اہل خانہ کو تعزیت پیش ہے اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب کریم کے صدقے مولانا مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور اہل خانہ کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

فیض نبی ہال دوبگا میں یوم حسینؓ و نعت و منقبت کا انعقاد

لکھنؤ: (پریس ریلیز) مرکزی سیرت صحابہ کمیٹی کے زیر اہتمام فیض نبی ہال وقف نور جہاں بیگم ہردوئی روڈ دوبگا میں یوم حسین و مشاعرہ نعت و منقبت کا انعقاد حسین الدین خان بلون کی سرپرستی و حافظ سید وصی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی کے طور پر ڈاکٹر مخمور کاکوروی و معید رہبر لکھنوی نے شرکت کی۔ نظامت کے فرائض خلیل اختر نے انجام دئے۔ مولانا مہدی حسن فہمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ حضرت حسین کی شہادت وہ شہادت ہے جو ہمیں تاقیامت یہ درس دیتی رہے گی کہ جب بھی اللہ کی راہ میں جان و مال خرچ کرنے کی بات آئے ہمیں کبھی پیچھے نہیں رہنا چاہیے اور کسی بھی صورت میں نماز اور صبر کا دامن نہیں چھوڑنا چاہئے - دوسرے مقرر مولانا کفیل احمد صدیقی نے کہا شہیدوں کا مرتبہ بہت بلند ہے رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کے دونوں نواسے جنت میں نوجوانوں کے سردار ہیں- شعراء میں ڈاکٹر مخمور کاکوروی، معید رہبر لکھنوی، خلیل اختر لکھنوی، ساحل عارفی، مولانا مہدی حسن فہمی، جلال لکھنوی، صاحبان بیاض میں محمد مشیر، محمد اسامہ، محمد عرشی نے نعت و منقبت کا نذرانہ پیش کیا۔

مولانا جعفر مسعود نے اپنی صلاحیتوں کو ندوہ کے لئے وقف کر دیا تھا

تعمیر حیات کی خصوصی اشاعت کی تقریب رسم اجراء میں مولانا بلال حسنی ندوی کا خطاب

لکھنؤ (صحافت بیورو) سابق ناظر عام دارالعلوم ندوۃ العلماء مولانا جعفر مسعود حسنی ندویؒ کی یاد میں پندرہ روزہ تعمیر حیات کی خصوصی اشاعت کا آج آج دارالعلوم ندوۃ العلماء میں بعد نماز عصر ہوا۔ اس موقع پر منعقد تقریب کی صدارت ناظم ندوۃ العلماء مولانا سید بلال عبدالحی حسنی ندوی نے کی جبکہ نظامت کے فرائض معاون مدیر تعمیر حیات مولانا عمیر الصدیق ندوی نے انجام دیئے۔ اس موقع پر مولانا بلال عبدالحی حسنی ندوی نے مولانا جعفر مسعود کی للّٰہیت، فکر آخرت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس تیزی سے کام نمٹانا چاہتے تھے کہ لگتا تھا کہ کسی نے صور پھونک دیا ہو کہ وقت کم ہے۔ ان کا دل دنیا سے بالکل اچاٹ سا ہو گیا تھا اور سچی بات یہ ہے کہ قرآن مجید میں جو بات کہی گئی ہے کہ رجال صدقوا ماعاھدوا اللہ علیہ اس پر پوری طرح سے عمل پیرا ہو کر انھوں نے دکھایا، لگتا تھا کہ انھوں نے کمر باندھ لی ہے اور یہ طے کر لیا ہے کہ اب جو بھی وقت ہے وہ اسی میں گذارنا ہے کہ امت کو کیسے آگے بڑھایا جائے کیسے رہنمائی کی جائے اور خاص طور سے ندوۃ العلماء کے لیے جو انھوں نے کوششیں کیں اس اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے اندر ایک جذبہ پیدا ہو گیا تھا کہ شاید اس انداز سے پہلے کسی نے محسوس نہ کیا ہو، ناظر عام بننے کے بعد انھوں نے اپنی صلاحیتوں کو جس طرح ادارہ کے لیے نچھاور کر دیا، قربان کر دیا، یہ تاریخ کا ایک حصہ ہے انھوں نے اپنی صلاحیتوں کو ندوہ کی ترقی کے لیے وقف کر دیا تھا۔ مولانا عمیر الصدیق نے مولانا جعفر صاحب کی صفات و خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی جدائی پر حسرتوں کا اظہار کیا۔ نشست میں ندوۃ العلماء کے مختلف عہدیداران، اساتذہ کرام، شہر سے تشریف لائے مہمانان گرامی اور بڑی تعداد میں طلباء شریک رہے۔

رام ولاس پاسوان کا یوم پیدائش منایا گیا

لکھنؤ: لوک جن شکتی پارٹی (رام ولاس) اتر پردیش کے سرپرست آنجہانی رام ولاس پاسوان کے یوم پیدائش پر جو دلتوں کے سب سے زیادہ قابل احترام مسیحا اور دوسرے امبیڈکر کے نام سے جانے جاتے ہیں، ہفتہ کو ان کی تصویر پر پھول چڑھائے گئے اور ان کے خوابوں اور خیالات کو یاد کیا گیا اور یہ عہد لیا گیا کہ ہم مل کر اپنے خوابوں کو لے کر جائیں گے اور سوچنے کے بعد ہی ہم لوگوں کو وہاں تک پہنچائیں گے۔ اسے حقیقی خراج تحسین پیش کریں۔ جب ہم اپنے قومی صدر اور نوجوانوں کے دلوں کے شہنشاہ کے طور پر جانے جانے والے اپنے بھائی چراغ پاسوان کے ساتھ مل کر اپنے سرپرست کے خوابوں کو حقیقت بنانے کے لیے کام کریں گے، تب ہی ہم انہیں حقیقی خراج عقیدت پیش کر سکیں گے۔ اس پروگرام میں ریاستی صدر اروند پاسوان اور بڑی بہن خواتین قومی صدر کملا کماری اور پرمود کمار، وکرم، سابق ریاستی مشیر فوڈ کارپوریشن آف انڈیا گورنمنٹ آف انڈیا، نائب صدر لوک جن شکتی پارٹی اتر پردیش شاردا پرتاپ شریواستو، مہیش سنگھ بھدوریا، لکھنؤ میٹروپولیٹن کے صدر راہل تیواری، نائب صدر انیل لودھی، گنیش تریوتی گنیش، گپت سنگھ، دیپتا سنگھ، دیپتا سنگھ اور دیگر شامل تھے۔ جھانسی کے ریاستی سکریٹری کمار آدتیہ وغیرہ ہزاروں پارٹی کارکن موجود تھے۔ پرمود پاسی نے پروگرام کے انعقاد میں اہم کردار ادا کیا۔

سید الشہداء کی یاد میں شجر کاری علامت پیغام انسانیت: سید اشرف علی الغروی

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): مرجع تقلید آیت اللہ العظمیٰ سید علی حسینی سیستانی دام ظلہ العالی کے وکیل برائے ہند سید اشرف علی الغروی صاحب قبلہ کے مبارک، بابرکت و کرامت دست سے فرینڈز کالونی، سول لائنز میں واقع فرینڈز کالونی پارک میں سید الشہداء کی یاد میں شجر کاری کرتے ہوئے عالم انسانیت کو امن و استحکام اور انسانیت و محبت کا پیغام دیا۔ بگڑتے حالات و ماحولیات میں شجر کاری کی ضرورت، اہمیت، ذمہ داری کے احساس و شعور کو بیدار کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ نو محرم 1447 ہجری کو پانچ پودے شہدائے کربلا خاص طور پر حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت عظمیٰ کی یاد میں لگا کر اس کو عبادت بنا کر قرآن و حدیث کے پیغام کو عام کرنے کی کوشش ہے۔ محترم الغروی صاحب قبلہ نے کہا کہ ڈاکٹر شجاعت حسین صاحب ماحولیات کو خوش گوار بنانے کے لیے نمونہ عمل ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ یقیناً پیڑ پودے انسان کی مادی ضروریات کو بھی پورا کرتے ہیں۔ قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پیڑ پودے بھی انسانی نفسیات پر مثبت و مفید اثرات مرتب کرتے ہیں اور ان کا تعرف خدا کے وجود اور اس کے علم و قدرت کی نشانی اور قیامت کی دلیل بتایا ہے۔ دیگر معزز و ممتاز شخصیات نے بھی شجر کاری کی جن کے اسم گرامی ہیں جناب شبیہ حیدر، سابق ایڈیشنل چیف انجینئر، اے ایل ڈی، لکھنؤ، جناب سید نادر عباس نقوی، جنرل سکریٹری، تنظیم عزا، اے ایم یو، مولانا حسن علی صاحب قبلہ (الہ آباد)، جناب راحت علی خان، سابق ایگزیکٹو انجینئر، یو پی رورل ڈیپارٹمنٹ، بلند شہر، اور امداد حسین ہیں۔

محترم سید نادر عباس نقوی صاحب اور امداد حسین نے شجر کاری کی ضرورت اور اس کی ذمہ داریوں پر توجہ مبذول کراتے ہوئے کہا کہ درخت چرندوں، پرندوں اور متعدد حیوانات کا مسکن ہیں، درخت فضائی جراثیم کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں لہٰذا کالونی کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ پودوں کی حفاظت کرے۔ جناب راحت علی خان صاحب نے شجر کاری کے معنی و مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ شجر عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی درخت یا پیڑ کے ہیں۔ کار کے معنی کام کرنے کے ہیں۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ شجر کاری سے مطالب درخت لگانے کا کام ہے جس کو انسان اپنے ہاتھوں سے انجام دیتا ہے۔ روح ارضی پر درخت زندگی کی ضامن ہے۔ شجر کاری کا انتظام و اہتمام ڈاکٹر شجاعت حسین کی جانب سے کیا گیا۔ ڈاکٹر شجاعت حسین نے محترم سید اشرف علی الغروی صاحب قبلہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ مصروفیات کے باوجود تشریف لائے اور سید الشہداء کے نام شجر کاری اور عالم انسانیت کے نام امن و امان کا آفاقی و ابدی پیغام دیا۔ یہ صدا گونجتی رہے گی۔ پارک کے پودے امن و استحکام اور محبت و آشتی کی علامت قرار پائے گا۔

اسکول انضمام سے غریب بچے تعلیم سے ہوں گے محروم: امبیکا دیوی

سنت کبیر نگر: اتر پردیش پرائمری ٹیچرز ایسوی ایشن کی ہدایت پر ضلع کے کے تمام نو بلاک کے اساتذہ نے اتوار کو اسکولوں کے انضمام کے خلاف ٹوئٹر مہم میں حصہ لیا۔ ایک بجے شروع ہونے والی اس مہم میں ضلع کے سینکڑوں اساتذہ نے حصہ لیا۔ اتوار کو، # جسٹس فار سکول چلڈرن میں نمبر ایک پر دن بھر ٹرینڈنگ پر رہا۔ ضلع صدر امبیکا دیوی یادو نے کہا کہ ضلع کے پرائمری اسکولوں کو محکمہ انضمام کے نام پر بند کر رہا ہے۔ پرائمری اور جونیئر ہائی اسکول کو سرپلس کے نام پر ہیڈ ماسٹر کے عہدہ کو ختم کیا جا رہا ہے۔ انضمام کے نام پر سکول کے ہیڈ ماسٹر کا عہدہ بھی ختم کر دیا گیا۔ باورچی کی سینکڑوں پوسٹیں ختم کر دی جائیں گی۔ ضلع نائب صدر وجے ناتھ یادو، سکریٹری اوم پرکاش، خزانچی کے سی سنگھ نے کہا کہ حکومت 50 سے کم طلباء والیا سکول بند کر کے دیہی بچوں کو تعلیم سے محروم کر رہی ہے۔ یہ پرائمری اسکولوں میں 149 طلباء اور 99 طلباء تک کے اپر پرائمری اسکولوں میں ہیڈ ماسٹر کی پوسٹ کو بھی ختم کر رہا ہے۔ اب اسکول کو ہیڈ ماسٹر کے بغیر چلانے کا منصوبہ ہے۔ جس کی وجہ سے اساتذہ کی ترقی کے مواقع ختم ہو گئے ہیں۔

لکھنؤ: بادشاہ نگر میں 10ویں محرم کو سنی برادری کے لوگوں نے نکالا تعزیہ کا جلوس

قسمت والوں کو ملتا ہے شہادت کا عظیم ترین مرتبہ: کفیل اشرف

ایودھیا/فیض آباد (نامہ نگار) دس روزہ شہدائے اسلام کا شہر کا قدیمی جلسہ جنت میرج لان چوک میں مفتی حسب اللہ خان بادشاہ کی سرپرستی میں اور قاری عرفان احمد حلیمی کی صدارت میں اور مفتی افضال احمد قاسمی کی نظامت میں منعقد ہوا۔ دسویں محرم کے آخری جلسہ کے مہمان خصوصی لکھنؤ سے آئے مولانا کفیل اشرف نے سامعین کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شہدائے کرام کے مقام مرتبہ کو اللہ نے ان لوگوں کے ساتھ بیان کیا ہے جن پر اس کا خصوصی فضل و کرم و انعام ہوتا ہے اور انہیں صراط مستقیم کا معیار قرار دیا ہے شہادت کا عظیم مرتبہ اور مقام قسمت والوں کو ہی ملتا ہے اور یہ مرتبہ صرف انہیں لوگوں کو ملتا ہے جن کے مقدر میں اللہ نے ہمیشہ کی کامیابی لکھ رکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہادت کو پانے کی خواہش انبیاء کرام علیہم السلام تک نے کی ہے۔ انہوں نے کہا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے صرف زبانی دعوے نہیں کئے بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی جان و مال اور تمام رشتے تک قربان کر دیئے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم صحابہ کرام کی زندگیوں کا مطالعہ کریں سمجھیں اور اپنے کردار میں شامل کریں۔ اس سے پہلے مولانا محمد وسیم جونپوری نے شہدائے اسلام کے آخری جلسے کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شہداء کی قربانیوں کی بدولت یہ دین متین ہم تک پہنچا انہوں نے کہا کہ خلفائے راشدین کے دور میں اسلام کا دائرہ بہت وسیع ہوا پورے پورے ملک اسلام کے نور سے منور ہوئے صحابہ کرام جہاں بھی اسلام کی تبلیغ کے لئے گئے وہاں انہوں نے خوب اسلام کی روشنی پھیلائی۔ جلسے کی شروعات قاری محمد ندیم نے قرآن پاک کی تلاوت کر کے کیا۔ حافظ عبدالرحمٰن نے نعت پاک سنایا۔

مولانا اشتیاق احمد لاری ندوی کے انتقال پر تعزیت

لکھنؤ: مولانا اشتیاق احمد لاری ندوی کے انتقال پر ابنائے ندوہ 1996 بیچ نے تعزیت پیش کی ہے، مولانا اشتیاق 4 جولائی کو اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ ان کی وفات سے علمی، دینی، ادبی اور اصلاحی حلقوں میں اداسی چھا گئی، اس سانحہ پر ابنائے ندوہ 96 بیچ لکھنو یونٹ کی طرف سے ڈاکٹر مسیح الدین خان، مولانا عبدالسلام ندوی، شاہد مصطفیٰ ندوی، مولانا حکیم فضیل ندوی، شاہد اعظمی ندوی، زبیر بارہ بنکوی ندوی، افضل ندوی، ریاض الدین ندوی، رضی ندوی، ریاض الدین ندوی، ڈاکٹر ہارون رشید ندوی، مولانا تقی ندوی، اور 96 بیچ کلکتہ یونٹ ندوی برادری سے کلکتہ کے قاری جاوید عباس کے علاوہ مولانا محمد سہیل، مولانا عبدالسبحان اور ممبئی سے حاجی ثناء اللہ، دہلی سے پروفیسر قطب الدین ندوی، مولانا محبّ اللہ ندوی ایم پی، ڈاکٹر اکرم نواز، بدر جمیل، محمد یونس، کانپور سے رضوان حارث، گونڈہ سے ماسٹر مسیح الدین حافظ زید ندوی، ، زبیر بہرائچی آلہ آباد سے مولانا محمد رضوان، ہردوی سے مولانا نفیس ندوی، بہار سے مولانا ثاقب ندوی، مولانا عیاز ندوی، مولانا ہاشم ندوی، مولانا شاہ جہاں ندوی، مولانا عبدالقیوم ندوی، مولانا نور العین ندوی، سمیع ندوی، مولانا عبدالرزاق ندوی، فروز ندوی، سعید ندوی، عزیز ندوی، رئیس جے پوری ندوی، مولانا صلاح الدین ندوی، مولانا مشیر ندوی سعودی سے شعیب ندوی، ابوبکر ندوی، عبداللہ شوقی، وغیرہ نے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا اشتیاق احمد صاحب کے انتقال سے علمی و دینی برادری کو کافی خسارہ ہوا ہے۔ ان کے انتقال سے نہ صرف ان کے اہل خانہ بلکہ علمی حلقے، ایک عظیم مربی، شفیق سرپرست اور جید عالم سے محروم ہو گئے ہیں۔ ہم لوگ اپنی طرف سے اور دیگر ندوی ساتھیوں کی طرف سے لواحقین کی خدمت میں بالخصوص اپنے ساتھی برادر مولانا اسامہ لاری ندوی کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہیں۔ یہ غم ہم سب کا مشترکہ دکھ ہے جس میں ہر ندوی کا دل مغموم ہے، تمام رفقاء نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کی حسنات کو قبول فرمائے، سیئات سے درگزر کرے اور ان کے علمی و اصلاحی خدمات کو صدقہ جاریہ بنائے۔

مولانا مجیب بستوی کی کتاب 'اندھے مجاور' تقسیم

سنت کبیر نگر: بزرگ شاعر مولانا مجیب بستوی صدر انجمن افکار ادب سمریا واں کی تصنیف کردہ کتاب اندھے مجاور کو ایک درجن سے زائد مکاتب مدارس میں مفت تقسیم کیا گیا۔ مجیب بستوی نے ان کے نظم کی کتاب اندھے مجاور کو طلبہ میں تقسیم کرنے کے لئے علامہ مولانا محمد عمر قاسمی صدر جمعیۃ علماء سنت کبیر نگر، حاجی سیٹھ محمد رفیع صاحب چھپیا معافی، سیٹھ محمد جعفر صاحب صراف دریا آباد، جناب مولانا محمد مستقیم صاحب صدر مدرس مدرسہ معراج العلوم چھتھی، مولانا محمود الحسن صاحب قاسمی ناظم مدرسہ بلئی پور، سرفراز صاحب جامعہ امامہ للبنات سمریا واں کا شکریہ ادا کی انھونے بھرپور تعاون کیا۔

مدرسہ عالیہ فرقانیہ، فتحپور میں جلسہ شہدائے اسلام و نعتیہ مشاعرہ

بارہ بنکی: گزشتہ شب مدرسہ عالیہ فرقانیہ، فتحپور میں ایک روح پرور جلسہ بعنوان جلسہ شہداء اسلام و نعتیہ مشاعرہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس باوقار پروگرام کی صدارت معروف عالم دین مولانا محمد صابر قاسمی نے کی، جبکہ نظامت کے فرائض ممتاز شاعر استاد الشعراء ایڈووکیٹ احمد سعید حرف نے انجام دیے۔ جلسے کا آغاز حافظ محمد وقار کی دلکش تلاوتِ قرآن سے ہوا۔ صدرِ جلسہ مولانا محمد صابر قاسمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ایمان ایک عظیم نعمت ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔ ہمیں چاہیے کہ اپنے عقائد کو درست رکھیں اور ایمان کی حفاظت کو اپنا اولین فریضہ سمجھیں، کیونکہ یہی جنت کے حصول کا راستہ ہے۔

انہوں نے محرم الحرام کے مہینے میں شرک و بدعت کے بڑھتے رجحان پر تشویش ظاہر کی اور اس کی اصلاح کو لازمی قرار دیا۔ مہمانِ خصوصی مولانا فخر الدین حقی نے صحابہ کرام کی عظمت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ تمام صحابہ عادل اور ثقہ ہیں، اور ان سے محبت دراصل نبی کریمؐ سے سچی محبت کی علامت ہے۔ شاعروں میں احمد سعید حرف، نشاط منصوری، حسان ساحر، شاداب انور، یوسف فتح پوری، قاری پرویز یزدانی، حافظ سلمان راعین نے اپنے کلام پڑھے۔ مشاعرے میں محمد شاکر حلیمی، ماسٹر اعجاز حسین، حاجی اعجاز احمد انصاری، محمد ریحان عرف سنی، وصی مستری، حاجی رئیس قریشی سمیت علاقہ بھر کے معززین اور عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ پروگرام کا اختتام مولانا محمد صابر قاسمی کی دعاؤں پر ہوا۔

یوم عاشورہ پر برآمد ہوا تعزیوں کا جلوس، حق حسین، مولا حسین کی صدائے گونجیں

لنگر اور نذر نیاز کا سلسلہ دن بھر جاری رہا، ذکر کربلا شہادت میں تازہ ہوا حسین کا غم

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) دسویں محرم الحرام یعنی یوم عاشورہ کے دن عاشقان حسین نے نواسہ رسولؐ حضرت امام حسین اور ان کے جانثاروں کی کربلا کے میدان میں ہوئی شہادت کو یاد کرتے ہوئے غم حسین منایا۔ ہر جگہ شہادت کا ذکر رہا۔ شہر کی تنگ گلیوں سے لیکر کربلا تک حق حسین، مولا حسین کی صدائے بلند ہوتی رہیں۔ اس دوران تعزیوں کا جلوس بھی برامد ہوا۔ شہر میں برامد ہونے والے تعزیے اور پنکھوں کے جلوس کو پرامن ماحول میں اختتام پزیر کرانے کے لئے پولیس و انتظامیہ نے پختہ حفاظتی بندوبست کئے تھے۔ شہر کو ۱۷ زون اور ۴۲ سیکٹروں میں تقسیم کیا گیا۔ تقریباً ایک ہزار پولیس اہلکاروں کے ساتھ ایک کمپنی آر اے ایف، دو کمپنی و ایک پلاٹون پی اے سی جوانوں کی ڈوٹی لگائی گئی۔ سی سی ٹی وی و ڈرون کیمروں سے بھی نگرانی کی گئی۔ خفیہ محکمہ کے لوگ بھی سول ڈریس میں تعینات رہے۔ اتوار کو سالوں سے چلی آرہی روایت کے مطابق عصر کی نماز کے بعد سب سے پہلے کمبل کے تعزیے کو محلہ پیر غیب سے آئی دو حوروں کی جوڑی نے سلامی دی۔ بعدہ کمبل کے تعزیے کو ڈی ایم انوج سنگھ، ایس ایس پی ستپال انتیل اور عوامی نمائندوں نے کاندھا دیکر اٹھایا اور کربلا کے لئے روانہ کیا۔س دوران نائب شہرامام مفتی سید فہد علی، ایم پی روچی ویرا، دیہی ایم ایل اے حاجی ناصر قریشی، اے ڈی ایم سٹی محترمہ جیوتی سنگھ، ایس پی سٹی کمار رن وجے سنگھ، سٹی مجسٹریٹ کوشنک شری واستو، سلیم وارثی، اطہر انصاری، صلاح الدین منصوری، نعیم چشتی، شان علی شانو، سرور مرزا شاہنیاز راجہ وغیرہ موجود تھے۔اس کے بعد شہر میں دیگر مقامات سے تعزیوں اور پنکھوں کے اٹھنے کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ بارش اور آبی جماؤ کے درمیان صبح صادق تک کربلا میں سوگوار ماحول میں تعزیوں کے سپرد خاک کا سلسلہ چلتا رہا۔ حسینی لنگر اور نذر نیاز دن بھر ہوتی رہیں۔ دسویں محرم پر شہر میں جلوس میں گلیوں اور محلوں سے سینکڑوں چھوٹے بڑے تعزیے شامل ہوئے۔ جس میں کمبل تازیہ، اور سرسوں کا تعزیہ نمایاں تھا۔ تعزے اور پنکھے عقیدت و ماتم کے ساتھ کربلا پہنچے جہاں انہیں دفن کیا گیا۔ اس سے قبل شہر میں کئی مقامات پر ذکرِ شہادت میں حضرت امام حسین کی عظیم شہادت اور عظمت بیان کی گئی۔ یوم عاشورہ پر نیازی ویلفیئر سوسائٹی کی جانب سے تعزیتی جلوس نکالا گیا۔ جسمیں بڑی تعداد میں عاشق حسین شامل ہوئے۔ فیض گنج واقع ضیاء منزل کاشانئے نیازیہ سے برامد جلوس حسینی جی آئی سی چوراہہ، جامع مسجد، حافظ بنّی کی پلیہ، اندرا چوک، گلشہید چوراہہ، عیدگاہ، ڈبل پھاٹک ہوتا ہوا دس سرائے کربلا پہنچا، اس دوران لبیک یاحسین کی صدائین فضا میں گونجتی رہیں۔ جلوس میں سید سلمان میاں نیازی، عمار میاں تقی میاں، فرید نیازی، صفدر نیازی، تابش، ضیاء، نورالحسن وغیرہ کی شرکت رہی۔ دسویں محرم پر لاکری والان سے جلوس برامد ہوکر کربلا پہنچا، اس دوران ہاتھوں میں علم اٹھائے ہوئے تھے۔ جلوس میں شامل عزاداروں نے چھریوں کا ماتم کرتے ہوئے خود کو شہدائے کربلا کے غم میں ڈبو لیا۔ ہائے حسین، یاحسین کی صداؤں کے درمیان سینہ زنی ہوتی رہی۔ جلوس میں محمد عباس ایڈوکیٹ، شبیہ حیدر، سہیل رضوی، جاوید یاور، عاصم یاور سمیت کثیر تعداد میں عزادار موجود رہے۔

مذہبی مقام کے قریب ڈی جے بجانے پر دو طبقوں کے درمیان کشیدگی

حملہ میں دو باراتی شدید زخمی، گاؤں میں کشیدگی کے سبب پولیس فورس تعینات

دیوبند: (عارف عثمانی) دیوبند کے قریبی گاؤں امر پور گڑھی میں آنے والی بارات میں ڈی۔ جے بجانے کو لے کر دو طبقوں کے درمیان تلخ کلامی کے بعد تنازعہ پیدا ہوگیا۔ تفصیل کے مطابق امر پور گڑھی کے باشندہ ناتھی کے گھر دو بیٹیوں کی بارات آئی تھی۔ ایک بارات رنسورا گاؤں اور دوسری بارات سادھارن پور گاؤں سے آئی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ سادھارن پور گاؤں سے آنے والی بارات کے ساتھ ڈے جے بھی تھا جو کافی تیز آواز میں چلایا جا رہا تھا بارات کو جس راستہ سے گذر کر ناتھی کے گھر پہنچنا تھا اس کے راستہ میں ایک مذہبی مقام واقع ہے بارات جب اس مذہبی مقام کے قریب پہنچی تو کچھ لوگوں نے ڈی جے کو بجانے سے منع کیا؛ لیکن باراتی ڈی جے بجانے پر بضد رہے اور انہوں نے ڈی جے بند کرنے سے صاف انکار کردیا۔ اسی بات کو لے کر وہاں تنازعہ پیدا ہوگیا۔ الزام ہے کہ ایک طبقہ کے لوگوں نے باراتیوں پر لاٹھی ڈنڈوں اور دھاردار ہتھیاروں سے حملہ کردیا۔ اس مارپیٹ اور حملہ کے نتیجہ میں کئی باراتی زخمی ہوگئے۔ بارات میں شامل پنکج اور ونش کو کافی شدید چوٹیں آئیں۔ دونوں زخمیوں کے پہلے شہر کے سرکاری اسپتال میں لے جایا گیا لیکن ڈاکٹروں نے دونوں کو ھائر سینٹر ریفر کردیا۔ متاثرہ لوگوں نے رات کے وقت کوتوالی پہنچکر ملزمان کے خلاف شکایت درج کرائی۔ پولیس نے شکایت کی بنیاد پر کارروائی شروع کردی ہے۔ گاؤں میں کشیدگی کو دیکھتے ہوئے بڑی تعداد میں پولیس فورس تعینات کردی گئی ہے۔

کانوڑ یاترا کے مدنظر دیوبند منگلور روڑ سے اتراکھنڈ بارڈر تک معائنہ

کانوڑ یاترا کے دوران سخت حفاظتی بندوبست کئے جائیں اور شرپسند عناصر پر نظر رکھی جائے: ایس پی دیہات

دیوبند (عارف عثمانی) کانوڑ یاترا کو پرامن طریقہ سے جاری رکھنے کے لئے اور کانوڑ یاتریوں کی حفاظت کے لئے پولیس کی جانب سے انتظامات کئے جانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی جارہی ہے۔ پیر کے روز ایس پی دیہات نے دیوبند منگلور روڑ پر اتراکھنڈ بارڈر تک معائنہ کیا اور پولیس افسران کو ضروری احکامات اور ہدایات دیئے۔

آئندہ 10/ جولائی سے شروع ہونے والی کانوڑ یاترا کے دوران ہردوار سے جل لے کر واپس آنے والے کانوڑ یاتریوں اور گنگا کا پوتر جل لینے کے لئے جانے والے ڈاک کانوڑیوں کی حفاظت کے انتظامات کے سلسلہ میں ایس پی دیہات ڈاکٹر ساگر جین نے پولیس فورس کے دیوبند پہنچے اور انہوں نے دیوبند منگلور روڑ سے اتراکھنڈ بارڈر تک نہایت باریک بینی کے ساتھ معائنہ کیا۔ اپنے معائنہ کے دوران انہوں نے سڑک کے دونوں جانب کھڑی اونچی گھانس کو کاٹے جانے احکامات دیئے، اس کے علاوہ انہوں نے کانوڑیوں کی حفاظت کے لئے آبادی والے اور جنگل کے علاقوں کے لئے پولیس فورس کو تعینات کرنے سمیت دیگر ضروری احکامات اور ہدایات دیئے۔ انہوں نے کہا کہ آبادی والے علاقوں خاص طور پر تمام حساس علاقوں میں زیادہ تعداد میں پولیس فورس کو تعینات رکھا جائے تاکہ کانوڑ یاترا کے دوران کسی قسم کی کوئی بدامنی پیدا نہ ہو پائے، انہوں نے کہا کہ افسران شرپسند عناصر پر خاص طور سے نظر رکھیں تاکہ کسی بھی علاقہ میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔ ایس پی دیہات ڈاکٹر ساگر جین کے مذکورہ دورے اور معائنہ کے دوران دیوبند کوتوالی کے انچارج دھرمیندر کمار سونکر سمیت پولیس فورس موجود رہی۔

بیٹیوں کو جائیداد میں حصہ دیں تاکہ معاشرے میں پھیلی ہوئی جہیز کی لعنت کو ختم کیا جاسکے

مسلم تیاگی ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی جانب سے ہونہار طلبہ وطالبات حوصلہ افزائی تقریب منعقد

دیوبند (عارف عثمانی) مسلم تیاگی ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی مظفرنگر کے زیراہتمام ہونہار طلبہ و طالبات کی انعامی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں مسلم تیاگی برادری اور دیگر برادریوں کے ہونہار طلباء کو اعزاز سے نوازا گیا۔ جس کی صدارت قصبہ چرتھاول کے چیئرمین ماسٹر اسلام نے کی اور کلیم تیاگی اور ثاقب نور نے مشترکہ طور پر نظامت کی۔ ان کے علاوہ مہمان خصوصی محمد آصف تیاگی، پرقاضی چیئرمین ظہیر فاروقی، مولانا محمد عاصم تیاگی اور سب انسپکٹر عارف تیاگی، ثوبان علی، وکرانت تیاگی، ستیش تیاگی اور آننگ پال راٹھی نے شرکت کی۔ اس موقع پر اتر پردیش، اتراکھنڈ اور دہلی کے مسلم تیاگی برادری کے ایسے طلباء کو اعزاز سے نوازا گیا۔ جس نے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ میں 70 فیصد سے زیادہ نمبر حاصل کیے ہیں۔ ڈسٹرکٹ ٹاپر عائشہ بنت انعام رہی۔ ان میں محمد احد، عبدالاحد، ردانور نے ہائی اسکول سی بی ایس ای میں پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی اور یوپی بورڈ میں بشریٰ، افشا، ارحم، شفا نے پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اسی طرح انٹر کلاس میں شائنہ اختر، عارف تیاگی، آنیا تیاگی نے سی بی ایس ای میں پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی اور یوپی بورڈ میں شیفا تیاگی، مہک تیاگی، عائشہ، اقراء نے پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ ان کے علاوہ NEET میں اچھے رینک حاصل کرنے والے عزیر اور سہیل کو بھی انعامات سے نوازا گیا۔ اس موقع پر چرتھاول کے چیئرمین ماسٹر اسلام الدین نے کہا کہ مسلم تیاگی ایجوکیشنل ویلفیئر سوسائٹی کی خدمات کی تعریف کی۔ پروگرام کے مہمان خصوصی ظہیر فاروقی نے کہا کہ آج تعلیم کے ساتھ ساتھ معاشرے میں روزگار کا بھی فقدان ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم تیاگی برادری کو چاہیے کہ وہ اپنی بیٹیوں کی شادیوں میں غیر ضروری اخراجات سے گریز کریں اور جہیز کی لعنت کو ختم کریں، انہیں بہترین تعلیم دیں اور ان کو اپنی جائیداد میں حصہ دیں تاکہ معاشرے میں پھیلی ہوئی جہیز کی لعنت کو ختم کیا جاسکے۔ روڑکی کے نیٹ کوچ اور کلام لرننگ سنٹر کے شریک بانی محمد آصف تیاگی نے بچوں کی کیریئر کونسلنگ کی اور انہیں بتایا کہ انہیں مستقبل میں کون سے کورسز کرنے چاہئیں۔ مولانا محمد عاصم، ارشاد ایڈوکیٹ، شہزاد تیاگی، شاہ نگر پردھان، تحسین علی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مولانا محمد عاصم تیاگی اور عارف تیاگی نے بچوں کی حوصلہ افزائی کی اور تربیت پر زور دیا۔ تنظیم کے صدر مرسلین تیاگی کے علاوہ جنرل سکریٹری شہزاد تیاگی، خزانچی ذاکر تیاگی، عشرت تیاگی، ساجد تیاگی، اسرار تیاگی، کلیم تیاگی، شاہ نذر پردھان، سلیم تیاگی، ثاقب نور، خادم حسین تیاگی، عیسیٰ پردھان، ڈاکٹر محمد تیاگی، ڈاکٹر محمد تیاگی اور دیگر نے شرکت کی۔ نظام الدین، مولانا قاسم، تحسین علی اساروی، ڈاکٹر شمیم الحسن، ندیم ملک، آسو چودھری، ساجد چودھری، ڈاکٹر شمیم ملک، گلبہار ملک، آشو چودھری، وکرانت تیاگی، ستیش تیاگی، آننگ پال راٹھی کو بھی اعزاز سے نوازا گیا۔

محکمہ بجلی کا کلرک رشوت لیتے رنگے ہاتھوں پکڑا

دس ہزار کی رشوت لیتے اینٹی کرپشن ٹیم نے کی کارروائی

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) شہر میں اینٹی کرپشن بیورو کی ٹیم نے محکمہ بجلی کے کلرک کو 10 ہزار روپے رشوت لیتے رنگے ہاتھوں گرفتار کرلیا۔ رشوت لیتے ہوئے پکڑا گیا کلرک ایگزیکٹو انجینئر کے دفتر میں تعینات ہے۔ اس نے کسان سے بجلی کنکشن کا اسٹیمیٹ بنانے کے نام پر یہ رقم مانگی تھی۔ رشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑے گئے کلرک کا نام برجیش سنگھ ہے۔ برجیش سول لائنز کے چکر کی ملک میں واقع بجلی محکمہ کے دفتر میں ایگزیکٹو انجینئر کے دفتر میں دفتری معاون کے طور پر تعینات ہیں۔ بہرام پور کے رہنے والے پرشانت کمار نے اینٹی کرپشن بیورو کے دفتر میں رشوت مانگنے کی شکایت درج کرائی تھی۔ پرشانت نے الزام لگایا کہ بابو برجیش کمار اس کا بجلی کنکشن منظور کرانے کے نام پر اس سے 10,000 روپے کی رشوت مانگ رہا ہے۔ پرشانت کا کہنا ہے کہ اسے ٹیوب ویل کا کنکشن لینا تھا۔ بابو نے تخمینہ پاس کروانے کے لیے یہ رشوت مانگی تھی۔ اس نے اس کی شکایت اینٹی کرپشن بیورو کے حکام سے کی تھی۔ اس کے بعد بابو کو پھنسانے کے لیے اینٹی کرپشن بیورو نے ایک ٹیم تشکیل دی گئی۔ ڈی ایم سے ملاقات اور گواہوں کو لینے کے بعد، ٹیم بابو کو پھنسانے کے لیے پیر کو چکر کی ملک میں بجلی کے محکمے کے دفتر پہنچی۔ ٹیم پہلے ہی کسان پرشانت کو کیمیائی لیپت والے نوٹ دے چکی ہے۔ جیسے ہی پرشانت دفتر گیا اور رشوت کی رقم بابو کو دی، اینٹی کرپشن بیورو کی ٹیم نے اسے پکڑ لیا۔ ٹیم اسے پکڑ کر سول لائنز تھانے لے آئی۔ یہاں بابو برجیش سنگھ کے خلاف انسداد بدعنوانی ایکٹ کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا جارہا ہے۔

سہارنپور میں پولیس مڈھ بھیڑ میں شاطر بدمعاش گرفتار

سہارنپو (یواین آئی) اترپردیش کے ضلع سہارنپور کے گاگلہیڑی علاقے میں پولیس نے ایک مسلح مڈھ بھیڑ کے بعد بائیک سوار بدمعاش کو گرفتار کرلیا۔ سینئر ایس پی آشیش تیواری نے پیر کو بتایا کہ گذشتہ دیر رات پولیس چیکنگ کے دوران کولکی ٹول پلازہ کے نزدیک پولیس نے ہریانہ کی جانب سے آرہی بغیر نمبر کی موٹر سائیکل کو روکنے کی کوشش کی جس پر تین بدمعاشوں نے پولیس پر فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہونے کی کوشش کی۔ پولیس کی جوابی فائرنگ میں کھجوری اکبروڈ پر ایک بدمعاش پیر میں گولی لگنے سے زخمی ہوگیا جسے پولیس نے گرفتار کرلی جبکہ اس کے دو ساتھی تاریکی کا فائدہ اٹھا کر فرار ہوگئے۔ زخمی ملزم کی شناخت ارمان عرف پسی کے طور پر ہوئی ہے۔ اسے علاج کے لئے ضلع اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔

تیز رفتار ڈی سی ایم کی زد میں آکر سائیکل سوار دو مزدوروں کی موت

پولیس نے ڈی سی ایم کو قبضہ میں لے کر فرار ڈرائیور کی تلاش شروع کی

دیوبند (عارف عثمانی) گذشتہ دیر شام رامپور منیہاران میں ایک تیز رفتار ڈی سی ایم نے ایک سائیکل کو زبردست ٹکر ماردی۔ سائیکل پر دو مزدور سوار تھے۔ اس حادثہ کے نتیجہ میں سائیکل سوار دونوں مزدوروں کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ دونوں مزدور کی پہچان صوبہ بار کی پورنیہ ضلع کے باشندے تھے مرنے والے مزدوروں کی پہچان 21/ سالہ ببلو اور 18/ سالہ اندر کے طور پر ہوئی ہے، یہ دونوں مزدور باغات میں پہرہ داری کا کام کرتے تھے۔ اس ببلو رامپور منیہاران کے باشندہ مرغوب کے باغ میں اور اندر اسی علاقہ کے باشندہ بابر کے باغ میں رکھوالی کا کام انجام دے رہے تھے۔ یہ حادثہ دہلی، یمنوتری ھائی وے پر واقع کنجولی گاؤں کے قریب پیش آیا۔ یہ دونوں مزدور کسی کام کی غرض سے بذریعہ سائیکل جارہے تھے اپنے کام کو انجام دینے کے بعد واپس آتے وقت تیز رفتار ڈی سی ایم نے ان کی سائیکل میں ٹکر ماردی۔ ٹکر لگنے کے بعد دونوں مزدور زمین پر گر گئے جبکہ ڈی سی ایم کا ڈرائیور اپنی گاڑی چھوڑ کر فرار ہوگیا۔ راہگیروں کی مدد سے شدید زخمی حالت میں ببلو اور اندر کو رامپور منیہاران کے سرکاری اسپتال میں داخل کرایا گیا؛ لیکن ڈاکٹروں نے دونوں زخمیوں کو مردہ قرار دیدیا۔ پولیس نے دونوں لاشوں کو قبضہ میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لئے بھیجدیا۔ پولیس نے ڈی سی ایم کو اپنے قبضہ میں لیکر فرار ڈرائیور کی تلاش شروع کردی ہے۔

امروھہ: سڑک حادثے میں پولیس کانسٹیبل اور بیوی کی موت

امروہہ (یواین آئی) اترپردیش کے ضلع امروہہ کے گجرولہ علاقے میں پیر کی دوپہر دہلی لکھنؤ نیشنل ہائی وے پر کھڑے ٹرک میں کار کے ٹکرانے سے اس میں سوار پولیس اہلکار اور ان کی بیوی کی موت ہوگئی جبکہ دو بچے زخمی ہوگئے۔ پولیس ذرائع نے پیر کو بتایا کہ دہلی۔ لکھنؤ نیشنل ہائی وے۔ 09 پر ایل آئی سی دفتر کے نزدیک ہوئے سڑک حادثے میں کار سوار یوپی پولیس کے اسپیشل برانچ کے ہیڈ کانسٹیبل جاوید جواد زیدی (37) اور ان کی بیوی ارشی (34) کی موقع پر موت ہوگئی جبکہ ان کے دو بیٹے شدید طور سے زخمی ہوگئے۔ دہلی کی سمت سے آرہی بے قابو کار ٹرک میں پیچھے سے جاگھسی۔

ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی کے خیالات کو وزیر اعظم نریندر مودی نے عملی جامہ پہنایا: کنور برجیش سنگھ

ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی کے یوم پیدائش پر دیوبند میں سمینار کا انعقاد

دیوبند (عارف عثمانی) جن سنگھ کے بانی ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی کے یوم پیدائش پر بی جے پی کی جانب سے ایک سمینار منعقد کیا گیا، اس سمینار میں ڈاکٹر شیاما مکھرجی کی شخصیت اور حالات زندگی کے علاوہ ان کی سیاسی اور سماجی زندگی پر روشنی ڈالی گئی۔ تفصیل کے مطابق رنکھنڈی روڑ پر واقع ایک میٹنگ ہال میں منعقد کئے جانے والے اس سمینار میں وزیر مملکت کنور برجیش سنگھ نے مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کی۔ انہوں نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی نہ صرف جن سنگھ کے بانی تھے بلکہ وہ ایسی سوچ وفکر والی شخصیت تھی جن کے نظریات سے ہر ایک کارکن اپنے وطن کے تئیں ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہتا۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر شیاما مکھرجی نے جن سنگھ قائم کرتے وقت جو عہد کئے تھے انہیں موجودہ وزیر اعظم نریندر مودی نے پورا کیا، وزیر مملکت نے کہا کہ اس وقت پورے ملک میں پسماندہ، دلت اور نہایت پسماندہ طبقات کو تمام عوامی بہبود کی اسکیموں کا فائدہ مل رہا ہے، ضلع جنرل سکریٹری ڈاکٹر پون سنوئی نے کہا کہ ڈاکٹر شیاما پرساد نے جن سنگھ قائم کرنے کے بعد اس ملک کی سیاست میں ہندوو چار دھارا کو شامل کرنے پر زور دیا تھا، شہر صدر ارون گپتا نے کہا کہ ڈاکٹر شیاما مکھرجی کی پوری زندگی ایک بھارت اور آئیڈیل بھارت کے خیالات کو مزید تقویت بخشتا ہے، ان کی سوچ وفکر ہم سب کے لئے رہنمائی کا کام کرتی ہیں، اس موقع پر وزیر مملکت کنور برجیش سنگھ کو پارٹی کارکنان نے اعزاز سے نوازا۔ اس پروگرام میں میونسپل بورڈ کے چیئرمین وپن گرگ، برجیش بنسل، شیام کمار اگروال، وجے گردھر، مہیندر گردھر، پون دھیمان، سدھیر متل، چودھری اوم پال سنگھ، امریش تیاگی، وشال گرگ، وویک تایل، راہل بالمکی اور شبھ لیش شرما وغیرہ موجود رہے۔

خودکشی کی ممانعت

• صاحب زادہ نعیم الغفور

جو شخص خودکشی کرنا چاہتا ہے اس کو اس فعل سے پہلے ہزار بار سوچنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی انسان کی جان کتنی محترم اور اس کا وجود اس دنیا میں کتنا ضروری ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ تنگ دستی اور غربت کے خوف سے اولاد کو قتل کردیتے تھے تاکہ ان کی پرورش کے بوجھ سے آزاد رہیں، مگر اسلام نے نہ صرف اس کی مخالفت کی ہے بل کہ اس فعل کو حرام قرار دیا ہے۔ ایسے جتنے بھی کام ہیں جن سے انسان کو نقصان پہنچ سکتا ہے یا اس کی بربادی کا سبب بن سکتے ہوں وہ سب حرام ہیں۔ رسول اکرمؐ کے ارشاد گرامی کا مفہوم ہے: ''جو شخص کسی پہاڑ سے خود کو گرا کر مار ڈالے تو وہ جہنّم کی آگ میں ہے اور برابر اپنے آپ کو اس میں نیچے گرا رہا ہے اور ہمیشہ اس میں رہے گا۔ اور جو شخص زہر پی کر اپنے آپ کو مار ڈالے تو وہ اپنا زہر اپنے ہاتھ میں لیے جہنّم میں چلا جاتا ہے اور ہمیشہ کے لیے اس میں رہے گا۔'' جو شخص خودکشی کرنا چاہتا ہے اس کو اس فعل سے پہلے ہزار بار سوچنا چاہیے کیا وہ اس طرح کا اقدام کرکے مشکلات و مصائب سے نجات پا سکے گا؟ یا دنیاوی مشکلات سے بڑھ کر کہیں بڑے عذاب میں مبتلا ہوجائے گا۔۔۔؟ نبی کریمؐ کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ جو آدمی دنیا میں اپنے آپ کو کسی چیز کے ساتھ مارے گا تو اسے قیامت کے روز اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔ ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ خودکشی کے لیے کوئی بھی طریقہ استعمال کیا جائے وہ حرام ہے اور گناہِ عظیم ہے۔ یہ سچ ہے کہ زندگی کے سفر میں کبھی ایسے موڑ بھی آجاتے ہیں جب انسان ناامید ہوجاتا ہے کیوں کہ زندگی کے نشیب و فراز میں جہاں خوشی و مسرت ہے، وہیں غم، دکھ اور پریشانیاں بھی ہیں ایسے موقع پر کام یاب شخص وہ ہے جو ہمت اور حوصلے سے حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرے اور پامردی و استقلال کا مظاہرہ کرے۔ مسلمانوں میں خودکشی کی بڑھتی ہوئی شرح کے اسباب میں سے ایک بنیادی سبب اسلام اور اسلامی تعلیمات سے دُوری ہے۔ بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائش میں ڈال کر ان کے گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے۔ جو لوگ آزمائش میں پورا اترتے ہیں وہ اللہ کی رحمتوں کے سائے میں آجاتے ہیں اور جو ناکام ہوجاتے ہیں اور وہ خودکشی کو راہ نجات سمجھتے ہوئے اپنا خاتمہ کرلیتے ہیں۔ وہ نہ صرف اپنا اور اپنے اہل و عیال و خاندان کا دنیاوی نقصان کرتے ہیں بل کہ اپنی آخرت بھی تباہ کرلیتے ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسا رکھنا چاہیے اور یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ سب تکلیفوں اور مصیبتوں کو ختم کرنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ مُشکلات و مصائب میں صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور اس قبیح فعل کو انجام نہیں دینا چاہیے۔ انسان جن پریشانیوں میں مبتلا ہوتا ہے ان میں بعض کا تعلق ماضی سے ہوتا ہے، بعض کا تعلق حال کے ساتھ اور بعض کا تعلق مستقبل کی فکر کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر ان کا تعلق ماضی کے ساتھ ہو، مثال کے طور پر گزرے ہوئے زمانے میں کسی نے اس پر ظلم کیا ہو یا کسی بڑی مصیبت سے دوچار ہوا ہو اور ماضی کی مشکلات اور آزمائشوں کے بارے میں سوچ کر وہ ہر وقت غم زدہ رہتا ہو اور آخرکار یہ فیصلہ کرے اب اس کے زندہ رہنے کا کوئی فائدہ نہیں تو یہ عقل مندی نہیں ہے۔ ماضی میں جو کچھ ہوا ہے اسے بُھول جائیں اور پُرانی باتوں کو اپنے ذہن میں جگہ نہ دیں۔ اور جہاں تک تعلق حال کا ہے اگر کوئی انسان کسی آزمائش یا تکلیف میں مبتلا ہو تو اسے برداشت کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے اس کے ازالے کی بار بار دعا کرنا چاہیے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور نہیں جو اس کی پریشانیوں کو ختم کرسکے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ بھلا کون ہے جو لاچار کی فریاد رسی کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے تو وہ اس کی تکلیف کو دُور کرتا ہے۔ اور جہاں تک مستقبل کا تعلق ہے تو آنے والی زندگی کے بارے میں انسان خواہ مخواہ پریشان ہوجاتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ انسان آنے والے ایک لمحے کے بارے میں بھی نہیں جانتا کہ اس میں کیا ہوگا۔ اس لیے اسے اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسا رکھنا چاہیے اور اس پر توکّل رکھتے ہوئے خیر کی امید رکھنا چاہیے۔ کیوں کہ تمام امور اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور وہی مدبر الامر اور مسبب الاسباب ہے۔ ■

حُرمتِ تحقیر وتذلیل انسانیت

• محمد ریاض علیمی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ بے شک ہم نے اولادِ آدم کو فضیلت دی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی منشاء و مرضی کے مطابق کائنات کی تخلیق کی، اس کو بسانے کے لیے اپنی مخلوقات یعنی ملائکہ، جنّات، انسان و شیاطین وغیرہ پیدا کیے۔ پروردگارِ عالم کی سب سے اشرف اور افضل مخلوق اور خلقت کا سرسبز و شاداب پُھول انسان ہے، اور صرف انسان ہی وہ مخلوق ہے جسے خالقِ کائنات نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اس کے علاوہ تمام مخلوقات کو لفظ ''کُن'' سے وجود بخشا۔ اللہ رب العزت نے انسانوں میں سب سے پہلے حضرت آدمؑ کی تخلیق کی اور ان کی عظمت و رفعت کا اظہار کرنے کے لیے تمام ملائکہ کو حضرت آدمؑ کے سامنے سربہ سجود ہونے کا حکم دیا۔

ارشاد باری کا مفہوم ہے: ''اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا: آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب فرشتوں نے سجدہ کیا۔'' (سورۃ البقرۃ) ابلیس کے علاوہ تمام فرشتے اپنے رب کا حکم بجالائے۔ ابلیس نے اپنی خلقت کو حضرت آدمؑ سے برتر سمجھا اور سجدہ کرنے سے انکار کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو بہت حسین و جمیل بنایا۔ جب حضرت آدمؑ کی تخلیق حسن و جمال کا آئینہ ہے تو اولادِ آدم کی تخلیق بھی احسنِ تقویم ہے۔

ارشاد ربانی کا مفہوم ہے: ''بے شک ہم نے انسان کو سب سے حسین صورت پر پیدا کیا۔'' دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے: ''اور تمہاری صورتیں بنائیں، تو حسین صورتیں بنائیں۔'' اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم کو اپنی تمام مخلوقات پر فضیلت دی، اولادِ آدم کی عظمتوں کا اظہار کیا اور اس پر اپنی نعمتوں کا بیان کیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ کا مفہوم ہے: ''بے شک ہم نے اولادِ آدم کو فضیلت دی اور ان کو خشکی اور سمندر کی سواریاں دیں اور ان کو طیّب چیزوں سے رزق دیا، اور ان کو ہم نے اپنی مخلوق میں سے بہت سوں پر فضیلت دی۔'' (سورۃ بنی اسرائیل)

اسلام میں تکریم انسانیت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اس آیتِ مبارکہ سے بھی انسان کی عزت، عظمت، بڑائی اور وقار کا اظہار ہوتا ہے۔ اس آیت میں تکریمِ انسانیت کا درس بھی ہے۔ انسان کی تکریم و تعظیم اعلیٰ سطح پر ضروری و لازمی ہے۔ انسان کی قدر و قیمت اور حُرمت کا اندازہ یہاں سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ کسی شخص کا بغیر کسی وجہِ شرعی کے ایک فرد کے قتل کرنے کو پوری انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تکریم انسانیت کے حوالے سے ارشاد فرمایا، مفہوم: ''جس شخص نے بغیر جان کے بدلے کے یا بغیر زمین میں فساد پھیلانے کی سزا کے کسی شخص کو قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا۔'' (سورۃ المائدۃ) اس آیت مبارکہ میں انسانی جان کی حرمت کا مطلقاً ذکر کیا گیا ہے جس میں کسی قسم کی تخصیص نہیں کی گئی۔ جب ایک عام انسان کے قتل کی حرمت کا عالم یہ ہے کہ اس کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے تو مسلمان کی حرمت کا عالم کیا ہوگا۔ اسلام ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کا خیر خواہ قرار دیتا ہے، اس کی عزت و تکریم کرنے کا حکم دیتا ہے۔ مسلمانوں کو ایک دوسرے کی جان و مال و عزت کا محافظ بتاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک مسلمان کی جان دوسرے مسلمان پر حرام قرار دیتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کے ارشاد گرامی کا مفہوم ہے: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اس پر ظلم نہیں کرتا، نہ اسے اکیلا چھوڑتا ہے اور نہ اس کی تحقیر کرتا ہے۔ تقویٰ یہاں ہے اور اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا۔'' (بخاری) ایک روایت میں مسلمان کو گالی دینا فسق کی علامت بتایا گیا ہے اور اس کو ناحق قتل کرنا کفر بتایا گیا ہے۔

مذکورہ بالا آیات قرآنی و احادیث رسول اللہ ﷺ سے مسلمان کی عزت و تکریم و تعظیم کا اندازہ بہ خوبی لگایا جاسکتا ہے۔ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے نزدیک مومن کے جسم و جان اور عزت و آبرو کی اہمیت کعبۃ اللہ سے بھی زیادہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک مومن کی حرمت کو کعبے کی حرمت سے زیادہ محترم قرار دیا ہے۔

دینِ فطرت میں مومن کی تکریم صرف اس کی حیات تک محدود نہیں ہے بل کہ مرنے کے بعد بھی اس کی تکریم و تعظیم لازم ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے کہ مرنے کے بعد اس کی حُرمت کو پامال کرنا جائز قرار دیا گیا ہو۔ اسلام مومن کی عزت و آبرو کی حفاظت کا حکم دیتا ہے۔ سیرتِ طیّبہ کے روشن پہلو اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوجایا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی آپؐ کی اتباع میں ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

> ''بے شک آدمی کو آگ کی چنگاری پر بیٹھا رہنا یہاں تک کہ وہ اس کے کپڑے جلا کر جلد تک پہنچ جائے، اس کیلئے قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔'' (ابن ماجہ) دین اسلام کے روشن پہلو اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ کسی بھی مومن کی تحقیر و تذلیل یا اس کی عزت پامال کرنا اور دنیا کے سامنے اسے رُسوا کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ نیز مومن کی وفات کے بعد بھی اس کے جسم کی تعظیم و تکریم دین اسلام کا لازمی جزو ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، مفہوم: ''مُردے کی ہڈی توڑنا اور اسے ایذا پہنچانا ایسا ہی ہے جیسے زندہ کی ہڈی کو توڑنا۔'' (ابوداؤد) جس طرح مومن کی حیات میں اس کی ہڈی توڑنا حرام ہے اسی طرح بعد از وفات بھی اس کی ہڈی توڑنا حرام ہے۔ یہاں تک کہ مومن کی وفات کے بعد اس کے بال کاٹنا یا ناخن تراشنا بھی منع ہے کیوں کہ اس سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے۔

مومن کی تکریم بعد از وفات پر اس حد تک تنبیہ کی گئی ہے کہ مومن کی قبر پر بیٹھنے یا اس سے ٹیک لگانے سے بھی اسے تکلیف ہوتی ہے گویا وہ اس میں اپنی توہین محسوس کرتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں، مفہوم: ''بے شک آدمی کو آگ کی چنگاری پر بیٹھا رہنا یہاں تک کہ وہ اس کے کپڑے جلا کر جلد تک پہنچ جائے، اس کے لیے قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔'' (ابن ماجہ) دین اسلام کے روشن پہلو اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ کسی بھی مومن کی تحقیر و تذلیل یا اس کی عزت پامال کرنا اور دنیا کے سامنے اسے رُسوا کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ نیز مومن کی وفات کے بعد بھی اس کے جسم کی تعظیم و تکریم دینِ اسلام کا لازمی جزو ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین ■

بندۂ مؤمن کی صفات

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''اللہ نے مؤمنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنت کے عوض خرید لئے ہیں'' (سورہ توبہ) اس خرید و فروخت کے بعد بندہ مؤمن کا جو رویہ بنتا ہے، وہ یہ ہے کہ اس میں چند صفات نمایاں ہوکر اُبھرتی ہیں، یعنی بیع کے بعد اب اگر بندۂ مؤمن میں یہ صفات پیدا ہوتی ہیں تو وہ معاملے کا سچا سمجھا جائے گا، ورنہ جھوٹا۔ ان صفات کو اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں بیان فرمایا: ''اس کی طرف رجوع کرنے والے، اس کی بندگی کرنے والے، اس کی حمد و ثناء کرنے والے (اس کے دین کی اشاعت کے لئے) زمین میں گردش کرنے والے، اس کے آگے رکوع و سجود کرنے والے، امر بالمعروف کرنے والے اور نہی عن المنکر کرنے والے اور اللہ کے حدود کی حفاظت کرنے والے، تو اے نبی! آپ ان مؤمنوں کے لئے خوش خبری دے دیں''۔

پہلی صفت ہے ''توبہ کرنے والے، رجوع کرنے والے''۔ توبہ صرف گناہوں سے ہی نہیں ہوتی، بلکہ توبہ کا اس سے زیادہ ایک وسیع تر مفہوم اور بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر معاملے میں بندہ اللہ ہی کی طرف پلٹے، اسی سے رجوع کرے، خواہ گناہ سے معافی کا معاملہ ہو یا مصیبت میں کسی کو مدد کے لئے پکارنے کا۔ معاملہ محبت کا ہو یا اطاعت کا، ہر معاملہ میں بندہ مؤمن اللہ ہی سے رجوع کرتا ہے اور اسے بار بار اللہ ہی کا خیال آتا ہے۔ اس کے دل و دماغ پر اللہ ہی چھایا ہوا ہوتا ہے، اسے کوئی معاملہ پیش ہوتو وہ فوراً یہ سوچتا ہے کہ اس معاملے میں میرے پروردگار کی مرضی کیا ہے، وہ اس کو جائز قرار دیتا ہے یا نہیں؟۔ یہ ہے توبہ اور یہ ہے رجوع الی اللہ۔ دوسری صفت ہے ''بندگی کرنے والے''۔ بندہ مؤمن کا سرنیاز صرف خدا کے آگے جھکتا ہے، پورے اخلاص کے ساتھ وہ اس کی بندگی کرتا ہے۔ دنیا میں وہ خواہ کسی حیثیت میں کام کر رہا ہو، یہ دیکھتا ہے کہ میرے آقا کا حکم کیا ہے۔ مؤمن کا ہر رویہ حکم خداوندی کے تابع ہوتا ہے، اس کی زندگی کی ہر دستاویز پر حکم خداوندی کی مہر لگی ہوتی ہے۔ تیسری صفت ہے ''حمد و ثناء کرنے والے''۔ مؤمن کو خواہ خوشی ہو یا غم، رنج ہو یا راحت، پریشانی ہو یا شادمانی، وہ اللہ تعالیٰ ہی کی حمد ثناء کرتا ہے، اسی کے قصیدے پڑھتا ہے، اسی کے گن گاتا ہے۔ تقدیر کے ہر خیر و شر پر اس کا ایمان ہوتا ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہی ہے۔ خوشی ہوتی ہے تو اسی کی حمد و ثناء کرتا ہے، اس کا شکر و سپاس بجالاتا ہے۔ دکھ پہنچتا ہے تو وہ اس کا حکم سمجھ کر صبر کرتا ہے، اپنے ہر دکھ درد کو وہ اسی کے سامنے پیش کرتا ہے، اپنی ہر حاجت کو اسی کے سامنے رکھتا ہے، اسی سے دعائیں کرتا ہے، اس سے مناجاتیں کرتا ہے، اسی کو پکارتا ہے اور اسی کے آگے گڑگڑاتا ہے۔

چوتھی صفت ہے ''سیاحت کرنے والے، زمین میں گردش کرنے والے، میدان جنگ و جہاد میں نکلنے والے، طلب علم میں شہر بہ شہر، قریہ بہ قریہ پھرنے والے، دین کی تبلیغ کے لئے دنیا کو توحید کا پیغام پہنچانے کے لئے بستی بستی کی خاک چھاننے والے، روزے رکھنے والے''۔ سیاحت کے اصلی معنی تو چلنے پھرنے کے ہیں، ایک جسہ سے دوسری جگہ جانے کے ہیں، اسی معنی کی مناسبت سے مفسرین نے ''السائحون'' کے مختلف معانی بیان فرمائے ہیں، جب سب اپنی اپنی جگہ مناسب ہیں۔ عطا بن ریاح کہتے ہیں کہ اس سے مراد غازی اور مجاہدین ہیں۔ بعض نے کہا کہ اس سے مراد مہاجرین ہیں۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد طالب علم ہیں، جو طلب علم میں ایک شہر سے دوسرے شہر کا سفر کرتے ہیں۔ امام رازی نے اسی معنی کو پسند کیا ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ سفر و سیاحت میں خوب تجربے ہوتے ہیں، دنیا کے نشیب و فراز سے گزرنا ہوتا ہے، جس سے تزکیہ نفس کی تکمیل ہوتی ہے۔ توکل علی اللہ کی مشق و تربیت ہوتی ہے، مختلف اہل علم سے استفادے ہوتے ہیں، دنیا کے انقلابات دیکھ کر معرفت رب حاصل ہوتی ہے، وغیرہ وغیرہ۔ بعض مفسرین نے اس سے مراد روزہ دار لیا ہے، کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''میری امت کی سیاحت روزہ ہے''۔

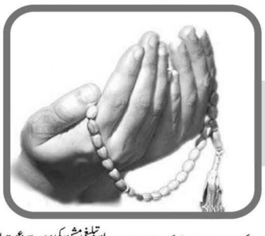

سفیان بن عینیہ اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ کھانے پینے اور جنسی لذتوں سے روزہ دار اسی طرح محروم ہوجاتا ہے، جس طرح مسافر ان لذتوں سے محروم ہوتا ہے، لیکن راقم کی سمجھ یہ بات آتی ہے کہ روزہ دار عالم ناسوت سے عالم ملکوت کی طرف سفر کرتا ہے، مادیت سے روحانیت کی طرف چلتا ہے۔ عالم ناسوت میں نفس کے تقاضوں کو چھوڑ کر عالم ملکوت میں روحانی بالیدگی حاصل کرنے کے لئے چل پڑتا ہے، چنانچہ روزے میں نفس کے تقاضے مضمحل ہوجاتے ہیں اور عالم ملکوت میں روح محو رقص و سرود ہوتی ہے، اس لئے کہ روزے میں عالم ناسوت سے عالم ملکوت کی طرف سفر ہوتا ہے۔

پانچویں صفت ہے ''رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے''۔ ظاہر ہے اس سے مراد نمازی ہیں، کیونکہ رکوع و سجود نماز ہی کے ساتھ خاص ہیں اور نماز ہی کے بنیادی ارکان ہیں۔ مؤمنین کی معراج نماز ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح سفر معراج میں عالم ارضی سے عالم سماوی کی طرف سفر فرمایا تھا، اسی طرح بندہ مؤمن نماز میں پستی سے بلندی کی طرف جاتا ہے۔ سجدے کی انتہائی پست حالت میں پہنچ کر اس کو قرب خداوندی کی بلندی نصیب ہوتی ہے اور اسی نماز میں بندۂ مؤمن اور خدا کا راست تعلق قائم ہو جاتا ہے۔

چھٹی صفت ہے ''امن بالمعروف اور نہی عن المنکر'' (یعنی اچھائی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے)۔ بندۂ مؤمن اپنے اصلاحی اور تبلیغی مشن کی وجہ سے دعوت الی اللہ کا ہمہ وقتی کارکن بن جاتا ہے۔ وہ بندگان خدا کو رشد و ہدایت کی طرف بلاتا ہے، فساد اور بگاڑ سے روکتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ وہ سنت ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر فرض قرار دیا تھا اور آپ ﷺ یہ کام آغاز وحی سے لے کر اس دنیا سے پردہ فرمانے تک مسلسل کرتے رہے۔ آپ ﷺ کا ہر کام دعوت الی اللہ کی فرع تھا۔ اپنے اسی بنیادی کام اور اپنی اس دائمی سنت کو آپ ﷺ نے امت کے ہر فرد کا فرض منصبی قرار دیا۔ اس صفت کے نتیجے میں ہر بندہ مؤمن گویا نائب رسول ہے۔ (اقتباس) (باقی تسلسل آئندہ) ■

حیا ایک قدرتی اور فطری چیز ہے

• مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی

جب بچے جوان ہوجاتے ہیں تو یہ زندگی کے ایک نئے مرحلے میں داخل ہوتے ہیں۔ ان کی اپنی سوچیں ہوتی ہیں اور احساسات و جذبات ہوتے ہیں۔ جس طرح ان کو کھانے پینے یا سونے کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح ان کو اپنی جنسی ضروریات کو پورا کرنے کی بھی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ شریعت و سنت میں اس کا بہترین حل یہ بتایا گیا ہے کہ جب بچوں کے جوڑے مل جائیں تو فوراً ان کی شادی کردی جائے۔ ہمارے اسلاف اس بارے میں اتنا احتیاط برتتے تھے کہ جیسے ہی انھیں پتہ چلتا کہ گھر میں بچی جوان ہوگئی ہے تو ایک سے دوسرا مہینہ نہیں ہونے دیتے تھے، بلکہ اُس کی رخصتی کرکے اپنا فریضہ ادا کردیتے تھے۔ اسی لئے کتابوں میں لکھا ہے کہ جوان ہونے کے بعد اگر بیٹی کی شادی نہ کی گئی تو وہ جو بھی گناہ کرے گی، وہ ماں باپ کے نامۂ اعمال میں بھی لکھا جائے گا۔ آج مسلم معاشرے کی یہ حالت ہے کہ جہیز اور اِدھر اُدھر کی تیاریوں میں اتنی تاخیر کرتے ہیں کہ دیگر بیٹیاں بھی جوان ہوجاتی ہیں۔ ایسی صورت میں جب کہ بچی جوان ہوگئی اور اس کو دس پندرہ برس مزید ماں باپ کے گھر رہنا پڑا تو اس صورت میں وہی بچی گناہ سے بچ سکتی ہے، جو یا تو غبیہ ہوگی یا پھر اللہ کی ولیہ۔ غبیہ اُسے کہتے ہیں، جس کا دماغ کام نہ کرتا ہو اور اس کی کیفیت پاگلوں والی ہو، جب کہ ولیہ اسے کہتے ہیں، جس کے سینے کو اللہ تعالیٰ نے ولایت کے نور سے معمور کردیا ہو۔ تاہم ان دونوں کیفیت کے درمیان بچوں کا گناہ سے بچنا بہت مشکل ہوتا ہے، اس لئے کہ شیطان گناہ کی طرف بلاتا ہے اور انسان کا اپنا نفس گناہ کی طرف کھینچتا ہے۔

کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں، جو انسان کی شکل میں شیطان کے نمائندے ہوتے ہیں۔ وہ اپنا ہم جماعت ہو، اپنا قریبی رشتہ دار ہو یا اجنبی غیر محرم ہو، سب کے سب گناہ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ پھر ریڈیو، ٹی وی، گانا، موسیقی، ویڈیو اور انٹرنیٹ کی چیاٹنگ نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ ایسی صورت میں جب ایک نوجوان بچی کو ہر طرف گناہوں کی کشش کھینچتی ہے تو اس کے خیالات میں فرق آنا شروع ہوجاتا ہے۔ حیا ایک قدرتی اور فطری چیز ہے، جو اللہ تعالیٰ نے عورت میں رکھی ہے، تاہم ایسی صورت میں حیا اور پاکدامنی کی زندگی گزارنا مشکل ہوجاتا ہے۔ اس کو اپنے آپ سے ایک جنگ کرنی پڑتی ہے۔

بہت سی خوش نصیب بچیاں ایسی بھی ہیں، جو اس جنگ کو سمجھتی ہیں اور یہ سمجھ کر زندگی گزارتی ہیں کہ ''ہم جہاد کررہے ہیں''۔ وہ دعوت گناہ کو ٹھکرا کر اپنے ناموس کی حفاظت کرتی ہیں اور اللہ کی نظر میں فتح یاب ہوتی ہیں۔ جس طرح ایک مجاہد جنگ میں فتح یاب ہوکر غازی بنتا ہے، اسی طرح اگر بچی اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں غازیہ ہوگی۔ یعنی مردوں کا جہاد میدان جنگ میں ہوتا ہے، جب کہ عورت کا جہاد اپنے گھر میں رہتے ہوئے اپنے نفس کے ساتھ ہوتا ہے۔ اسی طرح مرد کا جہاد کُھلا ہوا اور سب کے سامنے ہوتا ہے، جب کہ نوجوان بچی کا جہاد چھپا ہوا ہوتا ہے، جس کا ذکر وہ کسی کے سامنے نہیں کرسکتی اور کسی کو اپنے دل کی بات نہیں بتاسکتی۔ شیطان اس پر طرح طرح سے حملے کرتا ہے، نفس اس کو اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کرتا ہے، لیکن وہ اپنے رب کے سامنے فریاد اور اپنے آپ سے جہاد کرتی ہے، تاکہ وہ اپنے نیک مقصد میں کامیاب ہوجائے۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ عورت کی ہر غلطی معاف ہوسکتی ہے، لیکن کردار کی غلطی معاف نہیں ہوتی۔ لہذا عورت کی تربیت میں اگر کوئی دوسری کمی رہ گئی، جیسے زبان دراز ہے، غصہ والی ہے، ضدی ہے، کام چور ہے، سست ہے، اس قسم کی تمام خامیاں بآسانی برداشت کرلی جاتی ہیں، لیکن اس کے کردار کی کمزوری برداشت کرنے کے لئے کوئی تیار نہیں ہوتا۔ اس لئے بچیوں کے لئے اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرنا، سب سے بڑا کام ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں چوری کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ''چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت، ان دونوں کے ہاتھوں کو کاٹ دیا جائے'' (سورۃ المائدہ) یعنی چور مرد کا تذکرہ پہلے اور چور عورت کا تذکرہ بعد میں ہے، لیکن قرآن پاک میں جہاں زنا کا تذکرہ کیا گیا تو وہاں اللہ تعالیٰ نے عورت کا تذکرہ پہلے کیا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا ''زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد'' (سورۃ النور) مفسرین فرماتے ہیں کہ جب تک عورت خود ڈھیل نہ دے، خود موقع فراہم نہ کرے، مرد کوشش کے باوجود اس کی عزت و ناموس پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ پھر چوری کرنا مردانگی کے زیادہ خلاف ہے، اس لئے وہاں پر مرد کا تذکرہ پہلے کیا۔ جب کہ زنا کرنا حیا کے خلاف ہے اور حیا عورت میں زیادہ ہوتی ہے، اس لئے عورت کا تذکرہ پہلے کیا۔ لہذا جوان بچی کے لئے دنیا میں سب سے بڑا کام اپنی عزت کی حفاظت کرنا ہے۔ اس کو یہ محسوس کرنا چاہئے کہ ہر غیر آدمی میری طرف لالچ کی نظر رکھتا ہے، لہذا مجھے ان للچائی نظروں سے خود کو بچانا ہے۔ جس طرح چراغ جل رہا ہو تو ہوا کے جھونکوں سے اسے خود بچایا جاتا ہے، اگر نہیں بچائیں گے تو کوئی بھی ہوا کا جھونکا چراغ گل کردے گا، اسی طرح بچی کو یہ سمجھنا چاہئے کہ میری عزت و ناموس کا چراغ جل رہا ہے، اسے آندھیوں اور ہواؤں سے ہمیں خود بچانا ہے، اگر ہم نے غفلت کی تو کوئی جھونکا ہماری عزت کا چراغ گل کردے گا۔ یقیناً دنیا میں رہتے ہوئے ایک عورت کا سب سے بڑا کام یہ ہے کہ وہ اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرے۔

ایک جوان عورت کی فکر یہ ہونی چاہئے کہ اگر میں بے پردہ باہر نکلی، کسی غیر محرم نے دیکھ لیا اور اُس کی نظروں میں فتور آگیا تو میری ہی عزت جائے گی، یعنی دنیا میں بدنامی ہوگی اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی، پھر میں کس طرح اپنے رب کو منہ دِکھاؤں گی؟۔ (اقتباس) ■

تواضع انکسار

• عبدالرحمن العریفی

ایک دفعہ میں روسائے شہر کی ایک پُروقار محفل میں موجود تھا۔ ایک رئیس زادے نے دورانِ گفتگو کہا: میں ایک مزدور کے قریب سے گزرا تو اس نے مجھ سے مصافحے کے لیے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ میں تردد میں پڑ گیا، پھر میں نے ہاتھ بڑھا کر اس سے مصافحہ کرلیا''۔ اس نے بڑی رعونت سے کہا۔'' حالانکہ میں عموماً اپنا ہاتھ کسی کے ہاتھ میں نہیں دیتا''۔

مجھے رسول اللہؐ کا طرز عمل یاد آگیا۔ کوئی عام سی لونڈی بھی آپ کو راستے میں روک کر اپنے آقا کے ظلم یا کام کی زیادتی کی شکایت کرتی تو آپ اس کے مالک سے سفارش کرنے اس کے ساتھ چل پڑتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے: ''جس شخص کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا''۔ (مسلم)

آپ نے اکثر لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہوگا: ''فلاں آدمی متکبر ہے۔ فلاں خود پسند ہے۔ اس کے اس رویے کی وجہ سے لوگ اسے ناپسند کرتے اور نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں''۔

آپ کسی ضرورت مند سے پوچھیں: آپ اپنے مسئلے کے حل میں اپنے پڑوسی سے مدد کیوں نہیں لیتے؟'' تو وہ جواب دیتا ہے: ''وہ بڑا متکبر ہے۔ وہ تو مجھ سے سیدھے منہ بات کرنے کا روادار نہیں اور آپ کہتے ہیں کہ اس سے مدد لوں''۔

واقعی وہ لوگ قابل نفرت ہیں جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں اور لوگوں سے حقارت کا برتاؤ کرتے ہیں۔ وہ شخص بھی مسترد کیے جانے کے قابل ہے جو خود پسندی کا شکار ہیں۔ وہ شخص جو لوگوں کے سامنے کلا پھلاتا اور زمین پر اکڑ اکڑ کر چلتا ہے، قابل گردن زدنی ہے اور وہ شخص بھی جو مزدوروں، نوکروں اور فقراء و مساکین پر رعب ڈالتا جھاڑتا اور ان سے ذلت آمیز سلوک کرتا ہے، مردود ہے۔

رسول اللہؐ فاتحانہ مکہ میں داخل ہوئے۔ آپ ان راستوں سے گزرے جہاں آپ کو اذیتیں دی گئیں، مذاق اڑایا گیا۔ انھی راستوں پر آپ نے بارہا یہ آواز بھی سنی: ''اے او پاگل، او جادوگر، کاہن کہیں کے، جھوٹے مکار......''

آج اس شہر میں بالادست اور فاتح قائد کے کیا تاثرات، کیا احساسات تھے۔ عبداللہ بن ابی بکرؓ کا بیان ہے: ''رسولؐ وادی ذی طوی میں پہنچے تو آپ کی سواری ذرا دیر کو رکی۔ آپ نے سر اور منہ پر سرخ ڈھاٹا باندھ رکھا تھا۔ اللہ نے آپ کو فتح سے نوازا تھا جس کی شکر گزاری میں آپ کو سرِ ربِ ذوالجلال کے حضور جھکا ہوا تھا اور آپ کی ٹھوڑی پالان کے اگلے حصے کو مس کررہی تھی۔'' (السلسلۃ الصحیحہ)

ابن مسعود بتاتے ہیں: ایک آدمی رسول اللہؐ کی خدمت میں آیا۔ اس نے کسی مسئلے پر آپ سے بات کی۔ اس دوران آپ کی ہیبت سے اس پر کپکپی طاری ہوگئی''۔ رسول اللہؐ نے اس کی یہ حالت دیکھی تو فرمایا: ''اطمینان رکھیے۔ میں قریش کی ایک عام عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔'' (المستدرک للحاکم) رسول اللہؐ کہا کرتے تھے: ''میں بندے کی طرح بیٹھتا اور بندے ہی کی مانند کھاتا ہوں''۔

کسی عربی شاعر نے تواضع و انکسار کی حقیقت بڑے خوبصورت پیرائے میں بیان کی ہے۔ عاجزی اختیار کرو۔ تم تارے کی طرح ہوجاؤ گے جس کا برعکس دیکھنے والے کو پانی کی سطح پر نظر آتا ہے جبکہ وہ تارا اس سے بہت بلند ہے۔ دھواں مت بنو جو فضا کی پہنائیوں میں اپنے آپ کو بلند کرتا ہے، اس کے باوجود حقیر ہی ہوتا ہے۔

بالاختصار: جو اللہ کے لیے تواضع و انکسار اختیار کرے اور نیچا ہو، اللہ اسے بلند کردیتا ہے۔ تواضع کی بدولت اللہ بندے کی عزت و تکریم میں اضافہ کرتا ہے۔ ■

نائیجیریا میں دہشت گردانہ حملہ، متعدد ہلاک وزخمی

ابوجا(یو این آئی)نائیجیریا کی شمال مشرقی ریاست بورنو میں بوکوحرام کے دہشت گردوں کے حملے میں کم ازکم نو افراد ہلاک اور چار زخمی ہوگئے۔

مقامی حکومتوں کے کمشنر سوگن مائی میلے نے بتایا کہ یہ واقعہ اتوار کے روز ریاست کے دارالحکومت میدوگوری سے تقریباً 270 کلومیٹر دور پیش آیا۔

انہوں نے گورنر بابا گانا عمرہ زلم کی جانب سے ایک وفد کی قیادت بھی کی جو اس وقت بیرون ملک سرکاری دورے پر ہیں تاکہ متاثرین کے اہل خانہ سے ہمدردی کا اظہار کیا جاسکے۔

ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ ہم گورنر بابا گانا عمرہ زلم کے کہنے پر یہاں موجود ہیں جو ایک سرکاری ذمہ داری پر ملک سے باہر ہیں اور مالم فتوری کے عوام سے حالیہ افسوسناک حملے پر تعزیت کرنے آئے ہیں۔انہوں نے یقین دلایا کہ بورنو ریاستی حکومت اور فوج کمیونٹی کو محفوظ بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ مالم فتوری ایک مقامی حکومت کا علاقہ ہے جس کی اسٹریٹجک اہمیت کی وجہ سے ہم اس کے استحکام کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہیں اور لوگوں پر زور دیتے ہیں کہ وہ مستقبل کے واقعات سے بچنے کے لیے زیادہ لچکدار اور دعا گو رہیں۔

کمشنر نے مزید کہا کہ بوکوحرام کے دہشت گردوں کے مستقبل کے حملوں کو روکنے کے لئے مقامی حکومت کے ہیڈکوارٹر کے ارد گرد خندقیں کھودنے کے لئے کھدائی کرنے والی مشینیں تعینات کی جائیں گی۔انہوں نے رہائشیوں کو باغیوں کے ساتھ کسی بھی قسم کے تعاون کے خلاف متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ جو بھی قصوروار پایا گیا اسے نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔

متاثرہ خاندانوں میں سے ہر ایک کی مدد کے لئے 326 ڈالر دیئے گئے جبکہ چار زخمیوں کو 163 ڈالر دیئے گئے۔

انفارمیشن اینڈ انٹرنل سکیورٹی کے کمشنر عثمان تار نے مالم فتوری میں 3000 بے گھر خاندانوں کو دوبارہ آباد کرنے کے منصوبوں کا بھی اعلان کیا، جس کے بعد دوبارہ آباد ہونے والے خاندانوں کی مجموعی تعداد 5000 تک پہنچ گئی ہے۔انہوں نے کہا کہ میں لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ ریاستی حکومت ان کے وطن میں ان کے قیام کو مستحکم کرنے کے لئے ضروری وسائل اور سیکورٹی فراہم کرنے کے لئے ضروری حفاظتی انتظامات فراہم کرنے کے لئے تیار ہے۔

7/7 لندن بم دھماکوں کے 20 برس مکمل ہونے پر کنگ چارلس کا پیغام

لندن (یو این آئی) برطانیہ میں 7/7 لندن بم دھماکوں کو 20 سال ہو گئے ہیں، اس تباہ کن سانحے کی یادیں اب بھی تازہ ہیں۔ آج، برطانیہ میں 7 جولائی لندن بم دھماکوں کی یاد منائی جارہی ہے، دہشت گردی کے واقعات جو 20 سال قبل سات جولائی 2005 کو ہوئے تھے ان حملوں میں 52 افراد ہلاک اور 700 سے زیادہ زخمی ہوئے، جب صبح کے مصروف اوقات میں 3 زیر زمین ٹرینوں اور لندن کی ایک بس پر 4 خودکش بم دھماکے ہوئے۔ کنگ چارلس نے ایک پیغام میں لوگوں سے کہا ہے کہ وہ ''ان لوگوں کے خلاف جو ہمیں تقسیم کرنے کی کوشش کریں متحد رہیں۔'' انھوں نے بم دھماکوں کو ''برائی کی بے ہودہ حرکتیں'' قرار دیا اور کہا کہ ان کی دعائیں ہر متاثرہ شخص کے ساتھ ہیں، بشمول وہ لوگ جو ابھی تک جسمانی یا جذباتی زخموں کا شکار ہیں۔ بادشاہ نے یہ بھی کہا کہ ایک ایسے ملک کی تعمیر ضروری ہے جہاں تمام مذاہب اور پس منظر کے لوگ احترام اور افہام و تفہیم کے ساتھ مل جل کر رہیں۔ وزیر اعظم سر کیر اسٹارمر نے اپنے پیغام میں کہا کہ برطانیہ نہ صرف مرنے والوں کو بلکہ ان لوگوں کو بھی یاد کرنے کے لیے متحد ہے جن کی زندگیاں اس دن ہمیشہ کے لیے بدل گئیں۔ انھوں نے مزید کہا: ''جنھوں نے ہمیں تقسیم کرنے کی کوشش کی وہ ناکام رہے۔ ہم تب بھی ساتھ تھے، اور اب ہم نفرت کے خلاف آزادی، جمہوریت اور قانون کی حکمرانی کے لیے ایک ساتھ کھڑے ہیں۔'' ہوم سیکریٹری یویٹ کوپر نے کہا کہ 20 سال گزرنے کے بعد بھی یہ حملے ہمیں زخمی کر رہے ہیں۔ انھوں نے ہنگامی خدمات اور بحران کے دوران مدد کرنے والے عام لوگوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ان کی بہادری ملک کے لیے اہم ہے۔ کنگ چارلس، جنھوں نے طویل عرصے سے مختلف مذاہب کے درمیان امن اور افہام و تفہیم کی حمایت کی ہے، کہا کہ 7/7 کے بعد دکھائے جانے والے اتحاد نے لندن اور پوری قوم کو مزید مضبوط و مستحکم ہونے میں مدد کی۔

پی آئی جے کا وفد مذاکرات کیلئے دوحہ میں موجود

غزہ (یو این آئی) فلسطینی اسلامی جہاد (پی آئی جے)، جو حماس کے ساتھ جنگ بندی کے مذاکرات کا حصہ رہی ہے، نے تصدیق کی ہے کہ اس کا وفد قطر کے دارالحکومت دوحہ پہنچ گیا ہے۔ الجزیرہ نے رپورٹ کیا کہ ایک مختصر بیان میں کہا گیا ہے کہ پی آئی جے کے سیکریٹری جنرل زیاد النخالہ اس وفد کی قیادت کر رہے ہیں تاکہ جنگ بندی کے معاہدے پر مذاکرات کیے جاسکیں۔ دریں اثنا الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی فوج نے اعلان کیا ہے کہ وہ اس ہفتے انتہائی مذہبی (الٹرا آرتھوڈوکس) یہودیوں کو بھرتی کے نوٹس بھیجنا شروع کرے گی، کیونکہ وہ قانون جس کے تحت انہیں فوجی سروس سے استثنیٰ حاصل تھا، اب ختم ہو چکا ہے۔ فوج نے اپنے بیان میں کہا کہ یہ نوٹس جولائی کے دوران کئی مراحل میں بھیجے جائیں گے، یہاں تک کہ تمام 54 ہزار سمن جاری کر دیے جائیں۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ فوج کا ارادہ ہے کہ وہ پورے معاشرے میں بھرتی سے بچنے والوں اور فرار ہونے والوں کے خلاف اپنی تعزیری کارروائیاں تیز کرے گی۔

اسرائیلی فوج کی یمن میں 3 بندرگاہوں اور پاور پلانٹ پر بمباری

تل ابیب (یو این آئی) اسرائیلی فوج نے یمن کے حوثی کنٹرول والے علاقوں میں 3 بندرگاہوں اور ایک پاور پلانٹ پر بمباری کی ہے، جس کے جواب میں حوثی باغیوں نے اسرائیلی علاقے کی طرف مزید میزائل داغے ہیں۔قطری نشریاتی ادارے 'الجزیرہ' کے مطابق اسرائیلی فوج نے کہا کہ گزشتہ روز اس نے بحیرہ احمر کے ساحل پر واقع الحدیدہ، راس العیسیٰ اور الصلیف کی بندرگاہوں کے علاوہ راس کتیب کے پاور پلانٹ کو بھی نشانہ بنایا۔

صہیونی فوج کا کہنا تھا کہ اس نے گیلیکسی لیڈر نامی جہاز پر نصب ایک ریڈار سسٹم کو بھی نشانہ بنایا، جو حوثیوں کے قبضے میں ہے اور اب تک الحدیدہ کی بندرگاہ پر کھڑا ہے۔

تاحال کسی جانی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔

اسرائیل نے یہ حملے تقریباً ایک ماہ کے وقفے کے بعد یمن پر کیے ہیں، یہ اس وقت کیے گئے جب اسرائیلی فوج نے دعویٰ کیا کہ اس نے اتوار کی صبح یمن سے داغا گیا ایک میزائل روک لیا ہے۔اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ یمن سے 2 میزائل داغے گئے جنہیں روکنے کی کوشش کی گئی، ان حملوں کے دوران یروشلم، الخلیل (ہیبرون) اور بحیرہ مردار کے قریب کے علاقوں میں سائرن بج اٹھے۔

اسرائیل کی ایمرجنسی سروس نے کہا کہ کسی جانی نقصان یا میزائل گرنے کی اطلاع نہیں ملی، یہ تازہ کشیدگی ایسے نازک موقع پر سامنے آئی ہے جب غزہ میں اسرائیلی جنگ بندی کے امکانات زیرِ غور ہیں اور تہران (امریکی فضائی حملوں کے بعد) دوبارہ مذاکرات شروع کرنے پر غور کر رہا ہے۔

اتوار کی رات یمن میں انصار اللہ سے وابستہ نیوز چینل 'المسیرہ ٹی وی' نے اطلاع دی کہ بمباری الحدیدہ کی بندرگاہی شہر پر ہوئی، جب کہ 'صبا' نیوز ایجنسی نے تینوں بندرگاہوں اور پاور اسٹیشن پر حملے کی تصدیق کی۔ترجمان امین حیان یمنی نے کہا کہ حوثی گروپ کے فضائی دفاعی نظام نے اسرائیلی جنگی طیاروں کی ایک بڑی تعداد کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔انہوں نے ایک بیان میں سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ مقامی سطح پر تیار کردہ زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل استعمال کیے گئے، جنہوں نے دشمن کے پائلٹوں اور آپریشن رومز میں شدید الجھن پیدا کی۔

مصر میں دو گاڑیوں میں خوفناک تصادم، 9 جاں بحق

قاہرہ (یو این آئی) مصر میں دو گاڑیوں میں خوفناک تصادم کے باعث 9 افراد جاں بحق جبکہ 11 زخمی ہو گئے۔غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق حکام کا کہنا ہے کہ مصر میں المناک حادثے میں زخمی ہونے والوں میں سے متعدد افراد کی حالت تشویشناک ہے۔حکام کے مطابق المنوفیہ گورنری میں منی بس غلط سمت سے آنے والی گاڑی سے ٹکرا گئی، حادثہ تیز رفتاری کے باعث پیش آیا۔کرینوں کی مدد سے تباہ ہونیوالی گاڑیوں کو ہٹا کر ٹریفک بحال کیا گیا۔یاد رہے کہ 27 جون کو بھی اسی شاہراہ پر ایک اور حادثے میں 19 افراد زندگی کی بازی ہار چکے ہیں۔

امریکی بجٹ میں 130 ملین ڈالر دہشت گرد گروپوں کے لئے

واشنگٹن (یو این آئی) امریکہ وزارتِ دفاع پینٹا گون ※ نے اپنے 2026 کے بجٹ میں، دہشت گردی کے خلاف جدوجہد کے لئے ''تربیت و ساز و سامان کی فراہمی کے فنڈ'' (سی ٹی ای ایف) کے دائرہ کار میں، شام میں وائی پی جی کے زیر قیادت دہشت گرد گروپ ایس ڈی ایف کی حمایت کے لیے 130 ملین ڈالر مختص کیے ہیں۔ پینٹا گون کی، 2026 کے بجٹ سے متعلق وضاحتی دستاویز کے مطابق یہ فنڈ امریکی حمایت یافتہ ایس ڈی ایف اور جنوب مشرقی شام میں موجود شامی آزاد فوج ※ کے ساتھ ساتھ عراق اور لبنان میں قابلِ بھروسہ مشترکہ فورسز ※ کی تربیت، عسکری ساز و سامان اور ماہانہ وظائف کی فراہمی کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ دستاویز کے مطابق اس رقم میں ہلکے ہتھیاروں کے علاوہ طبی سامان کی فراہمی اور تنصیبات کی مرمت بھی شامل ہے۔ مزید کہا گیا ہے کہ داعش (آئی ایس آئی ایس) کا دوبارہ ابھرنا امریکی قومی مفادات، عراق، شام، لبنان اور عالمی برادری کے لیے خطرہ ہے۔ واضح رہے کہ وائی پی جی دہشت گرد تنظیم پی کے کے کی شامی شاخ ہے، جسے ترکیہ، امریکہ اور یورپی یونین نے دہشت گرد تنظیم قرار دے رکھا ہے۔ پینٹا گون کے 2026 کے بجٹ میں شام کے لیے مختص 130 ملین ڈالر میں سے 42.7 ملین ڈالر، بادیہ صحرا ※ میں داعش کی باقیات کے خلاف، شامی آزاد فوج کو مضبوط کرنے کے لئے ہیں۔ تاہم، فنڈ کا بڑا حصہ ایس ڈی ایف کی طرف موڑ دیا گیا ہے۔ یہ تازہ ترین فنڈ، 2025 میں مختص کیے گئے 147.9 ملین ڈالر اور 2024 میں مختص کئے گئے 156 ملین ڈالر کے علاوہ ہے جو واشنگٹن نے شام میں اسی طرح کے گروہوں کو داعش کے خلاف جنگ کے نام پر دیے تھے۔ یہ فنڈ داعش کے خلاف جدوجہد کے بہانے سے ایسے دہشت گرد گروپوں کو فراہم کئے جا رہے ہیں جنہیں ترکیہ نے ایک طویل عرصے سے اپنی سرحدوں کے لئے خطرہ قرار دے رکھا ہے۔ ترکیہ، امریکہ اور یورپی یونین کی طرف سے دہشت گرد قرار دی گئی تنظیم پی کے کے ※ اپنی چار دہائیوں پر محیط دہشت گردانہ کارروائیوں میں عام شہریوں، عورتوں اور بچوں سمیت 40,000 سے زائد افراد کی جانیں لے چکی ہے۔ ترکیہ کا مؤقف ہے کہ پی کے کے/ وائی پی جی کو کسی بھی عنوان کے تحت مسلح کرنا دہشت گردی کی براہ راست حمایت کے مترادف ہے۔

سعودی عرب میں منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث گروہ کے 37 ارکان گرفتار

ریاض (یو این آئی) سعودی عرب میں سکیورٹی حکام کی جانب سے ریاض اور حائل سے منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث کریمنل گینگ کے 37 ارکان کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق وزارت داخلہ کے سرکاری ذرائع کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ گرفتار شدگان میں وزارت داخلہ کے 6 ملازمین شامل ہیں۔ رپورٹس کے مطابق زیر حراست افراد میں 28 سعودی، 5 شامی، دو ایتھوپین، اور دو یمنی شہری شامل ہیں، جو نشہ آور اشیا اور منشیات کے حصول اور اسمگلنگ میں ملوث پائے گئے۔ اس کے علاوہ سعودی شہریوں میں وزارت دفاع اور وزارت نیشنل گارڈ کے دو، دو جبکہ وزارت داخلہ اور وزارت صحت کا ایک اہلکار شامل ہے۔ وزارت داخلہ کی جانب سے حراست میں لئے گئے افراد کو ضروری قانونی کارروائی کے بعد پبلک پراسیکوشن کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ بیان کے مطابق سکیورٹی ایجنسیاں منشیات کے ذریعے مملکت اور اس کے نوجوانوں کو ہدف بنانے کی تمام مجرمانہ سازشوں کے خلاف چوکس ہیں۔ اس سے قبل سعودی عرب میں جازان سکیورٹی فورسز کی کارروائی کے دوران ایتھوپیا سے تعلق رکھنے والے 3 غیر ملکیوں کو گرفتار حراست میں لیا گیا تھا۔ تینوں غیر ملکی شہری غیر قانونی طور پر سرحد عبور کر کے ملک میں داخل ہوئے تھے۔ مذکورہ افراد کی گرفتاری سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ویڈیو سے ہوئی ہے۔ ایک صارف کی جانب سے مذکورہ افراد کی ویڈیو بنا کر شیئر کی گئی تھی اور متعلقہ اداروں کو آگاہ کیا تھا کہ یہ لوگ مشکوک افراد ہیں۔ جازان پولیس کے مطابق مذکورہ ویڈیو کی بنا پر تلاشی کی کارروائی شروع کی گئی اور ریکارڈ وقت میں تینوں ملزمان کو حراست میں لے لیا گیا۔ گرفتار شدگان کو تفتیش کے بعد متعلقہ محکمے کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ جازان پولیس نے شہریوں اور مقیم غیر ملکیوں کو ہدایت کی ہے کہ غیر قانونی افراد کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعاون نہ کیا جائے۔

غزہ کے مظلوموں کو نہ بھولیں: نیویارک کے متوقع میئر ظہران ممدانی

نیویارک (یو این آئی) نیویارک کے متوقع میئر ظہران ممدانی غزہ میں اسرائیلی مظالم کے شکار فلسطینیوں کی شہادت پر بول پڑے۔غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق نیویارک کے متوقع میئر ظہران ممدانی نے ایکس پر لکھا کہ صرف اس لیے کہ آپ نے دیکھنا چھوڑ دیا تو یہ نہ سمجھیں کہ غزہ میں اب بچوں کو نشانہ نہیں بنایا جارہا، فلسطینیوں کو مت بھولیں۔

انہوں نے اپنے ٹویٹ میں لکھا کہ امریکہ معاف کیجیے گا، جب آپ اپنی صحت کی دیکھ بھال، کرائے اور تعلیم کی ادائیگی کے لیے جدوجہد میں مصروف ہیں، یاد رکھیں کہ آپ کی حکومت آپ کی مدد نہیں کر پائے گی کیونکہ انہیں غزہ میں معصوم بچوں پر بمباری کرنے اور مارنے کے لیے اسرائیل کو اربوں ڈالر امریکی شہریوں کے ٹیکس کی رقم دینا ہے۔اس سے قبل نیویارک کے پہلے ممکنہ مسلمان میئر ممدانی نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی دھمکی کا جواب دیا تھا۔ممدانی نے انسٹاگرام پوسٹ میں امریکی صدر کی دھمکی کا جواب دیتے ہوئے لکھا کہ امریکی صدر نے مجھے گرفتار کرنے، میری شہریت چھیننے، قید میں ڈالنے اور ملک بدر کرنے کی دھمکی دی ہے۔ ''یہ دھمکی اس لیے نہیں کہ میں نے کوئی قانون توڑا ہے بلکہ اس لیے کہ میں دہشت زدہ کرنے والے (آئی سی ای) امیگریشن اور کسٹمز انفورسمنٹ کے خلاف ہوں''۔ نیویارک کے ممکنہ میئر نے پوسٹ میں مزید لکھا کہ ٹرمپ کی ناراضگی صرف ہماری جمہوریت پر حملہ نہیں بلکہ نیویارک میں رہنے والے ہر شہری کو پیغام ہے، اگر آپ پیچھے نہیں ہٹیں گے اور اپنی آواز بلند کریں گے تو وہ آپ کی طرف بھی آئیں گے اور ہم اس دھمکی کو قبول نہیں کریں گے۔یاد رہے کہ ممدانی نے 2018 میں امریکی شہریت حاصل کی تھی، صدر ٹرمپ بھی ان پر شدید تنقید کر چکے ہیں، انہوں نے ممدانی کو کمیونسٹ پاگل قرار دیا تھا۔جبکہ امریکی صدر نے بیان میں کہا تھا کہ ظہران ممدانی امریکیوں کے لیے ایک بری خبر ہے، وہ ایک خوفناک کمیونسٹ ہے، لیکن ان کو دیکھ کر بہت مزا آئے گا، کیوں کہ ممدانی کو فنڈز لینے کے لیے وائٹ ہاؤس آنا پڑے گا۔

'میڈ مین تھیوری': ٹرمپ کے غیر متوقع مزاج اور نئی امریکی ڈاکٹرائن نے دنیا کو کیسے بدل دیا

ایلن لیٹل - بی بی سی نیوز

جب گزشتہ ماہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے پوچھا گیا کہ کیا وہ ایران پر حملوں میں اسرائیل کا ساتھ دینے کا منصوبہ رکھتے ہیں تو انھوں نے کہا میں شاید ایسا کروں۔ میں شاید ایسا نہ کروں۔ کوئی بھی نہیں جانتا میں کیا کرنے والا ہوں۔ انھوں نے دنیا کو یہ یقین دلایا کہ لڑائی میں دو ہفتوں کے وقفے پر اتفاق ہوا ہے تاکہ ایران مذاکرات جاری رکھ سکے۔ لیکن پھر انھوں نے بمباری کر دی۔

ایک رجحان سامنے آیا ہے: ٹرمپ کے بارے میں سب سے قابلِ پیش گوئی چیز ان کا غیر متوقع ہونا ہے۔ وہ اپنا ذہن بدل لیتے ہیں۔ اپنی ہی بات سے متضاد بات کر دیتے ہیں۔ ان کے رویے میں تسلسل نہیں۔ لندن سکول آف اکنامکس میں بین الاقوامی امور کے پروفیسر پیٹر ٹروبووٹز کا کہنا ہے کہ ٹرمپ کا پالیسی ساز آپریشن مرکزیت پسند ہے، شاید سب سے مرکزیت پسند۔ جہاں تک بات خارجہ پالیسی کی ہے۔ ایسا رچرڈ نکسن کے بعد پہلی بار رہا ہے۔'

وہ کہتے ہیں کہ یوں پالیسی کے فیصلے ٹرمپ کے کردار، ترجیحات اور مزاج پر منحصر ہیں۔'

ٹرمپ نے اس کا سیاسی استعمال کیا ہے۔ انھوں نے غیر متوقع رویے کو اہم سٹریٹیجک اور سیاسی اثاثہ بنا لیا ہے۔ ان کی ناقابل پیش گوئی ایک ڈاکٹرائن میں بدل چکی ہے۔ ان کا لایا گیا یہ مزاج وائٹ ہاؤس کی خارجہ اور سلامتی پالیسی چلا رہا ہے اور یہ دنیا کو بدل رہا ہے۔ سیاسیات کے ماہر اسے 'میڈ مین تھیوری' کہتے ہیں۔ یہ ایسا فلسفہ ہے جس میں ایک عالمی رہنما اپنے حریف کو یہ کہہ کر رضامند کر لیتا ہے کہ وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ اگر اسے کامیابی سے اپنایا جائے تو اس سے دباؤ ڈالا جا سکتا ہے اور ٹرمپ کا خیال ہے کہ اس سے فائدہ ہو رہا ہے، یعنی وہ امریکی اتحادیوں سے ضرورت کے تحت مراعات حاصل کر رہے ہیں۔

مگر کیا یہ حکمت عملی ہمارے دشمنوں کے خلاف بھی کام کرتی ہے؟ کیا یہ صرف حریفوں کے لیے ایک چکما ہے کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ اس کا تعلق ذاتی رویے سے ہوتا ہے؟ اور کیا یہ رویہ بھی قابل پیش گوئی نہیں بن جائے گا؟

حملے، تضحیک اور تعریف

ٹرمپ نے دوسرے دورِ صدارت کا آغاز روسی صدر ولادیمیر پوتن کی تعریف اور امریکی اتحادیوں پر تنقید سے کیا۔ انھوں نے کہا کینیڈا کو امریکہ کی 51 ویں ریاست بن جانا چاہیے۔ وہ کہتے رہے کہ وہ گرین لینڈ کو امریکہ میں ضم کرنے کے لیے فوجی طاقت استعمال کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ یہ امریکہ کے اتحادی ڈنمارک کا خود مختار علاقہ ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ امریکہ پانامہ کینال کا دوبارہ کنٹرول سنبھال لے گا۔ نیٹو چارٹر کے آرٹیکل پانچ کے مطابق ہر رکن دوسروں کے دفاع کا عزم ظاہر کرتا ہے۔ ٹرمپ نے امریکہ کے عزم پر شک و شبہات کو جنم دیا۔ سابق برطانوی وزیر دفاع بین والس کہتے ہیں کہ 'مجھے لگتا ہے آرٹیکل پانچ لائف سپورٹ پر ہے۔'

قدامت پسند اٹارنی جنرل ڈومینک گریو نے کہا کہ یہ اتحاد ابھی کے لیے ختم ہو گیا ہے۔

لیک ہونے والے پیغامات میں دیکھا گیا کہ ٹرمپ کے وائٹ ہاؤس میں یورپی اتحادیوں کے لیے نفرت پائی جاتی ہے۔ امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے ایک پیغام میں کہا تھا کہ 'یورپی مفت خور ہیں۔ میں ان کے لیے آپ کی نفرت سمجھ سکتا ہوں۔' رواں سال میونخ میں ٹرمپ کے نائب جے ڈی وینس نے کہا کہ امریکہ یورپی سلامتی کا ضامن نہیں رہے گا۔ یہ ٹرانس اٹلانٹک اتحاد کے 80 برسوں کا نیا باب تھا۔

پروفیسر ٹروبووٹز کا کہنا ہے کہ 'ٹرمپ نے امریکہ کے عالمی وعدوں کی ساکھ پر سنجیدہ سوالات اور شکوک اٹھائے ہیں۔ 'یورپی ملکوں کے امریکہ کے ساتھ جو بھی سمجھوتے تھے، سلامتی، معیشت یا دیگر معاملوں پر، اب وہ مذاکرات کی میز پر ہیں۔'

ان کا کہنا ہے کہ 'ٹرمپ کے قریبی حلقے میں اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کا غیر متوقع ہونا اچھی چیز ہے۔ کیونکہ اس سے ٹرمپ امریکہ کے لیے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔'

'ریئل اسٹیٹ کی دنیا میں مذاکرات کے تجربوں سے یہ چیز حاصل ہوتی ہے۔'

ٹرمپ کی حکمت عملی کارآمد ثابت ہوئی ہے۔ چار ماہ قبل برطانوی وزیر اعظم کیئر سٹارمر نے پارلیمان کو بتایا کہ دفاع اور سلامتی کا بجٹ بڑھایا جا رہا ہے۔

گذشتہ ماہ نیٹو اجلاس کے دوران اس میں مزید اضافہ ہوا اور نیٹو اتحاد میں ہر ملک یہی راستہ اختیار کر رہا ہے۔

کیا غیر متوقع ہونا بھی قابلِ پیشگوئی بن جاتا ہے؟ ٹرمپ یہ حکمت عملی اپنانے والے پہلے امریکی صدر نہیں۔ سنہ 1968 میں امریکی صدر رچرڈ نکسن ویتنام جنگ ختم کرنے کی کوشش کر رہے تھے مگر شمالی ویتنامی دشمن ہتھیار نہیں ڈال رہا تھا۔

بین الاقوامی امور کے ماہر مائیکل ڈش کہتے ہیں کہ ایک موقع پر نکسن نے قومی سلامتی کے مشیر ہنری کسنجر سے کہا کہ 'آپ شمالی ویتنامی ثالثوں کو بتائیں کہ نکسن پاگل ہے اور آپ کو نہیں معلوم وہ کیا کرنے والا ہے۔ اس لیے آپ معاہدہ کر لیں، اس سے پہلے کہ حالات خراب ہوں وہ اسے 'میڈ مین تھیوری' کا نام دیتے ہیں۔ یونیورسٹی کالج لندن میں سیاسیات کی پروفیسر جولی نورمین اس بات سے متفق ہیں کہ غیر متوقع ہونے کی ڈاکٹرائن پر عملدرآمد جاری ہے۔

وہ کہتی ہیں کہ 'روزمرہ معاملات میں کیا ہونے جا رہا ہے، آپ اس کی پیشگوئی نہیں کر سکتے۔ یہ ہمیشہ سے ٹرمپ کی حکمت عملی رہی ہے۔'

ٹرمپ نے ٹرانز اٹلانٹک دفاعی تعلقات کو بدلنے کے لیے اپنے غیر متوقع مزاج کا سہارا لیا۔ کچھ یورپی رہنماؤں نے ٹرمپ سے قریب رہنے کے لیے ان کی خوشامد بھی کی۔ گذشتہ ماہ نیٹو اجلاس کے دوران نیٹو کے سربراہ جنرل مارک روٹے نے ٹرمپ کو ایک پیغام بھیجا جسے ٹرمپ نے لیک کر دیا۔ اس پیغام میں وہ کہتے ہیں کہ 'میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ایران میں صحیح فیصلہ لیا۔ یہ غیر معمولی تھا۔'

اگرچہ نیٹو ارکان نے دفاعی اخراجات کو پانچ فیصد تک لے جانے کا اعلان کیا تھا مگر روٹے نے کہا کہ 'آپ نے وہ کر دکھایا جو کوئی صدر دہائیوں تک نہ کر پایا۔※ ٹرمپ کے پہلے دور میں شعبہ مواصلات کے ڈائریکٹر انتھونی سکاراموشی کا کہنا ہے کہ 'مسٹر روٹے آپ کو شرمندہ کر رہے ہیں، سر۔ وہ ایئر فورس ون پر بیٹھے آپ پر ہنس رہے ہیں۔※ ٹرمپ کی اس حکمت عملی میں شاید یہی کمزوری ہے: ان کے اقدام کی بنیاد ایسے خیالات ہوں گے جو ٹرمپ کو پسند آئیں۔ یا شاید وہ طویل اور پیچیدہ عمل کی بجائے قلیل مدتی فائدہ دیکھ رہے ہیں۔ اگر ایسا درست ہے تو ٹرمپ کی چال محض حریفوں کو چکما دینے کے لیے ہے۔ ٹرمپ کے رویے سے ان کے حریف بھی بخوبی واقف ہو چکے ہیں۔

توجہ اور دھمکیوں کو نظر انداز کرنے والے مخالفین

پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایک غیر متوقع نظریہ یا 'پاگل نظریہ' مخالفوں کے خلاف کارآمد ہو سکتا ہے۔ یوکرین کے صدر اور امریکی اتحادی ولادیمیر زیلنسکی کو اوول آفس میں ٹرمپ اور وینس نے تنقید کا نشانہ بنایا۔ بعد میں وہ امریکہ کو یوکرین کے معدنی وسائل دینے پر رضامند ہو گئے۔

دوسری طرف پوتن ٹرمپ کی دھمکیوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جمعرات کو ایک ٹیلی فون کال کے بعد ٹرمپ نے کہا کہ وہ 'مایوس' ہیں کہ پوتن یوکرین کے خلاف جنگ ختم کرنے کے لیے تیار نہیں۔ اور ایران؟ ٹرمپ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ مشرق وسطیٰ کی 'ہمیشہ کے لیے جنگوں' میں امریکی مداخلت کو ختم کر دیں گے۔ ایران کی جوہری تنصیبات پر حملہ کرنے کا ان کا فیصلہ شاید ان کی دوسری مدت کا اب تک کا سب سے غیر متوقع پالیسی انتخاب تھا۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس کا مطلوبہ اثر ہوگا؟ سابق برطانوی وزیر خارجہ ولیم ہیگ کے مطابق یہ بالکل اس کے برعکس کرے گا: اس سے ایران کے جوہری ہتھیار حاصل کرنے کے امکانات زیادہ ہوں گے، کم نہیں۔ پروفیسر ڈش اس سے متفق ہیں۔ 'میرے خیال میں اب بہت زیادہ امکان ہے کہ ایران جوہری ہتھیار بنانے کا فیصلہ کرے گا۔'

'میرے خیال میں صدام حسین اور معمر قذافی کے انجام کا سبق امریکہ اور حکومت کی ممکنہ تبدیلی کا سامنا کرنے والے دوسرے آمروں نے بھی لیا ہوگا۔ لہٰذا ایرانیوں کو حتمی ڈیٹرنٹ کی ضرورت شدت سے محسوس ہوگی اور وہ صدام اور قذافی کو منفی مثال کے طور پر اور شمالی کوریا کے کم جونگ ان کو مثبت مثال کے طور پر دیکھیں گے۔'

جنوبی فلوریڈا یونیورسٹی میں سیاست کے پروفیسر محسن میلانی کے مطابق ممکنہ منظرناموں میں سے ایک اسلامی جمہوریہ کا استحکام ہے۔※ 1980 میں جب صدام حسین نے ایران پر حملہ کیا تو اس کا مقصد اسلامی جمہوریہ کا خاتمہ تھا۔ لیکن بالکل اس کے برعکس ہوا۔ اسرائیلی اور امریکی بھی یہی چاہتے تھے کہ اگر ہم نے سرکردہ لوگوں سے جان چھڑائی تو ایران جلد ہتھیار ڈال دے گا یا پورا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔'

مذاکرات میں اعتماد کا فقدان؟

غیر متوقع صلاحیت دشمنوں پر کام نہیں کر سکتی۔ لیکن یہ واضح نہیں ہے کہ اتحادیوں کے درمیان اس کی حالیہ تبدیلیوں کو برقرار رکھا جا سکتا ہے یا نہیں۔ جہاں تک ممکن ہو تو یہ ایک ایسا عمل ہے جو زیادہ تر خودکار انداز میں چل رہا ہے۔ خدشہ ہے کہ امریکہ کو ایک ناقابل بھروسہ ثابت کے طور پر دیکھا جائے۔

پروفیسر نورمین کا کہنا ہے کہ 'لوگ امریکہ کے ساتھ کاروبار نہیں کرنا چاہیں گے اگر وہ مذاکرات میں امریکہ پر اعتماد نہیں کرتے۔ اگر انھیں یقین نہیں ہے کہ امریکہ دفاع اور سلامتی کے معاملات میں ان کے ساتھ کھڑا رہے گا۔ 'ہو سکتا ہے ٹرمپ کے حامی جس تنہائی کے خواہاں ہیں وہ ان کے اپنے گلے پڑ جائے۔※ جرمن چانسلر فریڈرک مرز نے کہا ہے کہ یورپ کو اب باقاعدہ طور پر امریکہ سے آزاد ہونے کی ضرورت ہے۔'

پروفیسر ٹروبووٹز کہتے ہیں کہ 'چانسلر کے تبصرے کی اہمیت یہ ہے کہ یہ اس بات کا اعتراف ہے کہ امریکہ کی سٹریٹجک ترجیحات بدل رہی ہیں۔۔۔ تو ہاں یورپ کو زیادہ آپریشنل طور پر خود مختار ہونا پڑے گا۔※ پروفیسر ڈش کا کہنا ہے کہ اس کے لیے یورپی ممالک کو ایک بہت بڑی یورپی دفاعی صنعت تیار کرنے کی ضرورت ہوگی، جو فی الحال صرف امریکہ کے پاس ہے۔ مثال کے طور پر یورپیوں کے پاس عالمی انٹیلی جنس کی کچھ جدید صلاحیت ہے لیکن اس میں سے بہت کچھ امریکہ فراہم کرتا ہے۔

'یورپ کو ہتھیاروں کی آزاد پیداواری صلاحیت میں بھی نمایاں اضافہ کی ضرورت ہوگی۔ افرادی قوت بھی ایک مسئلہ ہے۔ مغربی یورپ کو افرادی قوت کی سطح کو دیکھنے کے لیے پولینڈ کی طرف دیکھنا پڑے گا جس کی انھیں ضرورت ہے۔'

اس سب میں برسوں لگیں گے۔

تو کیا سرد جنگ کے خاتمے کے بعد سے مغربی دنیا کے سکیورٹی فن تعمیر میں سب سے زیادہ ڈرامائی تبدیلی لانے کے لیے کیا واقعی یورپ ٹرمپ کی غیر متوقع صلاحیت سے گھبرا چکا ہے؟ پروفیسر ٹروبووٹز کا کہنا ہے کہ 'اس نے ضرور ایک اثر ڈالا ہے۔ لیکن بنیادی طور پر ٹرمپ نے کچھ بے نقاب کیا ہے۔۔۔ امریکی سیاست بدل گئی ہے۔ ترجیحات بدل گئی ہیں۔ اتحاد کے لیے چین روس سے بڑا مسئلہ ہے۔ یہ شاید یورپیوں کے لیے درست نہیں ہے۔'

اور پروفیسر میلانی کے مطابق ٹرمپ عالمی نظام میں امریکی طاقت کو مستحکم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔※ اس بات کا بہت امکان نہیں ہے کہ وہ دوسری عالمی جنگ کے بعد قائم ہونے والی ترتیب کو تبدیل کرنے والے ہیں۔ وہ اس ترتیب میں امریکہ کی پوزیشن کو مستحکم کرنا چاہتے ہیں کیونکہ چین اس ترتیب میں امریکہ کی پوزیشن کو چیلنج کر رہا ہے۔※ لیکن اس سب کا مطلب یہ ہے کہ امریکہ اور یورپ کو درپیش دفاعی اور سلامتی کے تقاضے مختلف ہو رہے ہیں۔ یورپی اتحادی مطمئن ہو سکتے ہیں کہ چاپلوسی اور حقیقی پالیسی میں تبدیلی کے ذریعے انھوں نے ٹرمپ کو بڑے پیمانے پر اپنے ساتھ رکھا ہے۔ آخر کار انھوں نے نیٹو کے حالیہ سربراہی اجلاس میں آرٹیکل پانچ سے اپنی وابستگی کا اعادہ کیا۔ لیکن غیر متوقع ہونے کا مطلب ہے کہ اس کی ضمانت نہیں دی جا سکتی ہے۔ اور ایسا لگتا ہے کہ وہ اس بات کو قبول کرتے ہیں کہ وہ اپنے دفاع کے لیے اس کی تاریخی وابستگی کا احترام کرنے کے لیے امریکہ پر مزید انحصار نہیں کر سکتے۔ اگر غیر متوقع نظریہ ایک باقاعدہ پالیسی ہے اور یہ ٹرمپ کے ذاتی مزاج پر مبنی ہے تو بعض اتحادیوں پر یہ کارآمد ثابت ہوئی ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو.کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو.کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر وگروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای-میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔